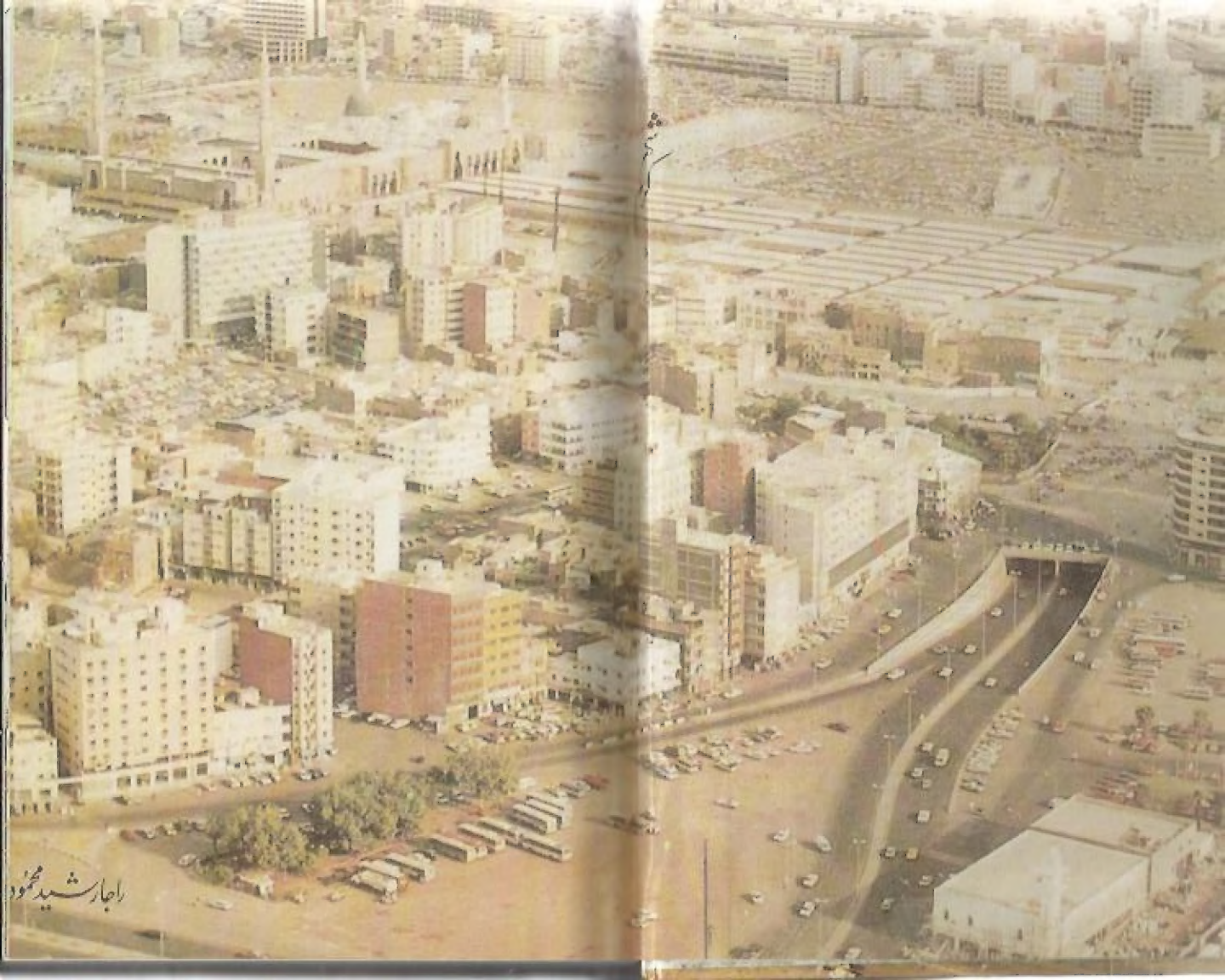


شماره ۴

راجا رشید محمود



شهر کیم



المروة و دستانہ شہر کرم --- بُد خضر اور منار نور

بسم  
الله  
الرحمن  
الرحيم

مصطفیٰ بن عمر

مسکن سید سید

قریہ محبت

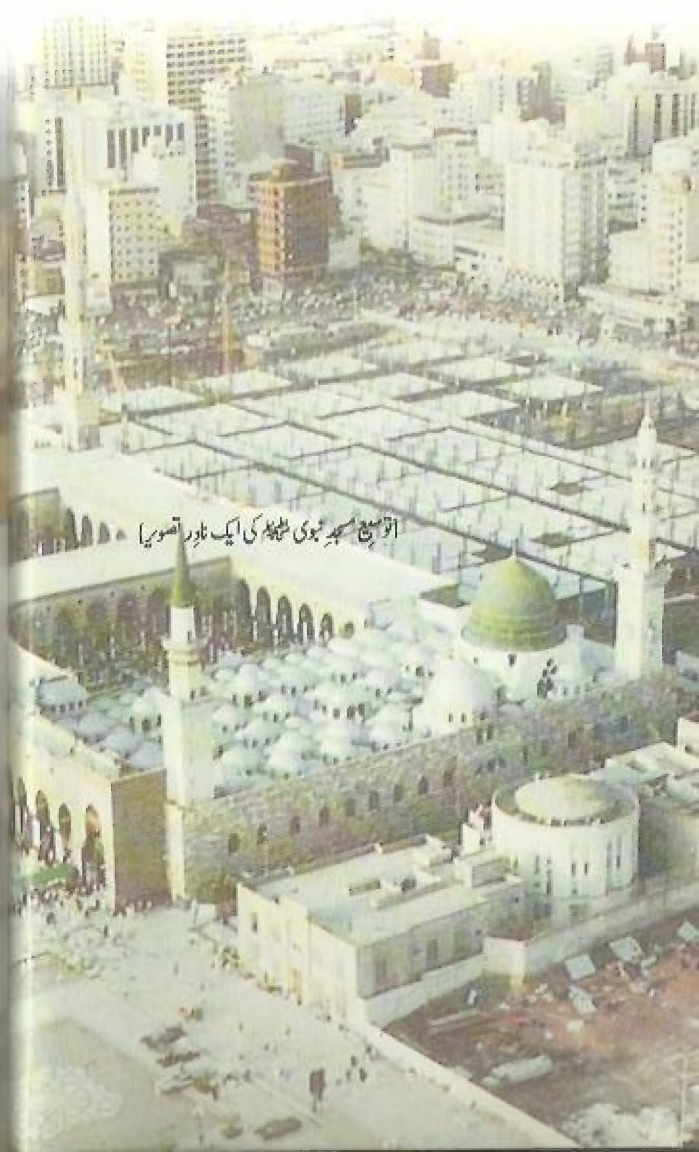


امدنیہ طیبہ --- شہر منورہ کی قدیم تصویر



Old Picture of Al-Madinah Al-Munawwarah

شارع العینہ بالمدینہ المنورہ  
امدنیہ منورہ کی ایک ٹالیب قدیم تصویر



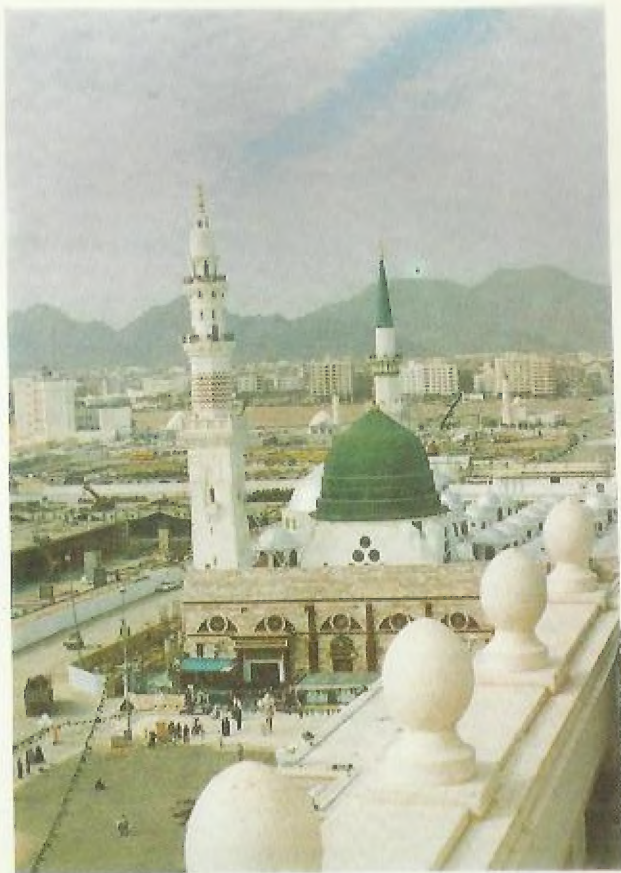
القصر المجدد بنی علیہ کی ایک تاور تصویر



# شہرِ کرم

راجا رشید محمود

اختر کتاب گھر



شہرِ یارِ مدینہؐ کی بارگاہِ اقدس و اطہر اور شہر کا کچھ حصہ

## شہرِ کرم

شاعر

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ لاہور

جنرل سیکرٹری مجلس تحسنِ رجسٹرڈ لاہور

شہناز کوثر

پروف خواتین

سینئر ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

نعت کیپوڈنگ سنٹر (جیلو: 7463684)

نیو ٹائمنز پرنٹنگ پریس لاہور

اختر محمود

مکملانِ طباعت

منیجر ماہنامہ "نعت" لاہور

خلیفہ عبدالحمید - بک بائینڈنگ ہاؤس - ۳۸ - اردو بازار لاہور

۲۱ مئی ۱۹۹۹ء

اشاعت اول

ایک سو روپے

ہدیہ

ناشر

اعظم محمود

اختر کتاب گھر

اعظم منزل نیو شاپیمار کالونی - ملتان روڈ لاہور

حضورِ اکرم ﷺ کے والدِ گرامی

حضرت عبد اللہ ﷺ

کی

خدمتِ اقدس میں

ادب و احترام کے ساتھ

جو میرے سرکار ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے ۵۳

برس پہلے اس شہرِ کرم میں آئے

ہوں

کہ قبرستان میں نہیں، ایسی جگہ اکیلے دفن ہونا پسند فرمایا جہاں سے

اُن کے پیارے بیٹے، خالق کائنات کے محبوب (علیہ الصلوٰۃ

والسلام) کا گھر اُن کی نظروں کے سامنے رہے۔

اور۔۔۔۔۔

چودھو سو سال اسی طرح نگارہ فرماتے رہے۔

(سچہ نبوی ﷺ کی توسیع کے پیشِ نظر ۱۹۷۷ء میں حضرت

عبد اللہ ﷺ اور چھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہاں سے

جنت البقیع میں منتقل کر دیا گیا)

# عکس

صفحہ ۱۵ تا ۱۰۸

(۴۰ نعتیں)

مصطفیٰ ﷺ مگر

- یارا شہرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
[۱۷] نبی ﷺ کا شہرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
فجیل سے مل جاتا ہے رب شہرِ کرم میں  
[۱۸] رہتے ہیں جو سلطانِ عرب ﷺ شہرِ کرم میں  
رسولِ پاک ﷺ کا یہ شہرِ دلکش  
[۱۹] ہے کتنا دل کشا یہ شہرِ دلکش  
لاٹکان و عرش کا جانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ  
[۲۰] ہر جہاں فانی ہے، لافانی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ  
شہرِ محبت و عطا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
[۲۱] میرے کرم مصطفیٰ ﷺ آپ کا شہرِ ذی شرف  
قلب و جاں میں آبا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ  
[۲۲] و جہرِ قرہبرِ کبریا ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ  
لاذیب وہ نوالہ شہرِ حضور ﷺ ہے  
[۲۳] جس جس کو آسمانی شہرِ حضور ﷺ ہے  
طیبہ ہے، اور نہیں کوئی اپنایت کا شہر  
[۲۴] دیکھا ہے میں نے ایک ہی اپنایت کا شہر  
مکہ اقدس، ہرے سرکار ﷺ کا وہ شہرِ پاک  
[۲۵] رُوحِ جود و لطف ہے، شہرِ عطا، وہ شہرِ پاک  
آقا ﷺ کا لطف یاب ہے وہ شہرِ لا جواب  
[۲۶] خود اپنا اک جواب ہے وہ شہرِ لا جواب



## دو شعر

نہیں ہے اس میں اشقی کوئی، مجھ سے اگر پوچھو  
جہاں بھر کے ہر اک قریے سے یارا شہرِ آقا ﷺ ہے  
میں آخر کس لیے ہر سال طیبہ جا پہنچتا ہوں  
یہی تا، بے کسوں کا اک سارا شہرِ آقا ﷺ ہے





- طیبہ ہے سرور **شہرِ پاک** کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 پاک **طیبہ** کا شہرِ پاک شہرِ محترم {۲۷}
- دجر شہر 'سعادت' شہرِ محبت  
 شہر 'رسالت' شہرِ محبت {۲۸}
- اس طرح جا رہا ہے شہرِ پاک کے شہر کو  
 دل میں بنا رہا ہے شہرِ پاک کے شہر کو {۲۹}
- طیبہ سا اور قریہ جہاں میں نہیں کہیں  
 اک شہر ہے مثال یہ شہرِ مثال ہے {۳۰}
- محور ہلائے تو سہی شہرِ مقدس  
 تیار ہوں چلنے کو ابھی شہرِ مقدس {۳۱}
- جس کی نظروں میں بس شہرِ ہی **شہرِ پاک** کی تصویر  
 اُس کو ہے دجر ٹوٹی شہرِ ہی **شہرِ پاک** کی تصویر {۳۲}
- مدینہ شہر عطا ہے دیار اُس و وفا  
 ہمارے دل میں بسا ہے دیار اُس و وفا {۳۳}
- طیبہ ہے نبوت کا گھر مسکن سرکار **شہرِ پاک**  
 ہے مہین ہر جن و بشر مسکن سرکار **شہرِ پاک** {۳۴}
- شہرِ پاک** کا شہرِ رحمت یہ قریہ محبت  
 ہے آرزو کی جنت یہ قریہ محبت {۳۵}
- طیبہ ہے شہرِ محمد **شہرِ پاک** ہے اُجاہوں کا گھر  
 میری منزل میرا مقصد ہے اُجاہوں کا گھر {۳۶}
- پتہ اس طرح سے منور حضور **شہرِ پاک** کا گھر ہے  
 خدا کے نور کا محور حضور **شہرِ پاک** کا گھر ہے {۳۷}
- طیبہ اقدس کی صورت مرکز نور **شہرِ پاک**  
 شہر **شہرِ پاک** شہرِ اُفت مرکز نور **شہرِ پاک** {۳۸}

- جاتا ہوں لے کے دیدہ تر **شہرِ پاک**  
 کرنے کو نذر ہوں یہ سر **شہرِ پاک** {۳۹}
- جو دیکھے دیدہ رہتا قیام گاہ **شہرِ پاک**  
 ہو باجِ عرش کا زینہ قیام گاہ **شہرِ پاک** {۴۰}
- سُرت را' نشاط افزا ادب گاہ محبت ہے  
 مدینہ طیبہ طابہ ادب گاہ محبت ہے {۴۱}
- مرکز انوارِ ربانی ہے طیبہ کا حرم  
 باعث ہر جلوہ سالنی ہے طیبہ کا حرم {۴۲}
- قیام گاہ حبیبِ خدا **شہرِ پاک** مدینہ ہے  
 بری مراد مرا مدعا مدینہ ہے {۴۳}
- دُعا میں جو ہیں کرتے مدینہ کا ذکر خیر  
 محشر میں وہ نہیں گئے مدینہ کا ذکر خیر {۴۴}
- یار کی ہے روشنی مدینہ الحبيب **شہرِ پاک** میں  
 یہ ہے صفت رہی ہوئی مدینہ الحبيب **شہرِ پاک** میں {۴۵}
- منظرِ جنت بھی دکھائے مدینہ کا خیال  
 چچ کون جی کو فقط بھائے مدینہ کا خیال {۴۶}
- شہرِ سرکار دو عالم **شہرِ پاک** ہے مدینہ طیبہ  
 اور اسی باعث کرم ہے مدینہ طیبہ {۴۷}
- کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایات مدینہ  
 بند آنکھوں میں پاتا ہوں نشانات مدینہ {۴۸}
- دیکھوں گا درِ دولتِ سلطان مدینہ **شہرِ پاک**  
 ہے جلوہ درِ دولتِ سلطان مدینہ **شہرِ پاک** {۴۹}
- جدھر چمکا ہے میرا سر مدینہ الرسول **شہرِ پاک** ہے  
 رہے حضور **شہرِ پاک** کا گھر مدینہ الرسول **شہرِ پاک** ہے {۵۰}

ہر مہر پاتا ہوں طیبہ مقدس سے  
خوش نصیب ٹھہرا ہوں طیبہ مقدس سے  
کوئی لے گیا حسن اعمال طیبہ  
مجھے لے گیا میرا اقبال طیبہ  
نہ پوچھو نہ پوچھو ہے کیا غلہ طیبہ  
سکر ہاندے میں تو چلا غلہ طیبہ  
اللہ کا کرم ہے رحمت پناہ طیبہ  
جو ہے بارگاہِ کدہ وہ ہے بارگاہ طیبہ  
قوم کی صورت طاہرہ مقدس ہے  
ایک مرکز وحدت طاہرہ مقدس ہے  
بے رنج د یاس ہے تو ہے طیبہ کا رہ کوثر  
خیر شمس ہے تو ہے طیبہ کا رہ کوثر  
دیہ طیبہ احسانِ محبت  
دل و جاں میرے قربانِ محبت  
ارض طیبہ کی خواہش شاملِ محبت ہے  
ارض طیبہ کا رای واصلِ محبت ہے  
ہلادو طیبہ کا دنیا سے ہے جدا اعزاز  
مرے لیے ہے یہ داند اک بڑا اعزاز  
”مدینہ مدینہ“ جو دل کی صدا ہے  
مجھے تو ہے عشق کی ابتدا ہے  
طیبہ میں حاضری کی جگہ کو ہے کر توقع  
کر لے یقین ہو گی یہ بار در توقع  
دن گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا  
اُس قریہ میں کی فتح میرا فن رہا

[۵۱]

[۵۲]

[۵۳]

[۵۴]

[۵۵]

[۵۶]

[۵۷]

[۵۸]

[۵۹]

[۶۰]

[۶۱]

[۶۲]

آب و بار شہرِ کرم تک رسا ریش خیال  
لفظ آوازِ فضل و اکرام خدا ریش خیال  
طیبہ میں گزرے دن سببِ آشنی بنے  
مکمل ہوئے جو کام تھے میرے بھی بنے  
کرم نما ہوا مجھ پر ہوا خدا آخر  
میں فضل حق سے مدینہ پہنچ گیا آخر  
مذکور ہے طیبہ کا بھری غلہ سماعت  
طیبہ ہی کی باتیں ہیں بڑی غلہ سماعت  
ہر لفظ ہر خوشی سے رسوا پاک سرور و کیف  
شہرِ کرم میں مجھ کو بلا پاک سرور و کیف  
نئی کھجور کا روضہ اقدس ہے آستانِ کھجور  
قرارِ جاں ہے یہی اور یہی ہے جاں کھجور  
حاضری طیبہ کی جب کرتی ہے سلام کھجور  
سال بھر رہتا ہوں پھر میں منقبتِ خوانِ کھجور  
ہم بلاتے جاتے ہیں پھر دیارِ کھجور سے  
ہم کو اُس دُلفت ہے اپنے پیارے کھجور سے  
ہے بد قسمت کرے حاصل وہ کیا الوار کھجور سے  
محبت ہی میں جس کو در و دیوار کھجور سے  
منظر یہاں کے دیدہ جہاں نواز ہیں  
ڈرتے جو ہیں مدینہ کے یہاں نواز ہیں  
اشتیاق دیدہ طیبہ ہے جو عیدِ اشتیاق  
جذب و کیفیت میں ہوں فردِ فریدِ اشتیاق  
اس کے رسوا جائے کہاں میرا یہ قلب مضطرب  
پاتا ہے طیبہ میں اماں میرا یہ قلب مضطرب

[۳۳]

[۳۴]

[۳۵]

[۳۶]

[۳۷]

[۳۸]

[۳۹]

[۴۰]

[۴۱]

[۴۲]

[۴۳]

[۴۴]



- میں جا کے جب سے آ گیا ہوں  
[۷۵] میں اپنے آپ کو اچھا لگا ہوں  
پھر ملی سرکار [۷۶] کی جانب سے رحمت کی نوبہ  
[۷۶] ذکر طیبہ دے رہا ہے مجھ کو جنت کی نوبہ  
اے زہے قسمت کہ بر آئی تیرا ہانچ بار  
[۷۷] آٹھ برسوں میں تیرے نہیں لے دیکھا ہانچ بار  
طیبہ میں جو کی عرض کر ہو مجھ کو عطا ہو  
[۷۸] پھر مجھ کو ملا اپنی طلب سے بھی سوا ہو  
روضہ سرکار [۷۹] دربار رفیع المرتبت  
جس کے ہیں ڈوڑا ڈوڑا رفیع المرتبت  
[۸۰] طیبہ پنج کے دوستو ہم لے آئے دوکھ  
اپنا دھوڑ کھو مجھے سارے سارے دوکھ  
دینے سے اٹھتے ہیں رحمت کے ہاتھ  
[۸۱] جہاں بحر میں چلے ہیں رحمت کے ہاتھ  
کچھ ایسی طیبہ میں مہموں کی روشنی پہل  
[۸۲] یہاں کا کوئی بھی نہ صبار شب میں میں  
جتنی شائے طیبہ ہری شاعری میں ہے  
[۸۳] اندراج اس کا دفتر خوش قسمتی میں ہے  
گلابا طیبہ کا ہے میری بے زری ہے تحید  
[۸۴] می [۸۴] کی چشم تلفت ہے بے بسی ہے تحید  
طیبہ منجن کے لیے ج ہے بڑا جواز  
[۸۵] لیکن جو جانا چاہوں وہاں میں بڑا جواز  
شہر رسولہ ہر دو جہاں [۸۶] شہر بے مثال  
[۸۶] یہ قریہ پاکہل ہے یہ قریہ لازوال  
اگر دل میں خیم کعبت نہ ہوتے  
[۸۷] تو کس طرح ہر سال طیبہ میں ہوتے

- طیبہ جانے کی جو رکھا ہو مسلمان خواہش  
[۸۸] پوری کر دیتے ہیں اس کی شہر شاہ [۸۸] خواہش  
سرکار [۸۹] کے دربار منور کا تصور  
[۸۹] گویا ہے در غافل اکبر کا تصور  
یہ جو میں نے پائے ہیں دل میں پاکیزہ پتھر  
[۹۰] شہر منور ہیں [۹۰] کے ہیں یہ دل نشیں پتھر  
منور جاتا ہے کہاں اور کیا ہے فیض  
[۹۱] طیبہ سے یہ اسی لیے تو مانگتا ہے فیض  
راک درد دل میں اٹھتا کبھی آکھ [۹۲] ریشمی  
[۹۲] گنبد کو دیکھتے ہی رزی آکھ ریشمی  
میں ہوں سرور کہ پتھا جو دیاو اقدس  
[۹۳] آپ کا ہے رہے [۹۳] جو دیاو اقدس  
آرام گاہ سرور [۹۴] وہ روضہ مقدس  
[۹۴] ہے غوہوں کا منظر وہ روضہ مقدس  
پھر دل کا منتضا ہے [۹۵] کا سبز گنبد  
[۹۵] ہر سال دیکھتا ہے [۹۵] کا سبز گنبد  
ہر شخص سر پہ خم ہے آگے مناجات کے  
[۹۶] جتنا ادب ہو خم ہے آگے مناجات کے  
روضہ اقدس کی جو دیکھے یہ نوریں جالیاں  
[۹۷] دل میں رکھ لے آکھ کے رستے یہ نوریں جالیاں  
خوش بخت ہے وہ جو رہے [۹۸] کے قدموں کی طرف  
[۹۸] عرض نیاز خم کرے [۹۸] کے قدموں کی طرف  
قبہ رخ بھی دل رہے [۹۹] کے قدموں کی طرف  
[۹۹] اس کا جھکتا تب چھے [۹۹] کے قدموں کی طرف  
توقیف جو کرنا تھا سرکار [۱۰۰] کے قدموں کی  
[۱۰۰] لو دیکھ لو پتھا ہوں سرکار [۱۰۰] کے قدموں میں



شہزادہ

مصطفیٰ بن محمد

- ۱۰۱ میں پہلی بار جب سرکار ~~محمد~~ کے دربار میں پہنچا  
 کیا تب پہلا سجدہ میں نے 'عراب' تہذیب میں  
 ہے گویا کبریا کا جلوہ ریاضِ جنت  
 ۱۰۲ سرکار ~~محمد~~ کی عطا کا نقش ریاضِ جنت  
 جس شخص کا مقصود ہے سرکار ~~محمد~~ کی دلیر  
 اُس کے لیے مستود ہے سرکار ~~محمد~~ کی دلیر  
 ۱۰۳ یہ امن عام کی ہے 'احرام کی چوکت  
 نہ جُھ سے پھوٹے گی خیرِ الامم ~~محمد~~ کی چوکت  
 ۱۰۴ رتبہ ہے اُس کا جس کو ملی جنت البقیع  
 ہے مومنوں کو وجہ خوشی جنت البقیع  
 ۱۰۵ اس طرح ہے کوچہ و بازار نبی ~~محمد~~ کے  
 نظروں میں ہے کوچہ و بازار نبی ~~محمد~~ کے  
 ۱۰۶ غزوۂ انزاب میں خیمے جو سالاروں کے تھے  
 وہاں ہائیں گزروں نے شوکت کی مظہر مسجدیں  
 ۱۰۷ رحمت نہ ہو کیوں لاقدار جیل اُحد کی بات ہے  
 اُحد! اُحد! اُحد! جیل اُحد کی بات ہے  
 ۱۰۸

حزرات (مصطفیٰ ~~محمد~~) صلی اللہ علیہ وسلم  
 مسکن سرکار ~~محمد~~ (پہلے مجموعہ ہائے نعت کے اشعار) ص ۱۵۳ تا ۱۵۴  
 قرینہ محبت (قطعات) صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۸  
 شہر سرکار ~~محمد~~ کا ذکر ص ۱۵۷  
 شہر سرکار ~~محمد~~ سے دوری ص ۱۶۱  
 شہر سرکار ~~محمد~~ کی جنت ص ۱۶۳  
 شہر سرکار ~~محمد~~ میں حاضری ص ۱۶۱  
 شہر سرکار ~~محمد~~ سے واپسی ص ۱۶۶  
 القامیہ راجا رشید محمود ص ۱۵۹ تا ۱۸۸

اشہد کرم اور مرکز شہر کرم کا دوزخ پرور لٹکانی منظر

قطعه

آٹھ برسوں میں مدینہ میں کیا ہوں پانچ بار  
اس سے پہلے کے گتوائے میں نے اڑتالیس سال  
ماہنامہ "نعت" کے اجرا سے فرمایا کرم  
میں ہوں ممنون عنایت حبیبہ ذوالجلال



مہر حسن شاہ کا قریب دروازہ



اشرفیہ دہلیہ کی مسجد پاک اور شہر کرمہ



پارا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 نی شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 مدینہ منورہ کو دیکھتے رہیں گے ہم  
 تارا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 خدا کا شرِ خوب ہے نگر کا یہ خوب تر  
 کچھ ایسا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 جسے جیب سے نکال کر دے تیری ذات نے  
 خدایا! شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 خدا کے شرِ پاک نے زبانِ حال سے مجھے  
 بتایا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 مدینہ منورہ سے کر کے دیکھ لو وفا  
 وفا کا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 رہے نصیب ہم ہوئے رسا یہ فضلِ کبریا  
 وہ آیا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 خدایا! تیری ذات کا ہو دغف کس طرح خیال  
 دکھایا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ  
 ہمیں لا رشید کو خدائے پاک کا نشان  
 یہ ایسا شرِ پاک ہے مدینہ منورہ



قبیل سے بل جاتا ہے رب شہر کرم میں  
 رہتے ہیں جو سلطان عرب ~~مکہ~~ شہر کرم میں  
 جانا ہے جو طیبہ اُسے ملتے ہیں بیش  
 انعام و عنایات عجب شہر کرم میں  
 ہر منت اُجالے ہی اُجالے ہیں یہاں پر  
 پانی نہیں تارکی شب شہر کرم میں  
 بحر لیتے ہیں دامن طلب مانگنے والے  
 پھوٹے نہ جو دامن اوپ شہر کرم میں  
 ٹھانی ہے مکی جی میں کہ اس بار جو پہنچوں  
 دن مکہ میں گزروے مرا شب شہر کرم میں  
 لے جاؤں گا نعمتوں کا یہ مجموعہ بھی ہمراہ  
 جاؤں گا بعد شوق جو آپ شہر کرم میں  
 شاداب طبیعت ہے مدینے کی شبوں سے  
 دیکھی ہے عجب صبح طرب شہر کرم میں  
 میں دولت و ثروت پہ محمودا نہیں رکھتا  
 لے جاتا ہے مجھ کو تو اوپ شہر کرم میں  
 کیا جائیے محمود سے باتوں کے کوہنی کی  
 جاتی ہے کہاں جیش لب شہر کرم میں

رسولی پاک ~~مکہ~~ کا یہ شہر دکش  
 ہے کتنا دل کشا یہ شہر دکش  
 شمسائے حبیب کبریا ~~مکہ~~ ہے  
 خدا کا آشا یہ شہر دکش  
 نقیب انس و انعام و کفا ہے  
 ملواری وفا یہ شہر دکش  
 اسے شرب کما جاتا تھا پہلے  
 مہر ہنایا یہ شہر دکش  
 کھلے شرم پہ جو چشم دل سے دیکھو  
 ہے مکہ سے روا یہ شہر دکش  
 ذرا کعبہ ہے اس کی دکشی پر  
 مجھے تو یوں لگا یہ شہر دکش  
 رکھے گا دل میں جو چاہت اُسی کو  
 دکھائے گا خدا یہ شہر دل کش  
 با جانا و دل محمود میں ہے  
 یہ شہر مصطفیٰ ~~مکہ~~ یہ شہر دل کش

لامکان و عرش کاغاتی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 ہر جہاں غالی ہے لافانی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 لامکان تک یاں سے جانا بھی کوئی مشکل نہیں  
 راہِ بخت بھی ہسانی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 معرفت کے نور کا منبع ہے یہ مرکز ہے یہ  
 مصدر انوارِ رحمانی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 حق تعالیٰ کی قسم جس شہر سے منسوب ہے  
 از کونے آیاتِ قرآنی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 زائندوں پر ہو رہی ہے بارشِ لطف و کرم  
 مرحمت کی دجر امکان ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 غم کو لے تلی ہے قسمت اس جگہ پر زائدا  
 دیکھ لو کس درجہ نورانی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 اس فضلے پاک سے ملتا ہے خالق کا ہاتھ  
 رفیعِ استہباب و جیرانی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 ہر قدم پر ہیں یہاں اُکلاف و اکرام خدا  
 لُطفِ آقا ﷺ کی فراوانی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ  
 دل کی آنکھوں سے کوئی محوہ دیکھے تو کہے  
 فی الحقیقت شہرِ لاغنی ہے شہر مصطفیٰ ﷺ



شہرِ محبت و عطا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
 میرے کریم مصطفیٰ ﷺ آپ کا شہرِ ذی شرف  
 جتنی جیل و دل رہا آپ ﷺ کی ذاتِ پاک ہے  
 اُتنا حسین و دل کشا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
 میرے تعلقات پر ہے طرح پر لٹاں ہوا  
 میرے ہوا کا شہر یا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
 لے کے ہر ایک غوث ہے مجھ سے گناہگار تک  
 پاؤں ہے سبھی گدا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
 جیسے کہ میں پہنچ گیا سرحدِ لامکان تک  
 آقا حضور ﷺ! یوں لگا آپ کا شہرِ ذی شرف  
 اس کا جو پہلے نام تھا اب تو بجا نہیں کہ لیں  
 جب سے محمد بن گیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
 دیکھتے ہیں غفلتِ رو مجھ کو تو پوچھتے ہیں سب  
 دیکھ لیا ہے تم نے کیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف؟  
 مجھ کو بلانا کیوں نہ آئے آپ ﷺ کے شہرِ پاک سے  
 جب کہ ادب کا ہے صلہ آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف  
 جس کو رشید جتو خالقِ دو جہاں کی ہے  
 اُس کو بتاؤ برلا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف





قلب و جان میں آ رہا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 وجرِ قریب کبریا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 چُن لیا اس کو عربِ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لیے  
 اس لیے سب سے جدا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 جو یہاں پہنچا، حصارِ رحمت میں آ گیا  
 رحمتِ خیرِ الوری رحمۃ اللہ علیہ ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 ذلّہ ذلّہ اس کی خاکِ پاک کا انمول ہے  
 یوں گراں یوں بے ہما ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 ہے یہ منزل کا نشان خلقِ خدا کے واسطے  
 اور خالق کا پتا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 سچ یہ ہے، دائرِ الفتائے آب و گل میں دوستو  
 صرف اک دائرِ البقا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 بھول کر اک بار بھی یثرب کو، تو ہے گناہ  
 طیبہ جب سے بن گیا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 گاہے گاہے اس میں بھی تشریف لاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 میرا دل اب بن چکا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ  
 سچ کہا، فردوس ہے محمودِ انعامِ خدا  
 اس سے لیکن نادرا ہے شرِ ختمی مرتبت رحمۃ اللہ علیہ



لا ریب وہ، فدائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 جس جس کو آشائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 دریغ نہ کر یہاں کے سب عالی مقام ہیں  
 شای ہے، جو مودائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
 سورہ بکہ کی پہلی دو آیات دیکھیے  
 ہر لمحہ رُو نمائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 ہے جو آواس طبعِ سری، مفضل جو ہوں  
 یہ میری نارسائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 جس کی ہو جو طلب، اسے مل جائے گی ضرور  
 تقدیر آزمائے، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 اُس دل میں، جس میں کچھ بھی ہے ایمان کی رُش  
 ابرانِ جہد سائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 تگہ کی حاضری آئے کہے بچائے گی  
 جس کو گرین پائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 اُس دن سے پھر ہے حاضری کی کو لگی ہوئی  
 جس دن سے پھر چُدائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 محمودِ دل میں ہے جو تمنائے حاضری  
 لب پر سخنِ سراپائی، شرِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے



طیب ہے اور میں کوئی اپنایت کا شہر  
 دیکھا ہے میں نے ایک ہی اپنایت کا شہر  
 اپنایت جو خلقِ عظیم نبی ﷺ میں تھی  
 ہے طاہر عزیز کسی اپنایت کا شہر  
 اس کے سبب ہیں عرشِ خدا تک رساتیاں  
 معراجِ شوق آگئی اپنایت کا شہر  
 دنیا سے عکس در سرکار ﷺ کی کشش  
 اللہ! یہ ہے داعی اپنایت کا شہر  
 حُسن و طلال و خوف کو جی سے نکال دے  
 لارصب یہ تو ہے کھلی اپنایت کا شہر  
 طیب ہمارے پاک صہبر ﷺ کا شہر پاک  
 دنیا میں ایک ہے یہی اپنایت کا شہر  
 ہر بار گمہ میں بھی ہوئی حاضری مگر  
 یاد! یہ طیب ہے بڑی اپنایت کا شہر  
 کچھ تقی کا رس بھی ہے اس میں ملا ہوا  
 دتا ہے جو آسویں اپنایت کا شہر  
 محمود چاہے سارے ممالک کو چھان لو  
 دنیا میں ہے مدینہ ہی اپنایت کا شہر



طیبہ القدس، مرے سرکار ﷺ کا وہ شہر پاک  
 مدحِ جود و کلف ہے شہرِ عطا وہ شہر پاک  
 بعدِ ہجرت چودہ سو ستہ برس سے آج تک  
 میرے آقا ﷺ نے جسے اپنا لیا وہ شہر پاک  
 جس جگہ پر ہیں مرے سرکار ﷺ اور اُن کے عزیز  
 مرحبا! صد مرحبا! صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ شہر پاک  
 محترم کیسے نہ ہو آب و ہوا اس شہر کی  
 آغ و اصحابِ نبیؐ کا گھر رہا وہ شہر پاک  
 جس سے اُلفت ہے خدا کو جو ہے محبوبِ زمن  
 میرے دل میں ہے ہمارے پاک ﷺ کا وہ شہر پاک  
 مستیر اس سے ہے ذرہ ذرہ دنیا کا رشید  
 نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ضیا وہ شہر پاک  
 تین دن گمہ گیارہ دن وہاں رہتا ہوں میں  
 وادیِ اہلما سے ہے مجھ کو رسوا وہ شہر پاک  
 سب مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ایک ہے  
 دنوان و دانشین و دلکش وہ شہر پاک  
 آرد محمود میرے دل میں ہے اُس کی بسی  
 یا خدا! ہر سال تو مجھ کو دکھا وہ شہر پاک



آقا رحمۃ اللہ علیہ کا لُفّ یاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 خود اپنا راک جو اب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 نیوں میں سر بلند ہیں جو اُس کے شمار رحمۃ اللہ علیہ  
 شہروں میں انتخاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 شہرِ نہیں، مدینہ ہے، طیبہ ہے طالب ہے  
 پاتا عجب خطاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 جب تک وہ بے نقاب نہ تھا، لامکاں رہا  
 ہاں، اب تو بے نقاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 اُس کو سلام کیوں نہ کروں، زائرین کو  
 کرا جو بہرہ یاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 جس نے بل کے رکھ دیا نقشِ حیات کا  
 اک دریں انتخاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 مرہونِ منت اُس کے ہیں، ہیں شہر جس قدر  
 احسان کا سحاب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 جاؤ حزیں تو لاؤ وہاں سے مسرتیں  
 یوں دفعِ اضطراب ہے وہ شہرِ لاہواب  
 محمود اُس طرف ہیں رواں الہی دل تمام  
 راک مثلاً صواب ہے وہ شہرِ لاہواب



طیب ہے سرور رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک، شہرِ محترم  
 پاک بغیر رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 اُلفت و اخلاص کے، ایثار کے، احسان کے  
 نفع و مصدر رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 اعلیٰ اس کا، شکاعت کی نوید رحمۃ اللہ علیہ  
 شافعِ محشر رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم!  
 باہرِ جہنم و سار و گنبدِ فخرائے پاک  
 اس حسینِ منظر کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 ذاتِ پاکِ کبریا کا بھی پسندیدہ ہوا  
 ذات کے منظر رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 میں گدا ہوں، گوچہ سرکارِ والا رحمۃ اللہ علیہ کا گدا  
 ہے گدا پرور رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 جن سے اُلفت ہے نبی رحمۃ اللہ علیہ کو، جن کو اُلفت اُن سے ہے  
 ایسے ہر چہر کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 پیرِ ناتہ، پیرِ عثمان و علی کا شہر ہے  
 صاحبِ کوثر رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم  
 منوّلِ مقصود و مطلوبِ دل محمود ہے  
 کیند و سرور رحمۃ اللہ علیہ کا شہرِ پاک شہرِ محترم
















دجر شہر سعادت شہر محبت  
 شہر رسالت شہر محبت  
 شہر سقا ہے شہر بقا ہے  
 قرینہ رحمت شہر وفا ہے  
 شہر کرم ہے شہر وفا ہے  
 ارض کفایت شہر محبت  
 میری نگہ میں گھر کر گیا ہے  
 شہر اللہ شہر محبت  
 شوق حضورِ اس سے ہے قائم  
 جانِ لاف شہر محبت  
 دو میرے آقا وہ میرے مالک  
 اُن کی عنایت شہر محبت  
 شانِ عبادت کا بھی ہے منظر  
 عبادت شہر محبت  
 چاہو تو پوچھو محمود مجھ سے  
 ہے میری چاہت شہر محبت



اس طرح چا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 دل میں بنا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 عظیم کی ہے ملکیت قلب و روح کی  
 فرمانروا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 دارِ ان میں یا تو میں نے کیا لامکان کا  
 شعروں میں یا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 ہر رنج و غم کا اپنے تو سب خواہشات کا  
 قصہ سنا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 اس واسطے کہ اپنا کہیں مصطفیٰ مجھے  
 اپنا بنا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 امداد کی ہے خواہوں نے کچھ اس طرح مری  
 یاں پہ بلا لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 آدموں کو بھی لگن ہے وہاں کی لگی ہوئی  
 ان نے جو آ لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 پہنچوں گا ایک دن تو میں خالق تک مشور  
 جب واسطہ لیا ہے تیرے کے شہر کو  
 محمود مجھ کو پاس بلاتا رہے گا اب  
 میں نے بنا لیا ہے تیرے کے شہر کو

طیبہ سا اور قریہ جہاں میں نہیں کہیں  
اک شہر ہے مثال یہ شہر مثال ہے  
ہر جا پہ اتباع و منزلت ہے خوگن  
ہے رنج و بے مال یہ شہر جمال ہے  
قریہ پسند خاطر خالق کی تو ہے  
ہاں! لطفِ ذوالجلال یہ شہر جمال ہے  
نعت سے بس کیا ہے جو قلب و نگاہ میں  
کس درجہ با کمال یہ شہر جمال ہے  
آئینہ دارِ سحر و وفا و خلوص و خلق  
گو بستہ چلال یہ شہر جمال ہے  
دڑے حسین اس کے، نقاؤں میں دکھی  
اس درجہ خوش جمال یہ شہر جمال ہے  
سرکار ﷺ ہیں یہاں جسے ظاہری کے ساتھ  
اس طرح لازوال یہ شہر جمال ہے  
فردوس ہے مثال اس شہر جمال کی  
فردوس کی مثال یہ شہر جمال ہے  
اس کی فضا میں لذتِ آنغوش مصطفیٰ ﷺ  
یوں معنی وصال یہ شہر جمال ہے

محمود نہلائے تو سہی شہر مقدس  
تیار ہوں چلے کو ابھی شہر مقدس  
نقدیں کی اسلام میں تعریف کی ہے  
مسلم کے لیے شہر نبی ﷺ شہر مقدس  
دل شاو وہ ہو جائے گا پائے گا مرادیں  
پہنچے گا جو رشیدہ کوئی شہر مقدس  
وہ زائرِ خوش بخت کو رہتا ہے نویدیں  
کرتا ہے غموں سے بھی بری شہر مقدس  
دیکھو تو وہاں لطفِ خدا عام ہے کتنا  
جاؤ تو ذرا خم بھی کبھی شہر مقدس  
ایمان کی تمہیل کا اعلان ہے مکہ  
ہے مومنین کمال کی خوشی شہر مقدس  
یوں روح پہ سرکار ﷺ کا ہے ابر کرم بار  
لاتا ہے نگاہوں میں نبی شہر مقدس  
پہنچاؤ مجھے شہر مقدس میں عربوں!  
آقا ﷺ مرے جس جا ہیں وہی شہر مقدس  
جس شہر کی کھانا ہے قسم خالق اکبر  
محمود ہے آقا ﷺ کا وہی شہر مقدس

جس کی نظروں میں ہی شر ہی  کی تصویر  
 اُس کو ہے دھڑ خوشی شر ہی  کی تصویر  
 اُس کے نظروں کو آنکھوں میں بسایا میں نے  
 چوم لی جب بھی ملی شر ہی  کی تصویر  
 والہانہ کبھی سینے سے لگاتا ہوں اُسے  
 سر پہ رکھتا ہوں کبھی شر ہی  کی تصویر  
 ہوں گی محشر میں جو تاریکیاں چادوں جانب  
 روشنی دے گی بڑی شر ہی  کی تصویر  
 کیونکہ دل کا ہوا رنگ محبت کے گے  
 یوں مقدس سے بنی شر ہی  کی تصویر  
 فضل بٹی کی تو اَلْغَابِ ہی  کی یادو  
 رہنے دے گی نہ کی شر ہی  کی تصویر  
 اپنے احباب سے رکھتا ہوں یہی اک خواہش  
 مجھ کو مل جائے کوئی شر ہی  کی تصویر  
 سورت "نعت" کے جتنے ہیں جے ہیں اس سے  
 ہر شاعر پہ چھپی شر ہی  کی تصویر  
 روح محمود کی اک بہشت میں طیبہ چھپی  
 ان کی نظروں میں جوئی شر ہی  کی تصویر



میں شر عطا ہے دیار اُنس و وفا  
 ہمارے دل میں بسا ہے دیار اُنس و وفا  
 یہاں کی خاک کے ذرے ہیں روکش خورشید  
 رمے ہی  کی شیا ہے دیار اُنس و وفا  
 یہ وہ مکاں ہے کہ ہے اس میں لامکاں بھی گم  
 حدود توڑ گیا ہے دیار اُنس و وفا  
 یہ خاک خالق رسول امیں  کی ہے وارث  
 دیارِ صدق و صفا ہے دیار اُنس و وفا  
 یہاں سے چٹھے اُٹھتے ہیں لطف و رحمت کے  
 عطا میں سب سے سوا ہے دیار اُنس و وفا  
 ہمیں سے مجھ کو ملا جو کیا طلب میں نے  
 کہ شر جود و سخا ہے دیار اُنس و وفا  
 کرے کوئی تو کرے اس زمین سے اُلفت  
 تختیوں کا صلہ ہے دیار اُنس و وفا  
 مراد پاؤ گے جاؤ گے بھولیاں بھر کر  
 کسی کی شان عطا ہے دیار اُنس و وفا  
 ہر ایک شر سے محمود سارے عالم میں  
 مجھے عزیز ہوا ہے دیار اُنس و وفا





طیب ہے نبوت کا عمر مسکن سرکار ﷺ  
 ہے مامن ہر رجن و بشر مسکن سرکار ﷺ  
 جلوسِ ربیہ خالق کے نظر انہیں کے اُن کو  
 دیکھیں گے جو ارہاب نظر مسکن سرکار ﷺ  
 ہو ذکرِ مہند تو نئے شب کا اندھیرا  
 ہے مرکز الوار بحر مسکن سرکار ﷺ  
 ہوتے ہیں سرافرازِ دو عالم وہی بندے  
 جو دیکھتے ہیں خاکِ بر مسکن سرکار ﷺ  
 راکرام کی بارش اُسی فُوشِ بخت پہ ہوگی  
 دیکھے گا جو یا دیدہ تر مسکن سرکار ﷺ  
 ہو جائیں ابھی روضہِ عالی پہ تصدق  
 یوں دیکھتے ہیں بزم و قمر مسکن سرکار ﷺ  
 حق دار شفاعت کا تو جنت کا سزاوار  
 اک بار بھی دیکھے جو بشر مسکن سرکار ﷺ  
 دونوں تھے رفیق آپ ﷺ کے اور آج تک ہیں  
 ہے مسکنِ صدیق و عمر مسکن سرکار ﷺ  
 محمود کئی بار میں حشر گیا ہوں  
 کعبہ بھی ہے بے مثل... مگر مسکن سرکار ﷺ



آقا ﷺ کا شہرِ رحمت یہ قرینِ محبت  
 ہے آرزو کی جنت یہ قرینِ محبت  
 اک سر بسر چلی اک نور ہے سرا  
 ہے کتنا خوب صورت یہ قرینِ محبت  
 جو آئے گا یہاں پر پائے گا وہ شفاعت  
 دیتا ہے یہ شادت یہ قرینِ محبت  
 رقتِ دلِ حُرّیں کو چشمِ ارباب کو گھر  
 دیتا ہے وقتِ رخصت یہ قرینِ محبت  
 محورِ مَسْرُور کا مرکزِ کائناتوں کا  
 ہے مدح کی بشارت یہ قرینِ محبت  
 رکھتا ہے جو عقیدت بتا ہے اُس کے دل میں  
 سرکار ﷺ کی بدلت یہ قرینِ محبت  
 اِس میں قیام فرما ہیں رحمتِ دو عالم  
 یوں ہے دیارِ رحمت یہ قرینِ محبت  
 اِس شہرِ اِفا میں آئے ہے کس کو یارا!  
 جب تک نہ دے اجازت یہ قرینِ محبت  
 محمودِ عشق و اُفس و اِخلاص کا وفا کا  
 ہے اک نشانِ عظمت یہ قرینِ محبت



طیبہ ہے، شہرِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا گھر  
 میری منزل، میرا مقصد ہے اُجالوں کا گھر  
 کیوں نہ ہو یہ شہرِ تسکین و طماننت کا گھر  
 مسکن پر نورِ احمد ﷺ ہے اُجالوں کا گھر  
 خالد و محمود و احمد ﷺ اس گھر کے شاہ ہیں  
 شاہد و مشہود و اشد ہے اُجالوں کا گھر  
 درسِ انوارِ خدا لینا ہو جس خوش بخت کو  
 بچنے طیبہ میں کہ ابجد ہے اُجالوں کا گھر  
 بڑھ گیا ہے ذکر سے اس کے، مری آنکھیں کا نور  
 شہرِ انوارِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا گھر  
 استراحت اس جگہ فرما رہے ہیں شاہِ حسن  
 قرینِ حسنِ محمد ﷺ ہے اُجالوں کا گھر  
 جو یہاں پہنچا، حصارِ نور میں داخل ہوا  
 لامکان و عرش کی حد ہے اُجالوں کا گھر  
 ہر شرف کی انتہا ہے خاکِ پاکِ شہرِ نور  
 گرم و لطف ہے، احمد ہے اُجالوں کا گھر  
 محورِ رشد و ہدایت، مرکزِ علم و یقین  
 کہ رشید احمد کہ ارشد ہے اُجالوں کا گھر



کچھ اس طرح سے حضور ﷺ کا گھر ہے  
 خدا کے نور کا محور حضور ﷺ کا گھر ہے  
 مری نگاہ میں ہریالوں نے ڈیرا کیا  
 کہ زیرِ بڑا، اخترِ حضور ﷺ کا گھر ہے  
 درِ کریم نے جس کے، حفاظتیں ہائیں  
 یہ لطفِ داورِ محشر حضور ﷺ کا گھر ہے  
 میں کس لیے نہ کروں اس کو روز و شب جدے  
 کہ کہے کے پس نظر حضور ﷺ کا گھر ہے  
 ہماری ماں کا مقام رفیع کیا کیا  
 کہ اُن کا حجروں انور حضور ﷺ کا گھر ہے  
 مرے لبوں پہ نہ یحییٰ کا ہو کیسے ذکر  
 جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضور ﷺ کا گھر ہے  
 مدینے جا کے جو دزم کے جامِ ہم نے پئے  
 لگا کہ ہر سر کوثر حضور ﷺ کا گھر ہے  
 عجیب لطف ہے اُس سرزمین پہ جہدوں کا  
 وہ سرزمین کہ جہاں پر حضور ﷺ کا گھر ہے  
 ہزاروں جنتیں محمود ہیں غارِ اس پر  
 حکیم عرش کا نظر حضور ﷺ کا گھر ہے



طیبہ اقدس کی صورت مرکز نور نبی ﷺ  
 شر آقا ﷺ 'شر الفتن' مرکز نور نبی ﷺ  
 جس جگہ سرکار ﷺ ہیں 'پس نور و رحمت بھی وہاں  
 اس طرح ہے نور و رحمت مرکز نور نبی ﷺ  
 دل غفلت ہو گیا جب بھی پڑی اس پر نظر  
 سب کو دیتا ہے مسرت مرکز نور نبی ﷺ  
 ایسا لگتا ہے کہ ہیں انوار رب ذوالجلال  
 دیکھ اے چشم بصیرت مرکز نور نبی ﷺ  
 ہے ادب کاو نظر وہ سجدہ گاو دل ہے یہ  
 رکھتا ہے مکہ سے نسبت مرکز نور نبی ﷺ  
 سب ریشہ کاروں کا جلا اور ماسن ہے یکسا  
 اس قدر رکھتا ہے وسعت مرکز نور نبی ﷺ  
 رشک کرتا ہے فلک چنار و گنبد پر بجا  
 ہے نش کی زیب و زینت مرکز نور نبی ﷺ  
 دل ترقی ہے کہ ہو ہر سال طیبہ حاضری  
 دیکھ لے جذلوں کی شدت مرکز نور نبی ﷺ  
 ہے حتیٰ کیسے بھی اور عادی عمل سے بھی رشید  
 اس کو دکھلاتی ہے قسمت مرکز نور نبی ﷺ

جاتا ہوں لے کے دیدہ تر مصطفیٰ تکر  
 کرنے کو نذر ہوں یہ مکر مصطفیٰ تکر  
 ذروں پہ اس کے انجم و نہ بھی ہیں جب نار  
 کیسے کہوں ہے رشک تر مصطفیٰ تکر  
 تاریک رات کا نہ جہاں سے مگر ہوا  
 ہے وہ دلیل حسن بحر مصطفیٰ تکر  
 اوروں سے سر بلند نظر آئے گا وہی  
 بچنے کا جو بھی خاک بسر مصطفیٰ تکر  
 پائے گا دین و دنیا کی سب نعمتیں وہاں  
 بچنے کا جو بھی سائل در مصطفیٰ تکر  
 رضواں بہشت میں اُسے خود لے کے جائیں گے  
 جس کا ہے ذوق حسن نظر مصطفیٰ تکر  
 خواہوں ہی میں سہی کہیں تصویر میں سہی  
 ہر وقت ہو تو پیش نظر مصطفیٰ تکر  
 والں پر قیام کا تو مجھے حوصلہ نہیں  
 تدفین کے لیے ہو مکر مصطفیٰ تکر  
 ہر سال اُس کے در پہ دے محمود حاضری  
 معبود لے کے جائے اگر مصطفیٰ تکر



جو دیکھے دیکھ رہا قیام گاہِ نبی ﷺ  
 ہو بامِ عرش کا رُخِ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 مقام اس کا جہاں ہر مقام سے بالا  
 بنا ہے جب سے مدینہ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 میں سے اُس کو ملی، عاقبت ملی جس کو  
 ہے جائے امن و سکینہ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 لطافت کا، ظافت کا، حُسن و غول کا  
 غنیمتوں کا خزینہ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 یہیں کے گھروں پہ انسان سارے پلے ہیں  
 سخاوتوں کا دفتہ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 یقین نہ آئے تو موعیٰ سے پوچھیے جا کر  
 ہے رشکِ داری سنا قیام گاہِ نبی ﷺ  
 خُز، زانہ، تعجب، نہیں، نہیں، رحمت  
 رسائی، جُھ سا کینہ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 بنائے مہاجرِ گرداب میں ہے اک ساحل  
 سلامتی کا سفینہ قیام گاہِ نبی ﷺ  
 ہر اک مقام سے محمود ہو نہ کیوں ارفع  
 بنے تمہارا جو سینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

سُزت را، نشاطِ افرا، ادب گاہِ محبت ہے  
 مدینہ، طیبہ، ادب گاہِ محبت ہے  
 نیازِ عشق کے داعِ مکتوب ہیں یہاں آ کر  
 کہ زوق و شوق کی دُنیا ادب گاہِ محبت ہے  
 ادبِ طیبہ سے نکلا ہے، محبتِ یار سے چھوٹی ہے  
 نگاہوں کا کرو سجدہ، ادب گاہِ محبت ہے  
 یہاں آرامِ فرا آلہ و اصحابِ مہر ہیں  
 نہیں آگاہِ قیام گاہِ نبی ﷺ کا ہے روضہ، ادب گاہِ محبت ہے  
 تہذیبوں کا مرکز ہے یہ محور ہے خیالوں کا  
 درمے جذبوں کا سراپا ادب گاہِ محبت ہے  
 کوئی قریہ مدینے کے مسائل ہو نہیں سکتا  
 کہ عالم میں یہی پیکتا ادب گاہِ محبت ہے  
 مُہذب ہو گئیں اقوامِ عالم، جس کی حکمت سے  
 تہذیبِ آفریں ایسا، ادب گاہِ محبت ہے  
 محبتِ کبریا کو بھی اسی سے ہے تو مجھ کو بھی  
 سمجھ میں آ گیا، طیبہ ادب گاہِ محبت ہے  
 محبت جس مسلمان کو بھی ہے محمود، اس سے ہے  
 یہ شہرِ خوشنما تھا ادب گاہِ محبت ہے

مرکز انوار ربانی ہے طیبہ کا حرم  
 باعش ہر جلوہ سامانی ہے طیبہ کا حرم  
 اسن بھی اس کی عطا ایمان بھی اس کا کرم  
 ارتکاز جوش ایمانی ہے طیبہ کا حرم  
 اس جگہ تشریف جب رکھتے ہیں محبوب خدا  
 یوں غلو رکھتا ہے لافانی ہے طیبہ کا حرم  
 کرسے ہیں اس سے نہ و خورشید و انجم کسب نور  
 دجر تہائی و رخشانی ہے طیبہ کا حرم  
 جلوہ جلوہ شوگلن آقا کا شہر پاک ہے  
 مستبیر نور ایمانی ہے طیبہ کا حرم  
 میرے آقا نے یہاں رکھی ریاست کی اساس  
 اس طرح درس جنائاتی ہے طیبہ کا حرم  
 اک کنیزک یہ نگار شاعری بھی آپ کی  
 معدن رمز سخن دانی ہے طیبہ کا حرم  
 اک حصار عافیت اک اسن کا آماجگاہ  
 یوں برائے نوع انسانی ہے طیبہ کا حرم  
 جیسے تکر کا حرم ہے دجر تعلیم و ادب  
 اس طرح دجر شاخانی ہے طیبہ کا حرم



قیام گو جیبر خدا  
 مری مراد مرا مدعا مدینہ ہے  
 رتیں بدل گئیں منظر کھلے فضا نکھری  
 حضور آئے تو شرب با مدینہ ہے  
 حضور ملک دل کے ہیں اگر حاکم  
 تو کائنات کا فراخروا مدینہ ہے  
 ہیں ساری طمعیں پشت اس کی خاک کے آگے  
 تمام رفتوں سے ماوراء مدینہ ہے  
 نہ ہو مقام تبیر سے آشنا جو شخص  
 وہ جانتا ہی نہیں ہے کہ کیا مدینہ ہے  
 مدینے پتھوں گا ہر سال ہے یقین تجھ کو  
 نبی کے پیار کا یاد صلہ مدینہ ہے  
 قدیم طیبہ تو اب بن گیا حبس مسجھ  
 وسیع تا حد ارضی قبا مدینہ ہے  
 جو دن میں ایک ہے لازم تو دوسرا مہوم  
 ہے قبلہ کعبہ تو قبلہ نما مدینہ ہے  
 علاج میرا بھی محمود ہے وہی مٹی  
 مریض ہجر کو دارالشفاء مدینہ ہے



دُنیا میں جو ہیں کرتے مدینے کا ذکر خیر  
عشر میں وہ نفسیں گئے مدینے کا ذکر خیر  
وہ صاحبِ مدینہ ہیں اللہ کے حبیب ﷺ  
لب پر ہے جن کے صدقے مدینے کا ذکر خیر  
ہے ذوقِ سبِ اعزّہ و احباب کا یہی  
گزدی ہے کرتے سنتے مدینے کا ذکر خیر  
دل میں حضور ﷺ ہی کے تھن ہیں، خدا گواہ  
لب پر رہا ہے اپنے مدینے کا ذکر خیر  
میں نے حرمِ خالق و مالک کو پایا  
واللہ! خوب کر کے مدینے کا ذکر خیر  
کرتی ہے اُس پہ ارضِ مدینہ نوازشیں  
جس نے کیا ہے دل سے مدینے کا ذکر خیر  
میرے لبوں سے باتِ ثقیلی ہے جب بھی  
کرتا ہوں سب سے پہلے مدینے کا ذکر خیر  
میری زبان لال رہے گی ای طرح  
کرتی ہے فضلِ رب سے مدینے کا ذکر خیر  
حمودِ پا کے نعمتیں خلدِ بریں کی بھی  
کرتا رہوں گا اپنے مدینے کا ذکر خیر



یار کی ہے روشنی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
یہ ہے صفتِ رچی ہوئی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
وہ آدمی عجیب ہے، عجیب اُس کی زندگی  
نہیں گیا جو جیتے جی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
ہر ایک شخص اُٹھا لگے گا آپ کو یہاں  
نہیں ہے کوئی اجنبی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
اک آن میں ٹپا لیا مرے حضور ﷺ نے وہاں  
بُخوش دُعا رسا ہوئی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
بہشت میں اُسے پہ درخت و چاہ لے کے جائیں گے  
پہنچ گیا جو آدمی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
کسی بھی شخص کو بھی ہوئی ہے حج تک، کو  
کسی بھی چیز کی کسی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
یہ کس کا لطفِ خاص ہے کہ ہے یہ حیرتِ نظر  
سیاہ کار مجھ سا بھی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
رہا، خدا نے لم یزل، مرا کہم کہریا،  
جو دُھوئے لو تو ہے راسی مدینۃ الحبیب ﷺ میں  
عجیب ہیں رشید کے خیال کی کھاتیں  
ابھی یہاں تھا یہ، ابھی مدینۃ الحبیب ﷺ میں





مظہرِ بخت بھی دکھائے دینے کا خیال  
 سچ کسوں، جی کو فقہ بھائے دینے کا خیال  
 مُسکراتا ہے خُدا عرشِ گلی پر، ہودوا!  
 جب کسی خوش بخت کو آئے دینے کا خیال  
 جب تلک زندہ رہوں، اس پر رہے قائم حیات  
 دل کی ہر دھڑکن میں بس جائے دینے کا خیال  
 کل سمیت اُس کو مل جائے گی آقا ﷺ کی ضرور  
 جو بھی بخت آج اپنائے دینے کا خیال  
 روز و شب جن کے گزرتے ہیں نبی ﷺ کے شر میں  
 مجھ کو عظمت اُن کی سمجھائے دینے کا خیال  
 ہاں تیجِ پاک کی مٹی اُسے مل جائے گی  
 قلب میں جس کے سا جائے دینے کا خیال  
 حاضری جب تک نہیں ہوتی دیارِ قدس میں  
 ہائے یادِ مصطفیٰ ﷺ ہائے دینے کا خیال  
 وہ ثنائے طیبہ اقدس میں رہتا ہے گمن  
 روز و شب جس شخص کو بھائے دینے کا خیال  
 کر مجھے راجِ رشید احمد کے قلب و ذہن میں  
 رحمتِ سرکار ﷺ کے سائے دینے کا خیال



شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے مدینہ طیبہ  
 اور اسی باعثِ کرم ہے مدینہ طیبہ  
 باعثِ ایجادِ عالم ہیں نجدِ دوسرا ﷺ  
 وجہِ استحکامِ عالم ہے مدینہ طیبہ  
 اُنقِ تقسیم و اُکرام و وقار و احرام  
 شرِ آقائے معظم ﷺ ہے مدینہ طیبہ  
 انتہائے اُلفت و اخلاص کی، ایثار کی  
 ایک عجیبِ معظم ہے مدینہ طیبہ  
 مصطفیٰ ﷺ بھی زائرِ طابہ پہ کرتے ہیں کرم  
 وجہِ اُلف و رنجِ اکرم ہے مدینہ طیبہ  
 جو یہاں پہنچا، وہ رحمتِ رحمت میں آ گیا  
 باعثِ لطائفِ پیہم ہے مدینہ طیبہ  
 اور کوئی شر اس کا شل ہو، ممکن نہیں  
 دنیا اگوشی ہے، خاتم ہے مدینہ طیبہ  
 اس کی آغوشِ کرم ہر آن رہتی ہے سکھلی  
 زائوں کا خیرِ مقدم ہے مدینہ طیبہ  
 آٹھ برسوں سے بسا محمود کی نگہوں میں ہے  
 سامنے احقر کے ہر دم ہے مدینہ طیبہ



کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایتِ مہینہ  
 بند آنکھوں میں پاتا ہوں نشاناتِ مہینہ  
 ہے آنکھ در آنکھ راک ٹور کا عالم  
 بڑھ کر ہیں نہ دھرم سے ذراتِ مہینہ  
 منصب کی بنا پر ہے خوشا میرا مقدر  
 کاتا ہوں ہمہ وقت جو لغاتِ مہینہ  
 لو جاؤ دینے، ہمیں سو بار مبارک  
 آؤ تو شاؤ مجھے حالاتِ مہینہ  
 بدبخت ہے، ٹھیکس ہے وہ کم ظرف ہے انسان  
 کر دے جو فراہوش مداراتِ مہینہ  
 مجھ ایسے یہ کار کو بھی جس نے نوازا  
 دیکھی ہیں عجب میں نے ہدایاتِ مہینہ  
 اس بار بھی اُطاف و کرم کی ہے توقع  
 ہر رات کو ہوتے ہیں اشاراتِ مہینہ  
 دیتے ہی رہیں گے مجھے سرکارِ مہینہ اجازت  
 دیکھوں گا کسی بار میں رسالتِ مہینہ  
 سرکارِ مہینہ کا محمود کرم مجھ پہ ہے دافر  
 حاصل ہیں جو مجھ کو بھی مراعاتِ مہینہ

دیکھوں گا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 ہے جلوہ در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 جس کا کوئی ہسر نہیں، ثانی نہیں جس کا  
 ہے ایسا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 عرفانِ خداوند کی منزل کی طلب کا  
 ہے رستہ در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 ہر چیز اسی در سے میسر ہوئی مجھ کو  
 ہے میرا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 نظروں میں کوئی در نہ چھا ہے، نہ چنے گا  
 یوں دیکھا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 معلوم ہوا، عرشِ بریں پر چلا آیا  
 جب دیکھا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 ڈولارِ مہینہ! یہ ذرا پھر سے تاناؤ!  
 ہے کیسا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 وہ دل کہ ہے سرشارِ محبت میں نبی کی  
 ہے گویا در دولتِ سلطانِ مہینہ  
 محمود ذرا دیکھ سرِ عرشِ الہی  
 ہے لکھا ”در دولتِ سلطانِ مہینہ“

بدھر جھکا ہے میرا سر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 میرے حضور ﷺ کا گر مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 جہاں طلب ہے مقصود، مگر عطا فرماں ہوئی  
 جہاں کرم ہے بیشتر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 گیا ہوں بار بار یوں تو مکہ مکرمہ  
 مدینۃ الرسول ﷺ پر مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 جو چاہتی ہے تو کہ اس کی دید سے اُٹھائے لطف  
 عروسِ احکام تر، سنو! مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 کسی طرح کا خوف اسے نہ ہو گا روزِ حشر کو  
 کسی کے قلب میں اگر مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 جو نشانی ہیں، اُن کی تو یہی ہے خواہشِ دل  
 میں ہو زندگی بسر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 میری نگاہ و قلب کا جو کعبہ ہے تو دوستو!  
 اُسی طرف کو ہے، بدھر مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 قدم تو ہیں اٹھے ہوئے، نظر بھی ہوئی نہیں  
 ادب! ادب! تھرا تھرا مدینۃ الرسول ﷺ ہے  
 ہا دانا مصطفیٰ ﷺ کا پوچھ لو رشید سے  
 بدھر جھکا ہے اس کا سر، مدینۃ الرسول ﷺ ہے



ہر شہراد پاتا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 خوش نصیب تھرا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 گر برا بھی ہوں، جب بھی ہوں گدا مدینۃ کا  
 اس رہا پہ اچھا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 ہے وہاں کے گنبد سے میرے گھر کی شادابی  
 چھوٹا ہوں، چھلتا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 اذان لے کے آتا ہوں پھر وہاں کچھنے کا  
 جب بھی میں پلٹتا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 دل سے لوگ ہوں میرا احترام کرتے ہیں  
 گویا ایک ذرہ ہوں طیبۃ مقدس سے  
 دل کو چھوڑ آیا ہوں بے خودی کے عالم میں  
 جب سے لوٹ آیا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 بار بار جاتا ہوں یہ جو شہر آقا ﷺ کو  
 کچھ تو ساتھ لاتا ہوں طیبۃ مقدس سے  
 جانتے ہیں سب ساتھی، میں رشید کس دل سے  
 دلیلی کو چلتا ہوں طیبۃ مقدس سے





کوئی لے گیا حُسنِ اعمال طیبہ  
مجھے لے گیا میرا اقبال طیبہ  
حقیقت تو ہے ہرگز اتنی جہاں میں  
نہیں تخت ہے، تاجِ اقبال طیبہ  
نہی **ﷺ** کے سبب ہے سرفرازِ عالم  
ہوا جن کے قدموں سے پامال طیبہ  
میں ہوں آنتی ٹن کا، وہ جانتے ہیں  
پہنچتے ہیں میرے سب احوال طیبہ  
خبر ان کو اَطْلَاحِ رَی نے دی ہے  
مجھ ایسے جو پہنچے بدِ اعمال طیبہ  
ہوئی حاضری جو کئی بار میری  
نہی **ﷺ** کے کرم پہ ہوا دال طیبہ  
دعا ہے، وہ پائے بقیعِ مقدس  
جو تھلائے جا کے مرا حال طیبہ  
مُقدّر نے کی یادری فضلِ حق سے  
تو جاتا رہوں گا میں ہر سال طیبہ  
میری اک تمنا ہے محمودِ میری  
کسی طرح رضواں کو دے ٹال طیبہ



نہ پوچھو نہ پوچھو ہے کیا خلیہ طیبہ  
کر باندھے میں تو چلا خلیہ طیبہ  
وہاں فضلِ خالق، یہاں لُغْظِ **ﷺ** طیبہ  
جُدا ہے بےشت، اور جُدا خلیہ طیبہ  
سمجھتا ہوں دارِ الاماں جس کو وہم! طیبہ  
حرم ہے وہ کعبہ کا، یا خلیہ طیبہ  
یہ دُنیا ہر طور دارِ الفنا ہے  
مگر اک ہے جائے بقا خلیہ طیبہ  
بست ناز کرنا ہے جنت پہ رضواں  
الہی! اُسے بھی دکھا خلیہ طیبہ  
طلبِ گارِ جنت! راہِ ۲، مری طیبہ  
مرے دل کا ہے فیصلہ خلیہ طیبہ  
مرا جسم پہنچے بقیعِ مقدس  
مری روح کا مَدعا خلیہ طیبہ  
گھرا ہے جو نومیڈوں کے بھنور میں  
تو اک مرتبہ آزما خلیہ طیبہ  
دعا ایک محمود کی ہے تو یہ ہے  
دکھا ہر برس یا خدا، خلیہ طیبہ



لنہ کا کرم ہے رحمت بناو طیبہ  
جو ہے بارگاہِ کد، وہ ہے بارگاہِ طیبہ  
جس وقت چھا رہے ہوں مجھویوں کے ہادل  
آتے ہیں یاد مجھ کو شام و پکاو طیبہ  
مری جان اُن پہ صدقہ کہ وہی ہیں اس کے مالک  
مرے شاہِ ہر دو عالم **آقا**، مرے کج گاہِ طیبہ  
بھیں یہاں کی بھیں، شاہیں یہاں کی شاہیں  
دنیا سے ہیں نازلے یہ ہر و ماو طیبہ  
کرتا ہے وہ دعائیں اس کی سلامتی کی  
جو ہے امتی نبی **آقا**، وہ ہے شیر خواہ طیبہ  
طرہ کلف زدہ ہے چنارِ پاک اُن کا  
آقا **آقا** کا سبز گنبد گویا نگاہ طیبہ  
ہے آدمی مسافر ہر وقت ہے سفر میں  
وہ خوش نصیب ٹھہرا لی جس نے راو طیبہ  
یہ جلوہ گاہِ طیبہ روشن ہے ہر جہاں سے  
روشن ہے ہر جہاں میں یہ جلوہ گاہِ طیبہ  
کرتے ہیں رشک تجھ پر محمود ملنے والے  
قسمت سے ہو گیا جوں میں وار خواہ طیبہ



دہلوی قوم کی صورت طاہرہ مقدس ہے  
ایک مرکز وحدت طاہرہ مقدس ہے  
میرے سرورِ عالم **آقا** رحمتِ دو عالم ہیں  
اور باعثِ رحمت طاہرہ مقدس ہے  
تہجد کرتے ہیں رشک اُس کی قسمت پر  
جس غریب کی قسمت طاہرہ مقدس ہے  
جاوہِ محبت ہے شہرِ خالق و مالک  
میری منزلِ اُفت طاہرہ مقدس ہے  
واسط رہے کیوں کر میرا بارِ رضاں سے  
ہم نشیں مری جنت طاہرہ مقدس ہے  
پانچ بار ہو آیا میں دہلیزِ آقا **آقا** سے  
میری خوبی قسمت طاہرہ مقدس ہے  
بے ثواب تو جوں لیکن اس لیے نہیں پروا  
بے نوازا کی دولت طاہرہ مقدس ہے  
رنج اور مصیبت میں نکلا ہوا جب بھی  
مجھ کو باعثِ بہت طاہرہ مقدس ہے  
مومنوں کے آقا **آقا** کا یہ رشید ہے مسکن  
شہرِ رحمت و رافت طاہرہ مقدس ہے



ہے رنج و یاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 منزل شاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 اُس کو کہاں شہداء و آلام کا خیال  
 جو ہے ہراس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 اسلام شہداء مدینہ کی ہے عطا  
 اور دین شاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 روزِ نشور بخششِ ربیبِ کریم کی  
 رکھتا جو اُس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 دربار میں پہنچ کے بھی اور راستے میں بھی  
 آقا کے پاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 طیبہ سے عشق جس کو نہیں بدحواس ہے  
 جو بدحواس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 مالک حضور عی تو ہیں ہر جسم و جان کے  
 مالک شاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد  
 محمودِ مکتانِ ارم کے گلاب کی  
 رکھتا جو پاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نورد



ہے دل و جاں میرے قربانِ محبت  
 ہیں یوسف عاشقِ روئے بزمِ محبت  
 مدینہ یوسفینا محبت  
 وہی رحمتِ سرائے طیبہ ہے  
 جوا ہے جو شاہانِ محبت  
 محبت کی چشمِ بھوکی ہے طیبہ  
 گنا مٹی ہے شایانِ محبت  
 اُسے اُلفت نہ کیوں طیبہ سے ہو گی  
 کہ ہے جو مرتبہ دانِ محبت  
 اُسے ذراتِ طیبہ سے ہے اُلفت  
 جسے حاصل ہے عرفانِ محبت  
 مدینہ طیبہ ہے جن کی منزل  
 جوئے ہیں وہ نوردانِ محبت  
 رشولِ پاک کا سرسبز قبر  
 راستے کہتے ہیں ابوانِ محبت  
 سر انگندہ کیا محمودِ طیبہ  
 کی ہے شانِ شایانِ محبت





ارض طیبہ کی خواہش شامل محبت ہے  
 ارض طیبہ کا راہی واصل محبت ہے  
 ابجد محبت ہے نقش گنبد خضرا  
 حاضری مدینے کی حاصل محبت ہے  
 طیبہ مقدس ہے سرزمین اُلفت کی  
 اور وہاں کا ہر ذرہ قابل محبت ہے  
 پانی اس علاقے کا بحر و اُفّس کا دریا  
 مٹی اس علاقے کی بھی رگیل محبت ہے  
 کس کو کتنی چاہت ہے سرزمین طیبہ کی  
 شہر ہے تو یہ حق فاصل محبت ہے  
 اس طرف کو چل پڑتا ہے سفر سعادت کا  
 اور مدینہ اقدس منزل محبت ہے  
 قابل محبت ہے' صرف جو گیا مکہ  
 جو مدینے تک پہنچا' قابل محبت ہے  
 حاضری ہوگی جس کی با ادب مدینے میں  
 صرف ایک دُور بندہ قابل محبت ہے  
 بے محبت طیبہ ہے رشید کون انسان  
 آدمی ہے کیا وہ جو ناغیل محبت ہے



بلادہ طیبہ کا' دُنیا سے ہے جدا اعزاز  
 مرے لیے ہے یہ واللہ اک برا اعزاز  
 رسول پاک ﷺ بلا لیں کسی کو طیبہ میں  
 کسی نے اس سے برا بھی کوئی سنا اعزاز  
 اڑا کے لائے مرے پاس خاک طیبہ کو  
 عطا کرے جو مجھے موجب صبا اعزاز  
 ہے میرا فرض' کیوں مدح سرور کو مینا  
 رسائی در سرکار ﷺ ہے مرا اعزاز  
 انھیں کہ جن کے دلوں میں ہے اُلفت طیبہ  
 عطا کرے گا قیامت کے دن خدا اعزاز  
 میں والدہ کی معیت میں پہلی بار گیا  
 مرے حضور ﷺ نے مجھ کو عطا کیا اعزاز  
 میں بار بار مدینہ میں ہو گیا حاضر  
 مرے رفیق! ذرا دیکھنا مرا عراز  
 وہاں جو ذکر مرا کرتے ہیں کرم فرما  
 نبی ﷺ کے شہر میں ہے میرا تذکرہ اعزاز  
 زبان و قلم پہ محمود مدح طیبہ ہے  
 مرے لیے ہوا یہ میرا مشغلہ اعزاز



”مدنہ مدنہ“ جو دل کی صدا ہے  
 مجھے تو یہ عشق کی ابتدا ہے  
 دُعا ایک سجدہ قبولِ خدا ہے  
 کیا جو درِ مصطفیٰ پر ادا ہے  
 اُسی دل میں بہتی ہے رحمتِ خدا کی  
 جو دل بھر سرکارِ محمد میں غم کدہ ہے  
 کہیں دُور و نزدیک طیبہ کے ہو گا  
 دل نعت خواندہ جو غم شہدہ ہے  
 وہ جائے مدینے میں گنبد کو دیکھے  
 یہاں پر جو دگیر ہے غم زدہ ہے  
 رو کا مزن راو طیبہ پر ہر دم  
 اگر بوجہ عیساں کا غم پر لدا ہے  
 الہی! مجھے پھر دکھا دے مدنہ  
 خدا میرے لب پر کی اک صدا ہے  
 میں ہر بار جاتا ہوں تکتہ بھی لیکن  
 یہاں حاضری کا سرا ہی جدا ہے  
 وہ محمود طیبہ کیا ہے تردد  
 جو دل سے نکلی طیبہ پر رفا ہے

طیبہ میں حاضری کی تجھ کو ہے کر توقع  
 کر لے یقین ہو گی یہ بار در توقع  
 ذراتِ طیبہ سے ہیں یہ کتبِ ضیا کے  
 کرتے ہیں اپنی پوری شمس و قمر توقع  
 طیبہ ہو یا پھر اُس کی تصویر سامنے ہو  
 رکھتے ہیں بس یہی اک اہلِ نظر توقع  
 ہر سال حاضری کی مجھ کو ملی اجازت  
 پوری ہوتی ہے میری اسے دوست! ہر توقع  
 کیفیتِ حضوری جب وہی ہو حاصل  
 ہوتی ہے حاضری کی بارِ درِ توقع  
 تجھ کو نصیب ہو گا دُعا و نعت غنجد  
 پوری کریں گے میری خیر البشرِ محمدیہ  
 جوں دست بستہ حاضر وہ مسکرا کے دیکھیں  
 کر ہے تو بس یہی ہے اک مختصر توقع  
 تجھ کو بلا ہی لیں گے سرکارِ محمدیہ اپنے در پہ  
 محمود رکھ توکل محمود کر توقع

دس گیارہ دن جو سال میں میرا وطن رہا  
 اُس قریب حبیب کی مدح میرا فن رہا  
 یاد دیاں سرورِ کونین ﷺ ساتھ تھی  
 جس جا رہا میں نعتِ شادِ زمیں ﷺ رہا  
 ہر شعر میں تھی لُغتِ شہرِ نبی ﷺ کی باس  
 ہر مصرعِ حبیب میرا گلِ بزمِ رہا  
 جاری ہے مومنوں کی زبانوں پہ ”یا نبی ﷺ“  
 طیبہ کا ذکرِ رونقِ ہر انجمن رہا  
 اک کیف تھا کہ روح پہ چھایا رہا امام  
 شہرِ نبی ﷺ کی مدح میں جب تک گن رہا  
 ہر صبح صبح کو تھی نبی ﷺ کے دیار کی  
 اللہ! مجھ پہ مہرِ عطاِ خودگلن رہا  
 لب پہ رہا ترانہِ لطفِ رسولِ پاک ﷺ  
 دل میں خیالِ شہرِ نبی ﷺ موجزن رہا  
 شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی یادوں کے فیض سے  
 نعتِ رسولِ پاک ﷺ طرازِ سخن رہا  
 فضلِ خدا سے فکر و خیالِ رشید پر  
 شہرِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ پر تو گلن رہا



حب و یادِ شہرِ آقا ﷺ تک رسا رخشِ خیال  
 لطفِ آقا ﷺ فضل و اکرامِ خدا رخشِ خیال  
 ایک لمحے میں مجھے پہنچا دیا طیبہ تک  
 زم ہوا اس درجہ سرعت سے ہوا رخشِ خیال  
 آ رہا ہے اک سرور و کیف میرے قلب کو  
 دے رہا ہے شہرِ سرورِ ﷺ کا پتا رخشِ خیال  
 روزِ اس کے بل پہ کرتا ہوں سعادت کا سفر  
 میرا طیبہ تک بنا ہے واسطہ رخشِ خیال  
 گھومتا پھرتا ہے طیبہ کے گلِ کوچوں میں خوب  
 دھونڈتا رہتا ہے کوئی نقشِ پا رخشِ خیال  
 یہ پیامتِ محبت یہ کرم کے سلسلے  
 ہے ہماری تو رسا پیکرِ صبا رخشِ خیال  
 دیکھتا ہی رہ گیا ہوں روضۂ اقدس کو میں  
 مجھ سے پہلے ہو گیا ہے جہنم سا رخشِ خیال  
 یہ ہزاروں مرتبہ طیبہ گیا میں پانچ بار  
 یوں ہزاروں بار مجھ سے بڑھ گیا رخشِ خیال  
 کچھ نہ پھر سوجھا اسے محمودِ خود رفتہ تھا یہ  
 طیبہ ہی کے آنے والے میں رہا رخشِ خیال





طیبہ میں گزرتے دن سببِ آشتی ہے  
 رکتے ہوئے جو کام تھے میرے' بھی ہے  
 کیا زندگی جو جتنو طیبہ سے دور ہو  
 پہنچوں میں اُس دیار میں تو زندگی ہے  
 جو شہرِ مصطفیٰ ﷺ و خدا میں بسر ہوئے  
 وہ چند روزِ باعثِ خوشی قسمتی ہے  
 ہر بار جو گزارے ہیں شہرِ رسول ﷺ میں  
 دس گیارہ دن وہی تو مری زندگی ہے  
 باتیں سنائے روزِ عیدِ ﷺ کے دس کی'  
 مجھ پر کرم کرے کوئی' میرا کوئی ہے  
 چہرے جو غم سے زود تھے' کُلا گئے تھے جو  
 تابِ درخِ نبی ﷺ سے مگر چاندنی ہے  
 اس شہرِ محترم میں عیدِ ﷺ کے فیض سے  
 بکڑے ہوئے زمانے کے آخر بھی ہے  
 طیبہ کے جتنے فرد ہیں' مہماں نواز ہیں  
 نامحرم بھی آ کے یہاں دوستی ہے  
 محمود روز جاتا ہے اُن کی طرف خیال  
 ہر سال خود بھی جاؤں تو قسمت مری ہے



کرم نما ہوا مجھ پر برا خدا آخر  
 میں فضلِ حق سے عیش پہنچ گیا آخر  
 مجھے بلایا گیا لُقبِ خاص سے طیبہ  
 سنی گئی جو وہاں میری التجا آخر  
 اثرِ نبی ﷺ کے ہے ارشادِ طالعِ ربی کا  
 جو مجھ سا معصیت پیش وہاں گیا آخر  
 درود بھیج رسولِ کریم ﷺ پر پہلے  
 دیوارِ پاک کی باتیں مجھے سنا آخر  
 یہاں کے کوچہ و بازار بھی معطر ہیں  
 کہ ہے تو شہرِ عیدِ ﷺ کی یہ فضا آخر  
 جگہ ملی مجھے قدیم سرورِ دیں ﷺ میں  
 ملا ہے مجھ کو محبت کا یہ صلہ آخر  
 سرور و کیف بھی پایا ادھر مقامِ ملا  
 چوتھے پہ ہوا میں جو جتنو سا آخر  
 مواجہہ ہے' یہاں پر نظر نہیں آشتی  
 یہ لالہدی ہے' نبی ﷺ کا ہے سامنا آخر  
 نبی ﷺ کے در پہ ضروری ہے حاضری میری  
 دیوارِ سرورِ دیں ﷺ کا ہوں میں گدا آخر



## مَصْنُوعِ طَقِ نَسْر

مذکور ہے طیبہ کا مری غلہ ساعت  
 طیبہ ہی کی ہائیں ہیں تری غلہ ساعت  
 قصہ نہ سنا غلہ بریں کا مجھے واعظ!  
 ہے ذکر مینہ کا مری غلہ ساعت  
 آیا مجھے گڑیا میں دینے سے ہلاد  
 اُتری یہ صدا دل میں' تری غلہ ساعت  
 طیبہ میں جو آیا تو ملی خواب کی تعبیر  
 اس طرح ہوئی چارہ مری غلہ ساعت  
 تیرے کے نظارے میں جب رنگ یہ دیکھا  
 ہر موج ہوا مجھے کو تکی غلہ ساعت  
 طیبہ کی فضاؤں میں ہیں لغاتِ محبت  
 ہے یہ بھی حقیقت کہ ہوئی غلہ ساعت  
 تسکین ملی دُوح کو' گنبد کو جو دیکھا  
 آوازِ ازاں مجھے کو ہوئی غلہ ساعت  
 قدین میں سرکار ~~میر~~ جو ہوں مجھ سے مخاطب  
 پھر میری ساعت ہو' مری غلہ ساعت  
 "حمود! طلب کرتے ہیں آقا ~~میر~~ تجھے فوراً"  
 ہو کاش یہ آواز کبھی غلہ ساعت



## مَصْنُوعِ طَقِ نَسْر

ہر کُلف' ہر جُوشی سے سوا اک سرور و کیف  
 شہرِ نبی ~~میر~~ میں مجھے کو ملا اک سرور و کیف  
 گردیدہ کر کے مجھ کو نبی ~~میر~~ کے دیار کا  
 اللہ نے بکپا ہے عطا اک سرور و کیف  
 طیبہ کی حاضری سے مرے شعر کا فروغ  
 طیبہ کے پیار کا ہے صلہ اک سرور و کیف  
 عظیم کا سبق دیا بلحا کی خاک نے  
 طیبہ کی سر زبیں نے دیا اک سرور و کیف  
 مسجد سے بیرونی نبی ~~میر~~ کر کے' بعد فجر  
 پاتا تھا روز تا پہ قبا اک سرور و کیف  
 جذب و اثر سے قلب و نظر آشنا ہوئے  
 آقا ~~میر~~ کی بارگاہ نے دیا اک سرور و کیف  
 قدموں میں اُن کے بیٹھ کے پرہتا رہوں درود  
 مجھ کو عطا ہو میرے خدا اک سرور و کیف  
 ہر سال گیارہ دن کے لیے بہرِ انکساف  
 دیں گے مجھے حبیبِ خدا ~~میر~~ اک سرور و کیف  
 شہرِ رسول پاک ~~میر~~ میں محمودِ حاضری  
 ہے سب ستروں سے سوا اک سرور و کیف



نبی ﷺ کا روضہ اقدس ہے آستانِ کھلیب  
 قرارِ جاں ہے یہی اور کیا ہے جاںِ کھلیب  
 سوائے شہرِ نبیر ﷺ سوائے شہرِ اللہ  
 ہر ایک شہر ہے بے شبہ ہے نشانِ کھلیب  
 ہراس خوف کا کائنات کل گیا دل سے  
 رکھلا ہوا ہے مدینے میں گنجانِ کھلیب  
 رسولِ پاک ﷺ کے روضے کا خوش نما منہ  
 ہے گویا کشی امت پہ بادبانِ کھلیب  
 مجھے پہنچنا ہے ہر سال شہرِ اُلفت میں  
 جہاں سکون ہے دل کا جہاں ہے جاںِ کھلیب  
 گھڑا کرے کہ چھٹی بار بھی وہاں پہنچوں  
 ہوئی ہے بے سرو سامان مری دکانِ کھلیب  
 وہاں سے گئے ہلاوا بالائزام مجھے  
 نکتِ مدینہ کا ہر سال ہو نشانِ کھلیب  
 چورائوسے میں نہ توٹے میں جا سکا طیب  
 یہاں سے قطع ہوئی آؤ داستانِ کھلیب  
 دلوں سے قسم ہے محمودؑ کا کھلیبائی  
 ہر ایک رازِ طیب ہے خوش گمانِ کھلیب



ماضی طیب کی جب کرتی ہے سلامِ کھلیب  
 سال بھر رہتا ہوں پھر میں ثنبت خوانِ کھلیب  
 ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے جب مسلسل غم لے  
 پھر بتاؤ کس طرح کیسے ہو امکانِ کھلیب  
 مجھ کو طیب کے سوا آیا کہاں صبر و قرار  
 گرچہ سمجھاتے رہے سب دوستدارانِ کھلیب  
 جب تک طیب نہ پہنچیں چمچاتے ہی نہیں  
 رہتے ہیں منتارِ زیر پر یہ مرغِ انِ کھلیب  
 منزلِ مقصود پر جا کر ہی پاتے ہیں سکون  
 وہ نوردانِ مدینہ وہ نوردانِ کھلیب  
 طیب جا کے ہاتھ سے پھوٹے نہ دامنِ ادب  
 یہ رویت ہے جسے کہتے ہیں شایانِ کھلیب  
 سال بھر کرتا ہوں ذکرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ  
 اس طرح ہوں میں کیے از مدح خوانانِ کھلیب  
 ہے کینت کی جگہ طیب ہو ہے جاںِ قرار  
 جانتے ہیں یہ حقیقت رازدارانِ کھلیب  
 اظہر و شہناز بھی عازم ہیں طیب کے رشید  
 بن مجھے آخر کو یہ بھی پاسدارانِ کھلیب





ہم ہلے جاتے ہیں پھر دیارِ آقا ﷺ سے  
 ہم کو اُس و اُلفت ہے اپنے پیارے آقا ﷺ سے  
 فرش پر نہ یہ ہوتا تو حقیر تھی دُنیا  
 خُمن سرزں قائم ہے مزارِ آقا ﷺ سے  
 قُبْرِ مقدس سے ہے جہاں کی شادابی  
 نُوْر کا لکنا بھی ہے منارِ آقا ﷺ سے  
 پائے نَمُز کیا ہے؟ کیا ہے نُوْرِ صدیقی؟  
 یہ رموز کجے ہیں امِ ہزارِ آقا ﷺ سے  
 اِس میں نامِ آقا ہے طیبہ مقدس کا  
 مطہر ہوں میں ذکرِ کیفِ یارِ آقا ﷺ سے  
 گرچہ ایک عاصی ہوں، محترم ہوں پھر سب میں  
 ہو کے آیا ہوں شرِ پُر وقارِ آقا ﷺ سے  
 ہے یقین مرے دل کو، پھر بُلانیں گے طیبہ  
 ہے اُمید اُطافِ بے شمارِ آقا ﷺ سے  
 ساتھ ساتھ رکھتا ہوں حاضری کی پھر خواہش  
 جب سے لوٹ آیا ہوں میں دیارِ آقا ﷺ سے  
 پھر پیام آئے گا، جاؤں گا مدینے پھر  
 پھر اُمید بندھتی ہے اختیارِ آقا ﷺ سے



ہے بد قسمت، کسے حاصل وہ کیا انوارِ آقا ﷺ سے  
 محبت ہی نہیں جس کو در و دیوارِ آقا ﷺ سے  
 نہ کیوں انوار کے سانچے میں ڈھل جاتا یہ دل میرا  
 جمع کر لیا دیوارِ پُر الوارِ آقا ﷺ سے  
 کھلے احاس کے ٹکٹن میں پھر غنچے اُمیدوں کے  
 پیام آیا ہے پھر شرِ ہزارِ آثارِ آقا ﷺ سے  
 نیا اگلن لہائے میں رہے، جب تک رہے دُنیا  
 جو فیضِ نُوْر پائے گنبد و منارِ آقا ﷺ سے  
 اُحد سرکارِ ﷺ کا محبوب بھی ہے اور مُحب بھی ہے  
 محبت کیوں نہ ہو آخر مجھے کسارِ آقا ﷺ سے  
 نئے گا جو بھی گوشِ ہوش ہے، وہ فیض پائے گا  
 فضا میں آج بھی معمور ہیں گنبدِ آقا ﷺ سے  
 جو طیبہ سے پلتا ہوں، تو پھر طیبہ میں آنے کی  
 اجازت لے کے ہی لٹا ہوں میں دیوارِ آقا ﷺ سے  
 کرم فرمائے یہ منی تو میری نفس کو ڈھک لے  
 تَوَلَّع ہے یہی خاکِ کرمِ آثارِ آقا ﷺ سے  
 یہاں کی حاضری سے دل کی دُنیا کو بدل لینا  
 گزارش ہے یہی محمود سب زوارِ آقا ﷺ سے



منظر یہاں کے دیدہ جہاں نواز ہیں  
 ذرے جو ہیں مدینے کے، مہماں نواز ہیں  
 کوئی مدینے والوں تک پہنچے تو شوق سے  
 یہ لوگ ہیں جو شوقِ فروزاں نواز ہیں  
 ہے دل نواز آب و ہوائے دیارِ قدس  
 ذراتِ طیبہ جتنے ہیں، سب جاں نواز ہیں  
 ہر فردِ مضطرب ہے کہ پہنچے وہیں کہیں  
 گلیاں بھی جس مقام کی اماں نواز ہیں  
 طیبہ کے دم سے پھولتے جھٹتے ہیں نعت خواں  
 ہاں جو ہیں یہاں کے، ٹا خواں نواز ہیں  
 اس شہر کی جو بات ہے، ایماں فروز ہے  
 اشیا یہاں کی جتنی ہیں، ایماں نواز ہیں  
 ذرے جو ہیں ستارہ فروزی میں ہے مثال  
 جو غار ہیں یہاں کے، گلستاں نواز ہیں  
 محمود اس دیار کا اخص کیا کہوں  
 اس شہر کی ہوائیں بھی مہماں نواز ہیں



اشتیاق دیدہ طیبہ ہے جو غیر اشتیاق  
 جذب و کیفیت میں ہوں فرورِ فرید اشتیاق  
 روز و شب ذکرِ دیارِ پاک میرا کام ہے  
 روز و شب کرتا ہوں میں نعت و تسنید اشتیاق  
 اے زبِ قسمت! پذیرائی مرے آقا ﷺ نے کی  
 میں کیا طیبہ تو کھلایا میرے اشتیاق  
 سید و سرور ﷺ بلاتے ہیں جو طیبہ میں تو ہے  
 مجھ سے عسایاں کار پر لطفِ مزید اشتیاق  
 شہرِ طیبہ تک جو لے جاتی ہے سرمستی مجھے  
 شرابِ عشق ہے، جو ہے کشید اشتیاق  
 مجھ پہ در کھولے حضورِ کے، مرے فحاش نے  
 خواہش دیدہ مدینہ ہے، کلید اشتیاق  
 تھہ برسوں میں مدینہ میں گیا ہوں پاؤں بار  
 ماہنامہ "نعت" نے دی ہے نوید اشتیاق  
 شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں خدا کے فضل سے  
 ہر برسی ممکن ہے تقریبِ سعید اشتیاق  
 شہرِ آقا ﷺ میں حضورِ کے سبب محمود ہے  
 لطف و اکرامِ نبی ﷺ سے مستفید اشتیاق



اس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قلب مضطرب  
 پاتا ہے طیبہ میں اہاں میرا یہ قلب مضطرب  
 ہے اضطراب اس کو مگر اتنا کہ یہ مجبور ہے  
 ہے جبر طیبہ کا نشان میرا یہ قلب مضطرب  
 ہو گا اُسی دم ختم و سرور جب بن جائے گا  
 سرکار والا ~~میرا~~ کا مکان میرا یہ قلب مضطرب  
 خواہش یہی اس کی رہی جائے نہ طیبہ سے کہیں  
 جس دن سے آیا ہے یہاں میرا یہ قلب مضطرب  
 آقا ~~میرا~~ نے بلوایا اسے اپنے دیارِ پاک میں  
 ایسے جوا عرشِ آسمان میرا یہ قلب مضطرب  
 آیا جوارِ طیبہ اطر میں میرے ساتھ جب  
 پانچا قریب لامکان میرا یہ قلب مضطرب  
 ہو گا نہ پھر یہ مضطرب اے دوست جب ہو جائے گا  
 قربانِ شادِ مرسلان ~~میرا~~ میرا یہ قلب مضطرب  
 خاکِ مدینہ سے بتِ اُلفت ہے جان و روح کو  
 ہے اس محبت کا نشان میرا یہ قلب مضطرب  
 محمود کی مانند یہ کرتا شائے طیبہ  
 رکھتا کہیں جو اک زہاں میرا یہ قلب مضطرب



مدینے جب سے جا کے آ گیا ہوں  
 میں اپنے آپ کو اچھا لگا ہوں  
 مدینے جا کے کیا کیا مانگا ہوں  
 مگدائے سرگردو انبیاء ~~میرا~~ ہوں  
 مجھے ہر بار آتا ہے 'بلادا'  
 بلا دعوت میں کب طیبہ گیا ہوں  
 لبوں پر ذکرِ طیبہ ہی رہا ہے  
 ہر صورت میں جس سے جب رلا ہوں  
 مجھے ہر سال طیبہ میں 'پلائیں'  
 میں جیسا بھی ہوں آقا ~~میرا~~ آپ کا ہوں  
 سرافرازی مری گردوں نشان ہے  
 درِ آقا ~~میرا~~ آپ ایسا جھک گیا ہوں  
 وہ ہے بابِ السلام آنکھوں کے آگے  
 اسی احساس میں پیشا اٹھا ہوں  
 جو دل کی پوچھتے ہو 'آؤ' کمن لڑا  
 مدینے روز جانا چاہتا ہوں  
 دعا محمود کی مقبول ہو جائے  
 خدایا کہیں شہیدی دوسرا ہوں





پھر ملی سرکار ﷺ کی جانب سے رحمت کی نوید  
 ذکرِ طیبہ دے رہا ہے مجھ کو جنت کی نوید  
 آپ ﷺ کے گھر ہے اجازت جبریلؑ آتے نہ تھے  
 میں بھی حاضر ہوں، جو ہو مجھ کو اجازت کی نوید  
 مجھ سا غامی دیرِ سرور ﷺ کے بجلا قاتل کہاں  
 کاش اُن کے شر ہی کی ہو زیارت کی نوید  
 طیبہ و بھلی دیارِ نوری کے شر ہیں  
 اپنے ہی گوشوں سے ملتی ہے مسرت کی نوید  
 واپس تہجد کا بھی میں کرتا رہا ہوں اہتمام  
 طیبہ جانا ہے مجھے شوقِ عبادت کی نوید  
 جب لگاؤں میری طیبہ میں رہیں گی سجدہ ریز  
 میرے آگے ﷺ تب مجھے دیں گے شفاعت کی نوید  
 کر رہا ہے نعت میں محمود ذکرِ طیبہ  
 اور ہائے دے رہا ہے اس کو جنت کی نوید



اے رہے قسمت کہ ہر آنی توتا پانچ بار  
 آٹھ برسوں میں مہینہ کہیں نے دیکھا پانچ بار  
 فکرِ باری میں رہا مصروف اور دیکھا کیا  
 حسنِ اظہارِ نصیر ﷺ کا کرشمہ پانچ بار  
 بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں آپ کے قدمین نے  
 میرے احساسات کا دیکھا تماشا پانچ بار  
 میں نے پایا مختلف انسان اپنے آپ کو  
 یوں بدل ڈالی گئی اندر کی دنیا پانچ بار  
 دن میں سو سو بار رات کو دیکھتا ہوں پیار سے  
 میری رات آنکھوں نے دیکھا ہے وہ روضہ پانچ بار  
 اب بیشک کے لیے یارب! ہمیں قائم رہے  
 اوج پہ آیا جو قسمت کا ستارہ پانچ بار  
 اب گھلا رہنے دے اے قاری! تو میرے لیے  
 راستہ سرکار ﷺ نے جو مجھ پہ کھولا پانچ بار  
 آرزو ہے، کم سے کم بہت مہینے قائم رہے  
 ایک بار ابوا گیا ہوں اور طیبہ پانچ بار  
 یا خدا! محمود کو ہر سال وہ آئے نظر  
 جگرِ انور کا جو دیکھا نظارہ پانچ بار



طیبہ میں جو کی عرض کہ ہو مجھ کو عطا کچھ  
 پھر مجھ کو عطا اپنی طلب سے بھی ہوا کچھ  
 طیبہ میں نہ پائیں جو حضورؐ کی سعادت  
 پائیں گے نہ اللہ کا وہ لوگ ہوا کچھ  
 طیبہ میں خدا اُس کو پہنچنے نہیں دیتا  
 آقائے دو عالم ﷺ جو کسی سے ہوں خدا کچھ  
 طیبہ کی ہوا لائی ہے پیغامِ حضورؐ  
 مجھ کو تو یہ پیغام ملا تم نے سنا کچھ؟  
 ہر سال دینے سے نکلا مجھے آئے  
 فریاد مری عرش تک ہو جو رسا کچھ  
 وہ صاحبِ توقیر ہے قسمت کا دھن ہے  
 جس کو درِ اطفال و عنایت سے ملا کچھ  
 اُس شخص نے سب مانگنے والوں کو دیا ہے  
 سرکار ﷺ کے دربار سے جس نے بھی لیا کچھ  
 جب پہلی نظر بڑا شعرا پہ پڑی تھی  
 محسوس ہوا بڑھ گئی آنکھوں کی دنیا کچھ  
 کرتا ہے جو دن رات وہ طیبہ ہی کی باتیں  
 لگا ہے کہ محمودؑ پہ ہے فضلِ خدا کچھ

روشن سرکار ﷺ دربارِ رفیع المرتبت  
 اس کے ہیں دُور دُور دُور رفیع المرتبت  
 سر کشیدہ ہے منارِ نور طرے کی طرح  
 گنبدِ اختر ہے دستارِ رفیع المرتبت  
 سخی ہے مثلِ اس کی ہر شکلِ تر للہواب  
 کاشن طیبہ ہے گزارِ رفیع المرتبت  
 میرے سرکارِ معین ﷺ میرے محبوبِ خدا ﷺ  
 دو جہانوں کے ہیں مختارِ رفیع المرتبت  
 اسود کمالِ شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہوا  
 قابلِ تقلید کردارِ رفیع المرتبت  
 مجھ کو دیتی ہی رہی ہیں مہربانی کا شرف  
 طیبہ اقدس کی اقدارِ رفیع المرتبت  
 ہو رہی ہیں لُف کی اُن پر مسلسل بارشیں  
 آج بھی جتنے ہیں انصارِ رفیع المرتبت  
 میری نظروں میں میرے دل میں ہوا ہے جائزیں  
 گنبدِ چہ نور سرکارِ رفیع المرتبت ﷺ  
 جو ہے محبوب و محبِ سرورِ عالم ﷺ رشید  
 ہے اُحد اک ایسا کسارِ رفیع المرتبت

طیبہ پہنچ کے دوستو! ہم نے آمارے دکھ  
اپنا وجود کھو گئے سارے سارے دکھ  
شاہِ مدینہ سرورِ عالم ﷺ نے غزِ بھر  
اُنت کی مغفرت کے لیے تو سارے دکھ  
جب پہلی مرتبہ نہیں گیا شہرِ پاک میں  
سکھ درِ رسولِ مکرّم ﷺ پہ وارے دکھ  
طیبہ سے آ کے یاد رہی ہر خوشی مجھے  
پہنچا وہاں تو بھول گئے مجھ کو سارے دکھ  
یہ جیت ہے کہ طیبہ سے سکھ مل گئے مجھے  
دل کی مراد پائی وہاں اپنے ہارے دکھ  
سب مٹ گئے رسائی شہرِ رسول ﷺ سے  
بے حد د بے شمار تھے گرچہ ہمارے دکھ  
روئے کے سامنے ہو ڈھلے آنسوؤں کی شکل  
دل کے اُفق پہ چاند بنے اور ستارے دکھ  
طیبہ کی حاضری سے ہیں یا بفر کے سبب  
جتنے ملے ہیں سکھ مجھے جتنے سارے دکھ  
ان کا فیاع طیبہ میں محمود ہو گیا  
دو کم پچاس سال تو میں نے سنوارے دکھ



مدینے سے اُٹھے ہیں رحمت کے ہادل  
جہاں بحر میں پھلے ہیں رحمت کے ہادل  
مرے دل میں شہرِ نبوی ﷺ کی ہے اُلفت  
مرے سر پہ چھائے ہیں رحمت کے ہادل  
مدینے میں جو ٹوٹ کر ہیں برستے  
وہی برکتوں کے ہیں رحمت کے ہادل  
ہوں محشر میں بھی اس طرح یا اہی!  
مدینے میں چسے ہیں رحمت کے ہادل  
نواشی سے محسوس ہوتا ہے مجھ کو  
مجھے گھیرے رکھتے ہیں رحمت کے ہادل  
جو دنیا سے اُٹھے ہیں رحمت کے طوقاں  
وہ طیبہ میں بنے ہیں رحمت کے ہادل  
برستے ہیں کونائے انسانیت پہ  
جو طیبہ سے آتے ہیں رحمت کے ہادل  
مجھے لے کے محمود طیبہ میں پہنچے  
کچھ ایسے کرشمے ہیں رحمت کے ہادل



کچھ ایسی طیبہ میں صُبوں کی روشنی پہیلی  
 یہاں کا کوئی بھی لمحہ صابر شب میں نہیں  
 میں جب سے شہرِ تبرک سے ہو کے آیا ہوں  
 کوئی بھی شے نہیں جو دامنِ طلب میں نہیں  
 سوائے طیبہِ اقدس سے پیار کے کچھ بھی  
 مرے دماغ میں دل میں نظر کے وِہب میں نہیں  
 جو میں ہوں شہرِ حبیبِ کریم کا دماغ  
 تو کیا صابر عطائے شہرِ عرب میں نہیں؟  
 خدا کا گھر بھی حرم ہے نبی کا گھر بھی حرم  
 نبی کی مدح میں کیا ہے جو محراب میں نہیں  
 زیادہ طیبہ میں رہتا ہوں میں جو عمرے میں  
 خدا رحیم ہے میرے لیے غضب میں نہیں  
 درود پڑھنے میں جو کیف سا ہے حلقہ میں  
 وہ رنگِ بزم کسی محفلِ طرب میں نہیں  
 مناجات میں جو مہا ہے چند لمحوں میں  
 سرور ایسا جہاں بھر کے روز و شب میں نہیں  
 نبی کے شہر کے تذکارِ پاک میں محمود  
 وہ بات گھر ہے جو حیطہِ ادب میں نہیں



جتنی ٹائے طیبہ مری شاعری میں ہے  
 اندراج اس کا دفترِ خوش قسمتی میں ہے  
 طیبہ سے اک تعلقِ خاطر بدعا رہے  
 دونوں جہانوں کی تو بھلائی اسی میں ہے  
 مدحِ دیارِ سرور کوئین کی قسم!  
 کر لطفِ نعت ہے تو وہ اخلاص ہی میں ہے  
 طیبہ میں بے نکاح جو رہا خوب تر ہوا  
 کتنی بڑی شاکست اس سے چرک میں ہے  
 ایسا سرور و کیف کہاں لطف ہے کہاں  
 طیبہ میں حاضری کی جو اک اک گھڑی میں ہے  
 ہو آرزوئے روضہ اقدس ز راہِ بحر  
 جتنی ہے سر بلندیِ فرماندگی میں ہے  
 اسے ہم نشیں! نہ پوچھ کہ ہوتی نہیں یہاں  
 جو کیفیت پہنچ کے وہاں والہی میں ہے  
 اب تک ترپن دن رہا شہرِ رسول میں  
 عرصہ کی تو خوب مری زندگی میں ہے  
 طیبہ کی حاضری میں اٹھایا ہے وہ مزا  
 محمود جو فروتنی و عاجزی میں ہے





بلادا طیبہ کا ہے میری بے زری پہ محیط  
 نبی ﷺ کی چشمِ تلقت ہے بے بسی پہ محیط  
 دیارِ پاک کے دریوڑہ گر کا کیا کہنا  
 یہ مغلسی ہے ہر نوعِ منہی پہ محیط  
 یہاں کا مغلس و نادار سب سے باثروت  
 یہاں کا مہدی دنیا کے منہی پہ محیط  
 زمینِ طیبہ کے زروں سے جو ضیا پھول  
 یہ ایسا روشنی ہے جو ہے چاندنی پہ محیط  
 مجھے 'بلائیں' مرے آقا ﷺ طیبہ میں ہر سال  
 تنہا یہ ہے مری پوری زندگی پہ محیط  
 مرے حضور ﷺ کے شہر سکون نواز کی خبر  
 بلادا واں کا ہے میری ہر اک خوشی پہ محیط  
 کجوریں واں کی ہوں 'زکوٰۃ' ہوں کہ ہوں انور  
 زمینِ طیبہ کی ہر شے ہے تازگی پہ محیط  
 مرے حضور ﷺ کی مسجد میں جب مسجد ہو  
 وہ ہل ہے عظمتِ آدم کی ہر گھڑی پہ محیط  
 میں جا پہنچتا ہوں محمود جب کبھی طیبہ  
 مرے لیے تو وہ لمحہ ہے آگہی پہ محیط



طیبہ پہنچنے کے لیے جج ہے بڑا جواز  
 لیکن جو جانا چاہوں وہاں میں بلادنواز  
 دولتِ سرانے سرورِ عالم ﷺ سے رہتا ہے  
 دریوڑہ گر جو ہوں تو ہے اُن کی عطا جواز  
 پیغامِ دلاواری شہرِ حضور ﷺ کا  
 پوچھو اگر تو اس کا ہے سوچِ صبا جواز  
 قُربِ حضور ﷺ ہی سے قُربِ خدا کا ہے  
 قُربِ رسولِ پاک ﷺ کا قُربِ خدا جواز  
 لب پہ ہے شہرِ رحمتِ عالم ﷺ کا تذکرہ  
 مجھ کو تو اپنی شاعری کا یہ رِلا جواز  
 ہوتا رہا ہوں حاضرِ دیارِ مصطفیٰ ﷺ  
 بخشش کا میری ہو گا یہ روزِ جزا جواز  
 زندہ ہوں یوں کہ عازمِ شہرِ نبی ﷺ رہوں  
 رکھتا میں ہوں اس کے سوا دوسرا جواز  
 عمرے کا حج کا مجھ سے قلندر کے واسطے  
 ہے حاضریِ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ جواز  
 محمود ساتھ اظہر و شہناز جاکیں گے  
 اس بار میری حاضری کا یہ بنا جواز



شہر رسول ہر دو جہاں **ﷺ** شہر بے مثال  
 یہ قریہ ہاکمال ہے، یہ قریہ لازوال  
 اللہ جانتا ہے، یا آقا **ﷺ** کو ہے خیر  
 بُجوری مدینہ جو کرتی ہے میرا حال  
 نسبت ہے اس کو گنبد خضرا کے رنگ سے  
 ہنرے کو اہل عشق نہیں کرتے پائمال  
 روضہ ہے میرے سینہ و سوراہ **ﷺ** کا جہاں  
 گزرتے ہیں آپ آقا **ﷺ** کے چہرہ سوسات سال  
 جو خوش نصیب شہر نبی **ﷺ** کے سکین ہیں  
 کس درجہ خوش فضاں ہیں، کس درجہ خوش منتاں  
 آپ دہوائے شہر بھی مہماں نواز ہے  
 ذرتے ہیں جس کے ذرہ نوازی میں بے مثال  
 پورا نہ ہو، یہ ہو نہیں سکا خدا مہواہ  
 اس شہر خوش نما میں آجائے جو خیال  
 مجھ کو سفر مدینہ کا ہر روز ہو نصیب  
 جی چاہتا ہے، ساتھ چلیں رضرف ہم خیال  
 محمود جب تلک نہ مدینے پہنچ سکا  
 بے فائدہ گزر گئے دو کم پچاس سال



اگر دل میں غم محبت نہ ہوتے  
 تو کس طرح ہر سال طیبہ میں ہوتے  
 کینت کی دولت ہمیں سے ملی ہے  
 مدینہ نہ آتے تو آرام کھوتے  
 یہ ہے قریہ رحمت ہر دو عالم **ﷺ**  
 یہاں پھونٹے ہیں محبت کے سوتے  
 رموز اُن پہ ہوتے عیاں زندگی کے  
 جو اس خاک میں چین کی نیند سوتے  
 دو پاتے نبی **ﷺ** کے لبوں کا مجسم  
 جو خوش بخت قدیم میں آ کے روتے  
 کھڑے ہو کے صفحہ پہ آنکھوں کے غم سے  
 معاصی کے سارے ہی دفتر بھگوتے  
 اگر شوق سے دیکھتے جاہلوں کو  
 لگا ہوں میں دلکش مناظر سوتے  
 وہاں چہمائیں گے طیبہ کے طائر  
 اڑیں گے جہاں سب کے ہاتھوں کے توتے



طیبہ جانے کی جو رکھتا ہے مسلمان خواہش  
 پوری کر دیتے ہیں اُس کی شہر شاہاں **ﷺ** خواہش  
 وہ مدینے میں ہے دریائے شفاعت جس میں  
 فرق ہونے کی رکے دینتر عسیاں خواہش  
 طیبہ جانے کی تمنا بھی عجب خواہش ہے  
 ایسی خواہش ہو تو ہے غلہ بدلاں خواہش  
 جس کو آتا ہو مدینے سے 'بلاوا' اُس کو  
 کس لیے پھر تری جنت کی ہو روضاں خواہش  
 طیبہ جانے کے وساں بھی اُسے ملتے ہیں  
 رکھتا ہے جب بھی کوئی ہے سرور ساماں خواہش  
 گیارہ دن طیبہ میں مل جائیں سکونت کے جسے  
 اُس سے بدلہ کر نہ کرے کوئی مسلمان خواہش  
 بجز ناکہ کا شفا بخش پنا ہے پانی  
 جس کی رکھتا ہی رہا چشمہ حیاں خواہش  
 سر بلندی جو لے زائر طیبہ ہو کر  
 پھر تو دنیا کی ہو خود سر گمبہاں خواہش  
 سچ تو یہ ہے کہ ہوا اس کا مقدّر محمود  
 طیبہ جانے کی جو دل میں رکھے انسان خواہش



سرکار **ﷺ** کے دربارِ متور کا تصور  
 کیا ہے درِ خالق اکبر کا تصور  
 رگ رگ میں سما جاتی ہیں کچھ روشنیاں سی  
 کرتا ہوں میں جب روضہ انور کا تصور  
 گلتا ہے 'قدم میرے گئے ہفت فلک تک  
 آتا ہے جو قدس کے منظر کا تصور  
 اجاڑ اُحد میرے خیل میں بے ہیں  
 کیوں زمین میں آئے نہ د اختر کا تصور  
 پھر دھیان میں آیا سر آقا **ﷺ** کا حسین نقش  
 پھر زمین نے باندا اُسی پتھر کا تصور  
 جس کو نہیں محبوب مدینے کی ہوا نہیں  
 کیا اُس کے لیے قریہ داور کا تصور  
 دامن سے بھی تو جانا ہے ہمیں سوئے مدینہ  
 تکلیف کہاں دتا ہے محشر کا تصور  
 جیسا بھی ہوں میرے لیے ممکن کہاں ہے  
 طیبہ میں رسائی پہ بھی ہو گھر کا تصور  
 ہر سال مدینے تجھے پہنچائے گا محمود  
 رکھتا ہے جو تو شہرِ حیدر **ﷺ** کا تصور



یہ جو میں نے پائے ہیں دل میں جاگزیں پتھر  
 شرِ سرورِ دین ~~اور~~ کے ہیں یہ دل لیشیں پتھر  
 یہ جو سنگِ اُود ہے، اسی لیے معظّم ہے  
 ہے نجی ~~اور~~ کے ہونٹوں کے لس کا امیں پتھر  
 انش پائے سرور ~~اور~~ ہے فیت جس کے بنے میں  
 کافی ایسے پتھر کا ایک بھی نہیں پتھر  
 پاؤں جس پہ رگھا تھا، سر کو ٹک دی جس سے  
 مَس ہوئے جو آقا ~~اور~~ ہے، بن مجھے نکلیں پتھر  
 یہ اُحد کے ہیں پتھر، ان کی علمیں، اللہ!  
 دیکھنے کو دیے تو ہیں یہ ہاتھیں پتھر  
 جس پہ میرے آقا ~~اور~~ کا ٹوں جا، قدم آئے  
 ایسا میں نے دیکھا ہے بر سرِ زین پتھر  
 زائرینِ طیبہ سب مجھ کو روکتے گزریں  
 میں کبھی جو بن جاؤں اُن کا رو نہیں پتھر  
 جو حجر ہیں قدّمینِ سرورِ دو عالم ~~اور~~ میں  
 کاش، اُن سے چھو کر ہو یہ مری نہیں پتھر  
 جس قدر اُحد کے ہیں، ہیں رشید سب کے سب  
 سرورِ دو عالم ~~اور~~ کے یاور و نہیں پتھر



محمود جانتا ہے، کہاں اور کیا ہے فیض  
 طیبہ سے یہ اسی لیے تو مانگا ہے فیض  
 ممکن ہوں حواسِ مرے کیوں نہ اے رشق  
 آب و ہوائے شرِ نبی ~~اور~~ سے لیا ہے فیض  
 سب کامیابوں کا اسی پر دار ہے  
 ہم کو درِ نبی ~~اور~~ سے ملا دیا ہے فیض  
 یہ بھی بہت تھا، لب پہ رہا ذکرِ آپ ~~اور~~ کا  
 پر آپ ~~اور~~ کے جو در سے ملا، وہ سوا ہے فیض  
 ہر چیز چچ میری نگاہوں میں ہو گئی  
 طیبہ کی فیض گاہ سے جو پا لیا ہے فیض  
 کیا کیسے شرِ سرورِ عالم ~~اور~~ کی دین کا  
 میری طلب کی حد سے کہیں ماورا ہے فیض  
 پہنچا رہا ہوں اہلِ محبت کو پہ پہ پہ  
 آقائے دو جہاں ~~اور~~ کے جو در سے ملا ہے فیض  
 محمود کیا، نبی ~~اور~~ کے ہیں جتنے درود خواں  
 دربارِ پاک سے انھیں مل رہا ہے فیض





## مُصَنَّفِ طُفْلِ نَسَر

اک درد دل میں اُلٹتا، کبھی آنکھ بھیجتی  
 گنبد کو دیکھتے ہی تری آنکھ بھیجتی  
 کیوں دیکھتی نہ قَبْرِ پُر نور کا  
 طیبہ کے ذکر سے جو کوئی آنکھ بھیجتی  
 لازم ہے احتساب بھی، طیبہ کے رازِ ادا  
 ولت میں مگر نہ ہوتی کسی آنکھ بھیجتی  
 کرتا رہا میں یوں ہی مدینے کا ذکر خیر  
 پھر یوں ہوا کہ پہلوں ہی آنکھ بھیجتی  
 اس کو کھول گا لُف و عطائے رسول پاک ﷺ  
 مکہ سے تا مدینہ مہمی آنکھ بھیجتی  
 دیکھا مواجہہ کو تو کانپا مرا بدن  
 قدس میں رہا تو رہی آنکھ بھیجتی  
 طیبہ میں فرطِ گریہ سے جب ہچکیاں بندھیں  
 پھر دیکھ لی سہول نے مری آنکھ بھیجتی  
 جب تک نہ آئے شہرِ دیبر ﷺ کا تذکرہ  
 دیکھی مری کسی نے کبھی آنکھ بھیجتی؟  
 طیبہ کی بات پر تو لرزتے ہیں جسم و جاں  
 محمود کی نہیں ہے زلی آنکھ بھیجتی



## مُصَنَّفِ طُفْلِ نَسَر

میں ہوں مسرور کہ پتہا جو دیارِ اقدس  
 آپ کا ہے مریے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس  
 روزِ محشر مجھے خوش ہو کے ملے گا خالق  
 میں نے سرکارِ ﷺ کا دیکھا جو دیارِ اقدس  
 ---ق---

پھر دوبارہ نہ ملے گی یہ سعادت اُس کو  
 ایک بار آیا فرشتہ جو دیارِ اقدس  
 صرف مومن کو شرف ہے کہ وہ آسکا ہے  
 آتا چاہے وہ دوبارہ جو دیارِ اقدس  
 اُس سرکارِ ﷺ کو کیا کیا نہ پیار آئے گا  
 آیا اُن کا کوئی پیارا جو دیارِ اقدس  
 دائے افسوس نہیں رازِنا حضورِ جس کو  
 خوش مقدر ہے کہ آیا جو دیارِ اقدس  
 اذنِ حمزہ کا ضروری ہے کہ باطمینان وہ ہیں  
 تجھ کو کچھ روز ہے رہنا جو دیارِ اقدس  
 میں تو ہوں اپنے مقدر کا رہنبر منت  
 تجھ کہنے کو بھی لایا جو دیارِ اقدس  
 نہ کیا ہوش میں جو اب وہ کردارِ محمود  
 عالمِ رویا میں بھی پایا جو دیارِ اقدس



آرام گاؤ سرور **ﷺ** وہ روضہ مُقَدَّس  
 ہے خُدیوں کا منظر وہ روضہ مُقَدَّس  
 اندر تو مُصَلِّی **ﷺ** ہیں یا کبریا کے جلوے  
 ہم دیکھتے ہیں باہر وہ روضہ مُقَدَّس  
 خوش بختیاں ہیں اُن کی آتا ہے رشک اُن پر  
 جو دیکھتے ہیں اکثر وہ روضہ مُقَدَّس  
 کوئی بناؤ کس نے ایسا مقام دیکھا؟  
 جیسے ہے نور پیکر وہ روضہ مُقَدَّس  
 سو کھلتا ہے اس میں گلشن ہزار اس میں  
 اک خوشنما ہے منظر وہ روضہ مُقَدَّس  
 جس پر ثار ہوتے ہیں لامکاں کے جلوے  
 ہے روضہ مُنَوَّر وہ روضہ مُقَدَّس  
 دیکھو ہند جا کر یا خواب ہی میں دیکھو  
 دارالترار سرور **ﷺ** وہ روضہ مُقَدَّس  
 ہر سال حاضری ہو ہوں بقی خُدا سے  
 آنکھوں کو ہو میسر وہ روضہ مُقَدَّس  
 محمود کی طرح سے نغمہ طراز ہو گا!  
 دیکھے گا جو مُنَوَّر وہ روضہ مُقَدَّس



بھر دل کا شغف ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 ہر سال دیکھا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 ہر چیز اس جہاں کی اُس پر ہوئی تَصَدَّق  
 دُنیا سے لورا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 اس سے جو آگیا ہیں آقا **ﷺ** سے آگیا ہیں  
 آقا **ﷺ** کا آگیا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 جیسے مٹا ہوا ہو یہ سب تُوہیوں کی خاطر  
 مجھ کو تو یوں لگا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 بَرکت ہے کس بشر کو نظرس ہما کے دیکھے  
 نورانیت بھرا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 آقا **ﷺ** کا سبز گنبد دل میں سا گیا ہے  
 نظروں میں بس گیا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 سرکارِ دو جہاں **ﷺ** پر جو چتر بن گیا ہے  
 اک تُوڑ کی پدا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 انوارِ کبریائی انوارِ مُصَلِّی **ﷺ**  
 دونوں سے جا ملا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد  
 محمود جب بھی دیکھا میں نے تو دل پکارا  
 دلکش ہے دیکھا ہے آقا **ﷺ** کا سبز گنبد



ہر شخص سر بہ غم ہے آگے مواجہہ کے  
 جتنا ادب ہو، کم ہے آگے مواجہہ کے  
 اک کیفیت عجیب ہے خاموش حاضری کی  
 اک لطف کیف و کم ہے آگے مواجہہ کے  
 ہر دل دھڑک رہا ہے سرکار ﷺ سامنے ہیں  
 ہر چشم چشم غم ہے آگے مواجہہ کے  
 ہر سنت لطف فرما سرکار ﷺ ہیں اگرچہ  
 اُن کا کرم اُنم ہے آگے مواجہہ کے  
 پائی نہیں کسی کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ  
 تابو و ہم و غم ہے آگے مواجہہ کے  
 نظریں بھکیں ندامت کے بوجھ سے، تو گردن  
 بجز و ادب سے غم ہے آگے مواجہہ کے  
 کرتے ہیں لوگ کیسے اس جا ادا نمازیں!  
 جراثیم یہ کوئی کم ہے آگے مواجہہ کے  
 اس بخشش و کرم کا جیلہ ہے آقا قیامت  
 جو بخشش و کرم ہے آگے مواجہہ کے  
 محمود بحر رحمت اُتتا ہی ہوش پر ہے  
 آنکھوں میں جتنا غم ہے آگے مواجہہ کے



روضہ اقدس کی جو دیکھے یہ نوریں جالیاں  
 دل میں دکھ لے آنکھ کے رستے یہ نوریں جالیاں  
 کیوں نہ ہم صدقے ہوں اِن کی عظمت و تحقیر کے  
 ہوتی ہیں سرکار ﷺ کے صدقے یہ نوریں جالیاں  
 بھانپ لیتی ہیں دلوں کی خواہشیں اک آن میں  
 دیکھ لیتی ہیں سبھی چہرے یہ نوریں جالیاں  
 دل کی آنکھوں سے، تجویم جذب و کیف و شوق میں  
 دیکھ لی ہیں فضل خالق سے یہ نوریں جالیاں  
 جو سمجھ لے فرق اس در کا، اور اپنی ذات کا  
 چم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نوریں جالیاں  
 دور ہٹ کر بھی کھڑے ہوں گرچہ ہم تعظیم سے  
 دیکھ لیتی ہیں ہمیں بارے یہ نوریں جالیاں  
 ہاں! جہین شوق سے جو کر نہیں سکتا ادا  
 دیکھتی ہیں وہ مرے جدے یہ نوریں جالیاں  
 دست بستہ حاضری، ہونٹوں پہ تھینٹا درود  
 بادلو آنکھوں کے نذرانے، یہ نوریں جالیاں  
 فرش مسجد سے تو بٹی ہی نہ تھی حیرتی نظر  
 دیکھتا محمود تو کیسے یہ نوریں جالیاں



خوش بخت ہے وہ جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 عرضِ نیازِ غم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اُس پر خدائے مُصْطَفٰی ﷺ شفقت کرے، رحمت کرے  
 جو شوق سے خود چل پڑے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سرکارِ ﷺ کو راضی کرے، اللہ کا رستہ ہے یہ  
 درودِ درودِ پاک سے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اِکرام و اُتھاف و عطا کی اُس پہ پادش ہو سدا  
 دل سے موزن جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سارے بڑے لوگوں کے سرِ غم اس کے آگے کیوں نہ ہوں  
 تکرم سے جو سر جھکے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 گر چاہتے ہو، باتیں ان کی توجہ تم پہ ہو  
 اے دوستو! توڑ دے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 غریبِ ادب سے اُن کے ہاں جا کر کھڑا رہتا ہوں میں  
 ان کے برہانے سے پڑے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 محمود کی ہے یہ دُعا، اِس پر ہو یوں فضلِ خدا  
 ہر سال گیارہ دن رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف



قبلہ رخ بھی دل رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اس کا بھگتا تب پہچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 سرفرازانِ جہاں نظروں سے گر جائیں وہیں  
 طیبہ میں جب دل پھرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اہل ایمان جانتے ہیں، اُن پہ روشن ہے یہ بات  
 محفلِ ایمان بچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 میجرِ نبوی ﷺ کے ہر گوشے میں طرہٴ اُتھاف ہے  
 پر جو ملتے ہیں مزے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 جہد اُن کے در پہ جا کر بھی خدا ہی کو روا  
 پر ارادے قلب کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 جس کو جو لینا ہے لے، حاصل کرے دل کی مراد  
 ہاتھ لیکن باندھ لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 اے خدائے رو جہاں، اے مالکِ موت و حیات!  
 جان لینی ہے تو لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 کس قدر اچھے ہیں جن کے جانبِ آقا ﷺ ہیں رخ  
 انہیں مجھ ایسے بُرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف  
 مُصْطَفٰی ﷺ محمود ہیں یاں، یا خدا کی ذات ہے  
 یاد کرتا ہے کے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف





تقریب ہو کرنا تھا سرکار ﷺ کے قدموں کی  
لو دیکھ لو! بیٹھا ہوں سرکار کے قدموں میں  
اس عشرت دنیا سے کیا واسطہ اب میرا  
میں بیٹھ کے روتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
ہوتا نہ مقدور، کس طرح یہاں آتا  
قسمت تھی کہ آیا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
سرکار ﷺ کے قدموں میں رونے میں بھی لذت ہے  
روتا ہوں آتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
میں راہِ عقیدت سے دس دن میں جو گزرا ہوں  
ٹھہرا ہوا لمحہ ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
نظروں کو چھکانا ہوں، سر کرتا ہوں غم اپنا  
اے دوست، جب آتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
کھولیں گے جسے آثر وہ اپنے ہی ناخن سے  
اُلفت کا وہ عقدہ ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
ہر آن جو محکم ہے، ہر لمحہ جو خوش تر ہے  
اک ایسا عقیدہ ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں  
آفتاب کی چوکھٹ پر ہوتے ہیں کھڑے بندے  
میں وہ ہوں کہ ہوتا ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں



میں پہلی بار جب سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچا  
کیا تب پہلا سجدہ میں نے محرابِ تہجد میں  
کبھی مجھ کو نہ اڑتالیں برسوں میں ہوئے حاصل  
عبادت کے سڑے جو پائے محرابِ تہجد میں  
رسائی عرشِ اعلیٰ تک ہوئی اک آن میں، اللہ!  
لمازِ عشق آقا ﷺ پنہ کے محرابِ تہجد میں  
یہیں پائے گا خالق کو، یہیں محبوب خالق ﷺ کو  
دجودی ہو تو دیکھے، آئے محرابِ تہجد میں  
حضور کے سنے اور قرب کے وہ کیف را مظر  
ہیں جیسے صفہ میں، ہیں دیے محرابِ تہجد میں  
نہاں موند لیتا تھا، جھکا لیتا تھا سر اپنا  
عیاں کیسے نہ ہوتے جلوے محرابِ تہجد میں  
پڑے تھے فہم ناقص پر جو پردے نارسائی کے  
اک اک کر کے بالآخر اُٹھے محرابِ تہجد میں  
مقامات ”رُکنا“ کے بزاروں دکھلا جلوے  
نہاں بند کر کے دیکھے محرابِ تہجد میں  
تنہا میں تری حمود کیسے بر نہ آئیں گی  
رسولِ معظم ﷺ کے صدقے محرابِ تہجد میں



## مصطفیٰ ﷺ

سرکار ﷺ کی عطا کا نقشہ ریاضِ بندہ  
 ہے گویا کبریا کا جلوہ ریاضِ بندہ  
 گھر سے حضور ﷺ کے جو منبر تلک ہے پہیلا  
 سارا ہی یہ علاقہ ٹھہرا ریاضِ بندہ  
 محرابِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور اسطوانے بھی ہیں  
 خوش بخت ہے وہ جس نے دیکھا ریاضِ بندہ  
 آقا حضور ﷺ کرتے قائم صلوٰۃ تھے یاں  
 ہر ہر قدم چلتی جلوہ ریاضِ بندہ  
 سر پاکِ مصطفیٰ ﷺ ہے اسی سمت اس لیے تو  
 مشکل دہرے لیے ہے رُکنا ریاضِ بندہ  
 قدموں میں ہوں تو یہ بھی کچھ کم نہیں جہارت  
 بُرائت ہو بیش ہوتی رہتا ریاضِ بندہ  
 حاضر ہوا یہاں پر آقا ﷺ کے دم قدم سے  
 ہے اُن کے دم قدم کا صدقہ ریاضِ بندہ  
 مسجدِ ربیعیہ کی اک سر بسر ہے جلوہ  
 جنت بھی ہو گی دیکھی جیسا ریاضِ بندہ  
 دیکھا ہی ﷺ کا روضہ پھر دیکھتا گیا میں  
 قدسین اور مزاجین صفہ ریاضِ بندہ



## مصطفیٰ ﷺ

جس شخص کا مقصود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 اس کے لیے مسعود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 جو شے بھی ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز سے مانگو  
 معورہ بہرود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 ”جاء وکی“ کا فرمان الہی ہے نظر میں  
 یوں کعبہ مقصود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 فنج ہے یہی جود و سخا رحم و کرم کا  
 شاہد ہوں میں مشہور ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 باعث وہ نیاں کا ہے جو در اس کے سوا ہے  
 آمیز ہر سود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 جن لوگوں نے جانوں پہ کیا ظلم تو اُن کو  
 عذوبہ ہو کہ مسعود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 جس شخص نے جو پایا ہے پایا ہے یہیں سے  
 یوں باعث ہر جود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 جن لوگوں پہ انہیں کا ہوتا ہے تسلط  
 اُن کے لیے مسعود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز  
 میں حامی رہا ہر محمد ﷺ ہوں ازل سے  
 میرے لیے محمود ہے سرکار ﷺ کی دلیلیز



یہ امن عام کی ہے، احرام کی چوکت  
نہ مجھ سے چھوٹے کی خیرِ انعام کی چوکت

رہے گا پچم امن و سلامتی سر پر  
جو ہاتھ آئے گی بابِ السلام کی چوکت  
ادب سے نظریں جھکائے چلے جو آتے ہیں  
نہا بھی۔ یوں کہ ہے اُن کے امام کی چوکت

بھکاری جو بھی یہاں کا ہے، فیض پاتا ہے  
مرے حضور کی ہے فیض عام کی چوکت  
نصیب قسم ہے، تانا کہ اُن کی چوکت سے  
کہیں ہے بڑھ کے کوئی اختتام کی چوکت؟

صحابہ اُن کے، ہدایت کے نجم کسائے  
جنوں نے چھوڑی نہ ملو تمام کی چوکت

بھی نہ تم در آقا کو چھوڑنا محو  
میں ہے ایک زمانے میں کلام کی چوکت



ترجہ ہے اُس کا، جس کو ملی جنت البقیع  
ہے مومنوں کو دجرِ فوش جنت البقیع

اس سے بھی ہو رہا ہے تئیں مقام کا  
قدیم مصطفیٰ میں ہی جنت البقیع

اُس پر صاحبِ کُف بھیرے برس گیا  
آنکھوں میں جس کی، لائی نئی جنت البقیع

آل و صحابہ کی بنی جب سے قیام گا،  
رنگِ بہشت تب سے ہوئی جنت البقیع

پھر اس کو اور عظمت و رفعت عطا ہوئی  
آئے ہیں جب سے پدرِ نبی جنت البقیع

میرے حضور فاتحہ پڑھتے رہے یہاں  
اس درجہ خوش نصیب رہی جنت البقیع

رہتا ہے جو مدینہ میں، اُس کا نہیں جواب  
اور، وہ جو دفن ہو گا کوئی جنت البقیع!

ہر بار احرام سے باہر کھڑا رہا  
جاں میری ہے ہو جا نہ سکی جنت البقیع

جاؤں گا اس طرح کہ وہیں دفن ہو سکوں  
محو کہیں گیا ہو کبھی جنت البقیع



اس طرح چچہ کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 نظروں میں بے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 اُس دل پہ سدا رحمت سرکار ﷺ ہوئی ہے  
 جس دل میں رہے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 رفعت میں بلندی پہ سہی سدا و طوبی  
 ہیں اُس سے پُرسے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 طیبہ سے جو آئے ہیں ذرا پوچھ لو اُن سے  
 کیوں کیسے گئے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے؟  
 کہ تو عبادت کے لیے خاص جگہ ہے  
 تمکین کے لیے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 محشر میں جو پروانہ فردوس عطا ہو  
 دل میرا کے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 روئے کو گئے آئے اسی راہ سے ہر یار  
 یوں دیکھے گئے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 جو عبدِ قیبر ﷺ میں تھیں وہ تک تھیں گلیں  
 اب تو ہیں گئے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے  
 نسبت تو ہے سرکار ﷺ سے گرچہ وہ نہیں ہیں  
 محمود جو تھے کوچہ و بازار نبی ﷺ کے



زونا آزار میں تھے جو سلاخوں کے تھے  
 وہاں ہتائیں ٹوکوں نے شوکت کی مظہر مسجدیں  
 راک پہاڑی اس جگہ پر پورے پس مظہر میں ہے  
 سات نیموں کی جگہ پر پشرا مظہر مسجدیں  
 آقا ﷺ و شیخین و سلاخ و علی و فاطمہ  
 اور شاید سعد کے فیض کی جا پر مسجدیں  
 سعد یا عثمان کی مسجد تو ڈھائی جا چکی  
 جہے نظر آتی ہیں اب اللہ اکبر مسجدیں  
 بندہ کے نام کی مسجد ہے پیچھے کی طرف  
 پانچ کلائی ہیں اس طرح سے گھٹ کر مسجدیں  
 ڈھانکیں گے وہ جو عمر کی ذات سے منسوب ہے  
 یوں کتا ہے چار رہے دیں گے باہر مسجدیں  
 یہ برے سرکار ﷺ اور اصحاب سے منسوب ہیں  
 حسن میں دنیا کے ماتھے کا ہیں جھومر مسجدیں  
 جب ہونیں ساری کی ساری دل کی ڈھارس کا سبب  
 ہو تمکین و جبر قرار جان مظہر مسجدیں  
 یادگار غزوة خندق نگاہوں کا قرار  
 جائیں دل میں تو سر پر سایہ عشر مسجدیں





رحمت نہ ہو کیوں لا اُھدُ جبل اُھد کی بات ہے  
 اللہ! اللہ! اللہ! جبل اُھد کی بات ہے  
 بیگانہ داد و ستد جبل اُھد کی بات ہے  
 آقا ﷺ کی جس نے کی مدد جبل اُھد کی بات ہے  
 یاں ہیں صحابہؓ حمزہؓ و ابی ہشامؓ ابنی فہیمہؓ  
 اک اک شہادت مستند جبل اُھد کی بات ہے  
 ایزی گئی تو ختم تھا جب زلزلہ پھر کیوں نہ ہوں  
 قربان میرے آب و ہند جبل اُھد کی بات ہے  
 دل میں بھی طیبہ ہے مرے اور بارغ جنت کا جبل  
 لب پر بھی تذکارِ بلد جبل اُھد کی بات ہے  
 اہل محبت کے لیے اُن کی سماعت کے لیے  
 جو بات ہے سو مستند جبل اُھد کی بات ہے  
 محشر کے دن مل جائے گا اشعار کا مجھ کو رسل  
 فردِ عمل میں ایک مد جبل اُھد کی بات ہے  
 اُنہیدِ واثق ہے مجھے آقا ﷺ کرم فرمائیں گے  
 میرے لیے گویا سند جبل اُھد کی بات ہے  
 خوش بخت و خوش انجام ہوں محمود جو لب پر مرے  
 محبوب محبوب اُھد ﷺ جبل اُھد کی بات ہے



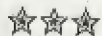
سرکارِ ﷺ اسے چھوڑ کے آئے تھے یہاں پر  
 یوں شہرِ خدا کا ہے بدل شہرِ تنہا  
 موقع ہے یہی عزت و کرم و ادب کا  
 جگر اور محل کا محل شہرِ تنہا  
 اک ایک تنہا بڑی پر آئے گی اے دوست!  
 چنا ہے اگر تجھ کو تو محل شہرِ تنہا  
 احسان نہ بھولوں گا اب تک کبھی اُس کا  
 لے جائے اگر تجھ کو اہل شہرِ تنہا



رنگ آتا ہے کس لوح پہ ہے اُن کا مُقدّر  
 جو دیکھتے ہیں شام و سحر مسکن سرکارِ ﷺ



فَقَدْ اُن ﷺ کی رحمت نے کی دھیری  
 نہیں لے گئے مجھ کو اعمالِ طیبہ



طیبہ مقدس کی سب کے دل میں ہے عزت  
 طیبہ مقدس ہے غویں میں تھا شہر  
 نور سے اسی کے ہے دور ہر نماں روشن  
 فیج فراست ہے نکلتوں میں یکتا شہر



کے اُلفت نہیں شہر نمی ~~مطلوب~~ سے  
میں کس کو در سرکار ~~مطلوب~~ ~~مطلوب~~  
جو ہے فزائد وہ دھوڑے گلوں کو  
مجھے تو ہیں وہاں کے خار ~~مطلوب~~

☆☆☆

یثار نور مژدہ دستار طیبہ ہے  
کرتا ہوں یوں نمی ~~مطلوب~~ کے مدینے کا ذکر خیر  
دل کی زہاں میں ہو تو ہے کچھ بات اور ہی  
کرتے ہیں یوں تو سارے مدینے کا ذکر خیر

☆☆☆

نفس میں اُس کی کہیں نہ سائیں گی انہیں  
دیکھے گا جو بھی آدمی اپنائیت کا شہر  
اپنا لیا ہے اُس نے ہشت عزیز کو  
دیکھا ہے جس نے جیتے جی اپنائیت کا شہر  
لیتا ہے قلب و جاں کا جو دہیت تو ساتھ ہی  
دیتا ہے مجھ کو زندگی اپنائیت کا شہر  
جج ہو کہ مژدہ دیکھتا ہے مجھ کو لازماً  
تکہ کے ساتھ ساتھ ہی اپنائیت کا شہر

☆☆☆

مدینے کے ہر اک ادنیٰ سے ادنیٰ  
یہاں کے سب بندوں سے میں بڑا ہوں  
نظر میں بس گیا ہے سبز گنبد  
اسی بنیاد پر پھولا پھلا ہوں  
نظر نیچی کیے قدموں میں اُن کے  
ادب سے ہاتھ بانٹے میں کھڑا ہوں  
مجھے پھر بھی بلالیتے ہیں طیبہ  
کوئی پوچھے کہاں کا پارسا ہوں

☆☆☆

وہ سنت مجھ کو افضل ہر سنت سے نہ کہیں ہو  
جس سمت اے عزیزو! سرکار ~~مطلوب~~ کے قدم ہیں  
راستی بلندیوں کو کیا دیکھ بھی سکو گے؟  
دستار کو سنبھالو! سرکار ~~مطلوب~~ کے قدم ہیں  
گنبد کے سائے میں تم جب رو بہ قبلہ ہو گے  
دائیں طرف کو دیکھو! سرکار ~~مطلوب~~ کے قدم ہیں

آقا ~~مطلوب~~ کے سر کی جانب پاؤں ریاض جنت  
پر دوسری طرف جو سرکار ~~مطلوب~~ کے قدم ہیں

☆☆☆

طیبہ سے لو کینتِ قلب و قرارِ جاں  
تختِ ہر اک کو ملتا ہے یہ لاجوابِ نعمت  
میں دیکھتے ہی دیکھتے طیبہ پہنچ گیا  
انمول خواب تھا تو ہے تعبیر خوابِ نعمت

☆☆☆

یاں پہنچ کر ہی تو ممکن رابطہِ خالق سے ہے  
عرشِ خالق کا جو محرم ہے منہ طیبہ

☆☆☆

اللہ نے "جلہ وکی" جو فرمایا تو گویا  
ہے کھولا درِ دولتِ سلطانِ منہ

☆☆☆

میں دیارِ سیر و لاہور میں پہنچا شوق سے  
دل کے قرعے میں مٹائی میں نے عیدِ اشتیاق

☆☆☆

گاے مجھے دیدارِ طے شہرِ خدا کا  
اور دیکھوں گے کوچہ و بازارِ نبی

☆☆☆

سوائے طیبہ کے جتنے سفر ہیں وہ ہیں سحر  
پر اس سفر میں تو مُغصّر ہے اک جہانِ کلیب  
جو دینہ مل کے نہ ڈھارے کی نشست ملے  
مرے لیے ہے بہت سختِ احسانِ کلیب

☆☆☆

طوبِ کعبہ میں رہا مصروفِ پہلے پھر ہوا  
کوچہ ہائے شہرِ ~~مکہ~~ پر خدا رخشِ خیال  
لے گیا عرشِ خدا تک راو طیبہ سے مجھے  
پا گیا فضلِ خدا سے دوسلہ رخشِ خیال

☆☆☆

باقی کچھ اور قلب میں چاہت نہیں رہی  
لائی رہے پیامِ حضورِ صبا فقط

ہر سال مجھے کو طیبہ 'بلائیں' حضورِ پاک  
اک آرزو کی ہے 'کی اجا فقط

طیبہ میں ہر قدم پہ ملیں خوشِ صیباں  
بدست ہے وہ کعبہ ہی کو جو گیا فقط

☆☆☆

طیبہ تک رسائی کی جس کے دل میں ہے خواہش  
خوش نصیب ٹھہرا ہے 'حاصلِ محبت ہے

دوری' منہ تھی شہتوں سے محرومی  
وقت جو وہاں مقرر' حاصلِ محبت ہے

کون ہے 'نہیں جس کے دل میں خواہش طیبہ  
لازماً ہر اک مومنِ ماکلِ محبت ہے

☆☆☆

گنبدِ سبز سے آنکھوں میں بباریں اُتریں  
میرے بندوں میں رہی شریعتِ نبویؐ کی تصویر  
دیکھنے والوں کے دل نور سے بھر دیتی ہے  
میرے کمرے میں تھی شریعتِ نبویؐ کی تصویر

☆☆☆

نعت پڑھیں تجھے کو داد کی طلب ہرگز  
میں تو دارِ پاتا ہوں طیبہٴ مقدس سے

☆☆☆

سرکارِ نبویؐ کے قدموں میں رونے میں بھی لذت ہے  
دوتا ہوا آتا ہوں سرکارِ نبویؐ کے قدموں میں

☆☆☆

دیکھ لیتا ہے جو آتا ہے درِ سرکارِ نبویؐ پر  
رکھتی ہیں اللہ کے جلوے یہ نوریں جالیاں  
معصیت کاروں کو شرمندہ سا پا کر سامنے  
لطف فرمائی رہیں گاہے یہ نوریں جالیاں

☆☆☆

حضورِ درِ اقدس میں ہوں محن ہر دم  
مرا خیال ذرا کٹو اور نصیب میں نہیں

☆☆☆

طیبہ ہو، ارض پاک ہو، مکہ ہو ——— ہر جگہ  
میں نے اگر کیا تو نبیؐ سے کیا سوال

☆☆☆

شاداب اپنے حُسن سے کرتے ہیں نوح کو  
آتے ہیں بیڑِ یاد جو شریعتِ رسولؐ کے  
طیبہ ہی کی طرف ہو سفر، جب سفر کرو  
جب بھی نکلتے ہیں تو لو شریعتِ رسولؐ کے  
اے دوستو! حیات میں بھی بعدِ موت بھی  
باسی ہو ہو سکو تو ہو شریعتِ رسولؐ کے

☆☆☆

چشمِ نقارہ نے پایا ہی نہیں اُن کا وجود  
دشتِ طیبہ کے جو ہیں خارِ رفیعِ المرتبت  
نوح و جال کو مستحیر نورِ فرماتے رہے  
گنبدِ اختر کے انوارِ رفیعِ المرتبت

☆☆☆

چ کھوں، آؤ سنو، سو بات کی ہے ایک بات  
ہمو کی بات کھرائے دینے کا خیال

☆☆☆

نعت میں محو ہو ہر وقت رہتا ہے محن  
وجہِ وجود تو بآسانی ہے طیبہ کا حرم

☆☆☆

قریبِ محبت تک ہو تو ہو مری پرواز  
لے چلیں جو ہال و پرِ قریبِ محبت تک

☆☆☆



بے دیر طیبہ مجھ کو ملے جو خوشی، غلط  
بے عشق طیبہ آنکھ میں ہو جو نمی، غلط  
طیبہ میں پا رہا ہوں مسلسل حیات تو  
سب بے کسی غلط ہے میری بے بی غلط  
طیبہ میں ایک ہوتا ہے، بچتے ہیں اس میں تین  
کیا زندگی میں میری رہے گی گھڑی غلط؟

☆☆☆

بنا لیا جو ہوا کو بھی ہم نوا آخر  
درِ نبی ﷺ پہ رسا ہو گئی صدا آخر  
فضائے طیبہ کا مجھ پہ ہوا ہے خاص کرم  
کہ ہو گیا ہوں میں اس سے بھی ہنسا آخر  
درِ خدا کے توشل سے بے ہنر مجھ سا  
درِ رسول ﷺ تک ہوا رسا آخر  
تھا عازمِ درِ عرشِ خدا، خدا کی قسم  
یہ رازِ رامِ مدینہ میں کھل گیا آخر

☆☆☆

لب کا اُن کو پاس کیا، جو کہ رہے ہیں بڑا  
کہ وہ کریں گے شاعری مدینہ الحبیب ﷺ میں

☆☆☆

میری زندگی کے مالک ہیں میرے شفیق و محسن ﷺ  
فرماں روائے محض، عالمِ بناو طیبہ ﷺ  
دُنیا بھی ہے اُنھی کی، عُقبیٰ کے بھی وہ مالک  
شاہدِ دو عالم ﷺ ہیں میرے شاو طیبہ

☆☆☆

بیتِ خدا کو دیکھ لیا، سُرفرو ہوا  
عیشِ نبی ﷺ درود کا لب پر محسن رہا

☆☆☆

مکہ میں جس طرح کے، ملتے ہیں مومنوں کو  
رکھتا ہے اُس طرح کے اوصافِ شہرِ رحمت  
راوِ سلوک میں تم پاؤ حجابِ جتنے  
بے شبہ ہے بھی کا کشفِ شہرِ رحمت

ساری ہی خوبیوں کا منظر ہے، دیکھیے تو  
آئینے کی طرح ہے شفافِ شہرِ رحمت

☆☆☆

قلباتِ ظواہر جو نظر آتے تھے، سب اُنھے  
نکاتِ عشق میں نے سجھے محرابِ تجھ میں

☆☆☆

قلبِ بقاوات اور ہو اس میں محبتِ جاگزین  
روزِ ازل سے تا ابد، بیلِ اُحد کی بات ہے

☆☆☆

کیوں؟ کرم اس کو، عطا اس کو نہیں کہتے ہیں؟  
آ گیا مجھے سا بھارو جو دیارِ اقدس  
جانے کیا کیا نہ میں کر جاؤں گا مدہوشی میں  
میں کبھی جاؤں گا تنہا جو دیارِ اقدس

☆☆☆

لے گی کند مغفرت کی وہاں سے  
مدے میں سرکارِ اقدس ہیں اور خدا ہے  
مجھے لے گئی ایک لمحے میں طیبہ  
مرے دل سے لگی اک ایسی صدا ہے  
رشید آگے آگے کی دولت سرا کے  
کھڑا دست بستہ بکھل گدا ہے

☆☆☆

خورشید دن کو قرآن اور رات کو فجاد  
جس پر ہیں ماہ و اختر وہ روضہ مقدس  
دیکھو تو پاؤں تم بھی سرکارِ اقدس کی شفاعت  
جنت ہے اک سراسر وہ روضہ مقدس  
گو مختصر دنوں میں ہر سال دیکھتا ہوں  
ظہروں میں ہے برابر وہ روضہ مقدس

☆☆☆

رہوں چپ، جو اللہ جنت میں بھیجے  
جو پوچھے تو میری رضا خلدِ طیبہ  
مجھے ایک اک شے وہاں سے ملے ہے  
میں جاؤں نہ کیسے جلا خلدِ طیبہ  
سفر کا ہو آغاز کد سے میرا  
ہو اس کی عمر اتنا خلدِ طیبہ  
کہیں بھی نہ جاؤں یہ منظور مجھ کو  
نیں جاؤں عمر بارہا خلدِ طیبہ

☆☆☆

جب سے اپنا لیا ہے طیبہ کو  
مجھ کو گنتی ہے ساری دنیا غیر  
نہ رہا غیر بن گیا اُن کا  
دور آگے آگے جو بھی آیا غیر

☆☆☆

مجھے تو اپنی ماں کا گھر لگا چب آیا میں یہاں  
یہ اپنا شہر پاک ہے مدینہ منورہ  
یہاں ہے نورِ کبریا، یہاں ہے نورِ مصطفیٰ  
اُجالا شہر پاک ہے مدینہ منورہ

☆☆☆

مائیوں نہ ہو گا، کبھی خالی نہ پھرے گا  
 سائل کہ چلا آئے گا جب شہر کرم میں  
 زوار جو بھر لیتے ہیں امید کا دامن  
 محفوظ ہے بخشش کا سبب شہر کرم میں  
 لانا ہوں سینے ہوئے خوشیوں کے خزینے  
 جانا ہوں میں جب شدہ بہ لب شہر کرم میں  
 اک نیل سا آتما ہے نظر جذب و اثر کا  
 زوار جو آ جاتے ہیں سب شہر کرم میں  
 ☆☆☆

شہر علم **مُصْطَفٰی** اس کو عطا کر دیں گے دولت علم کی  
 آ چکا دولت سرا پہ ایک منگلا پانچ بار  
 بار بار اس کو دکھا اب عمر بھر رہے کرم!  
 جو دکھایا ہے مجھے طیبہ کا جلوہ پانچ بار  
 آرزو ہے، کم سے کم نسبت یہی قائم رہے  
 ایک بار ایوا گیا ہوں اور طیبہ پانچ بار  
 ☆☆☆

اُس کا خدا نکر تو پہنچتا ہے لاپٹی  
 جانا جو چاہتا ہے بشر مُصْطَفٰی نکر  
 ☆☆☆

مرے آقا **مُصْطَفٰی** کے دیائے سخاوت کا کرشمہ ہے  
 کوئی سماں لوازی سکھ لے انصار آقا **مُصْطَفٰی** سے  
 گزرتا تھا حرم تک آنے جانے میں جو روزانہ  
 مڑے لیتا رہا ہوں رونق بازار آقا **مُصْطَفٰی** سے  
 ☆☆☆

پہنچتی ہیں جس کی جتنی سے بھی کر میں نور کی  
 نور کے چمکے **مُصْطَفٰی** کا شہر پاک شہر محترم  
 ہیں جہاں آرام فرا آئے بھی، اصحاب بھی  
 ہے وہ بے **مُصْطَفٰی** کا شہر پاک شہر محترم  
 ☆☆☆

اللہ کا گھر دیکھ کے طیبہ کو چلا ہے  
 ہر راتِ بلی ہے مدینے کا مسافر  
 محمود پہ ہوتا ہے کرم رتبہ مٹلا کا  
 جس وقت وہ ہوتا ہے مدینے کا مسافر  
 ☆☆☆

حصولِ معرفت ذاتِ اس مقام سے ہے  
 کہ لامکاں کا پچا ہے دیارِ اُنس و وفا  
 ☆☆☆

ارکانِ حج تو جوتے ہیں مکہ ہی میں ادا  
 طیبہ نہ جانے کا ہے یہ اک تاروا ہوا  
 ☆☆☆

بچے یہاں پہ جس دم سب مل گئے شادانہ  
ہے داغِ نصیب یہ قریہ محبت  
یہ بھی جہان اُس کا وہ بھی جہان اُس کا  
جس کو دکھائے قسمت یہ قریہ محبت  
ہم سب کو ہے محبت اس شہرِ مصطفیٰ سے  
ہم سب کی ہے حقیقت یہ قریہ محبت

☆☆☆

اس سے الفت تھی خدا کو اس سے الفت ہے اسے  
کون سمجھے گا کہ کیا ہے شہرِ فقی مرتبت

☆☆☆

دل میں رکھا ہے میں نے تو تصویر کی طرح  
سر پہ اٹھا لیا ہے شہرِ مصطفیٰ کے شہر کو

☆☆☆

یہاں پہنچ کے ہو جائے خدا سے بات کرے  
حکیم عرشِ خدا تک رسا مدینہ ہے  
یہ دل نہ کس لیے آباد و شاد کام رہے  
بنا ہو اس میں ہے مکہ ہے یا مدینہ ہے

☆☆☆

ہر سال دیکھنا ہے جسے آ دم حیات  
میرا حسین خواب ہے وہ شہرِ انجواب

☆☆☆

وہ خدا مگر تو یہ ہے برے مصطفیٰ کا قریہ  
ہری آرزو ہے مکہ ہری آرزو مدینہ  
برے سرورِ دو عالم کا جو نور جانتا ہے  
جو لگاؤ دل سے دیکھو تو ہے چار سو مدینہ  
میں مدینہ ہو کر آیا تو کھلا یہ دل پہ عالم  
ہوئیں بند جب گاہیں ہوا روبرو مدینہ

☆☆☆

آپ کے شہرِ ذی شرف کی ہیں کرم ٹہائیاں  
ہے یہ کرم نما بجا آپ کا شہرِ ذی شرف  
آپ کے شہر میں خدا آپ رسا ہیں عرش تک  
یوں ہوا عرش آشنا آپ کا شہرِ ذی شرف

☆☆☆

ذراتِ مدینہ ہو جائے ہیں نظر میں  
باقی ہے نہ اب لعل و جواہر کا تصور

☆☆☆

اس کو مدینہ سے جو ہے اُس کو جنتا ہی نہیں  
رکتا ہے یہ لبث نہاں میرا یہ قلبِ مضطرب

☆☆☆

وہ آنکھ جس پہ نظر دُنیا محفل ہے  
ہوتا ہو عشقِ طیبہ وی آنکھ بے یقین

☆☆☆



اک محبت سے دیکھے چوہائے  
 چٹے طیبہ میں پائے چوہائے  
 یا ادب دیکھے ہم نے جب دیکھے  
 شر آقا ﷺ کے سارے چوہائے  
 سب کو ہم نے دل و نظر میں دکھا  
 جس قدر ہم نے پائے چوہائے  
 سگ طیبہ تو شاعری میں ملا  
 کب وہاں پائے ایسے چوہائے  
 رہلیاں دیکھیں شر سورا ﷺ میں  
 اور تو کم ہی دیکھے چوہائے  
 قابل قدر ہیں رشید بھی  
 طیبہ محترم کے چوہائے

☆☆☆

فی الغور رحتوں سے نوازا بھی جاتا ہے  
 پڑھتا ہے طیبہ کا ہر اک زائر درود پاک

☆☆☆

سرایہ دابر عظمت شرع نبی  
 مایہ عظمت شرع نبی  
 تلمہ سے قائم نسبت ہے رب کی  
 آقا ﷺ کی نسبت شرع محبت  
 ذکر اس کا ہر دم ہے میرے لب پر  
 تحدیثِ نعت شرع محبت  
 کی ہے زیارت تو بن گیا ہے  
 نور بصیرت شرع محبت  
 دیکھا ہے جب سے پایا ہے میں نے  
 شہدہ رحمت شرع محبت  
 اس سے ہدایت ہر جا پہ پہل  
 شرع ہدایت شرع محبت  
 میری حقیقت اُلفت نبی ﷺ کی  
 دل کی حقیقت شرع محبت

☆☆☆

مئی کے شہر کو دیکھا تو پایا  
 ہر اک ذرے میں امکانِ محبت  
 دیکھنے جاؤ گے تو دیکھ لو گے  
 ہر اک زائر ہے مہمانِ محبت  
 وہی اس شہر کی کہاتا ہے سوگند  
 جو ہے خالق جو ہے جانِ محبت  
 در سردار و سلطانِ جہاں  
 میں جا پہنچا بہ فیضانِ محبت  
 در سرکارِ کی تجھ کو ہوئی ہے  
 زیادتِ زیرِ فرمانِ محبت  
 مئی کے گنبدِ خضرا کو دیکھا  
 ہے خوش بختی بہ عنوانِ محبت  
 دیکھنے جاؤں گا جاتا رہوں گا  
 مئی ہے میرا اعلانِ محبت

☆☆☆

قصص طغی بکر

☆☆☆

شہرِ کرم

مسکینِ سرکار

شاعر کے نام نہ پائے کام

☆ درختِ کرم (اشاعتِ اول: ۱۹۷۷ء)

☆ حدیثِ شوق (اشاعتِ اول: ۱۹۸۲ء)

☆ اور منظومات (اشاعتِ اول: ۱۹۹۳ء)

میں شامل اشعار

□  
دو شعر

جُنوں عقل و خود سے آئے، ملے گی کر آہنی ملے گی  
خدا کی وحدت کی ارض طیبہ میں ہم کو جلوہ گری ملے گی  
دیار طیبہ کو کون چھوڑے، ریاضِ جنت میں کون جائے  
نبیم جنت بھی دیکھ لیے، در نبی ﷺ چوتھی ملے گی

□

اہلِ گھر حضور ﷺ، جنت البقیع اور مدینہ منورہ



ان اور رات کے فرق سے مسجد نبوی ﷺ اور شہر خٹنا کا ایک منظر



اتوسع مسجد نبوی ﷺ کا پتہ الہ آباد چانچا خوب سبب تصویر کی صورت میں منظر ہے





زمانے بھر میں جاری چشمہ فیضانِ طیبہ ہے  
 رسول اللہ ﷺ کا نقش قدم عنوانِ طیبہ ہے  
 خدا ہوں میں عرب کی سرزمین کے ذرے ذرے پر  
 اگر دل ہے شہرِ کعبہ جاں قربانِ طیبہ ہے  
 خدا کی بیڑائی کا شرف حاصل ہوا اُس کو  
 وہ خوش قسمت مسافرِ آج ہو مہمانِ طیبہ ہے  
 رسول اللہ ﷺ ہیں بے شک ہدایت کے سرِ کمال  
 صحابیؓ ہے جو اُن کا اخترِ تابانِ طیبہ ہے  
 جہاں گنبدِ فخرِ مقدس سے ملتا ہے  
 ہر اک زائر کے دل پر لطف ہے پایاںِ طیبہ ہے  
 رہے عظمت کہ مکہ چھوڑ کر آئے یہاں آقا ﷺ  
 رہے رفعت کہ جبریل امین دربانِ طیبہ ہے  
 اسے حاصل ہے عظمت مسکنِ محبوبِ داور ﷺ کی  
 ہر اک مدحتِ خدا کے فضل سے شایانِ طیبہ ہے  
 مدینہ گلشنِ رشد و ہدئی ہے بارِ وحدت ہے  
 نبی ﷺ کا جو بھی ساتھی ہے کلِ بستانِ طیبہ ہے  
 نظرِ افروز ہے محمود کی نعوتوں کا ہر مصرع  
 کہ اس کے قلب و جاں میں ضوِ گلشنِ امانِ طیبہ ہے



مسجد نبوی ﷺ کی منوۂ توسیع کا ماحول



اسٹیشن ڈسٹرکٹ مدینہ منورہ کا ماحول



طاقِ دل پر یادِ طیبہ کے وسیع روشن ہوئے  
غور سے دیکھا تو بھی طلعتِ رسول اللہ ﷺ کی



چاہو تو ازل کے پیارو' طیبہ کے حبیبِ ذرے جن لو  
ہے خاکِ مقدس خاکِ شفا سیمانِ اللہ ماشاء اللہ



نگاہِ رحمتِ خیرِ البشر ﷺ میں ہوتے ہیں  
جو سونے شہرِ مدینہ سر میں ہوتے ہیں  
حُمر جو چشمِ اراوت میں اپنی رکھتا ہوں  
ظہارے ارضِ نبی ﷺ کے نظر میں ہوتے ہیں  
ہری نگاہِ عقیدتِ ثار ہو اُن پر  
جو لوگ سایہِ دیوار و در میں ہوتے ہیں



زائستہ رسولِ پاک ﷺ کے فیضان سے مرا  
رشتہ ہے سرزمینِ مدینہ سے چاہ کا



ابھی تک روضہِ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا  
یہی احساسِ مجھ کو جاںِ غسل ہے یا رسول اللہ ﷺ



راحتوں کی بات ہے محمودِ طیبہ کا خیال  
کادش دیرِ مدینہ کادش غم کا علاج



جانے یہ محمود کب دیکھے گا روضہِ آپ ﷺ کا  
ہجرِ طیبہ میں ہوا غولِ اُمیدِ انصاف



شادمانی پہلے برسائے گی طیبہ سے ضرور  
پہلے ثابت تو کرو تم خود کو شلبانِ نشاط



آنکھیں بھی مستحیر اگر ہوں تو بات ہے  
رجِ بس مٹی ہیں دل میں تو طیبہ کی ہفتین  
محمودِ سرِ رسائی ہوئی ارضِ پاک تک  
دیکھیں گے لوگ ذوقِ تماشا کی ہفتین



ظہارے کی خواہش ہے تو پھر آگے اُٹھاؤ  
ہر ذرہ طیبہ میں رازِ جلوہ نما ہے  
طیبہ کی سحر خیز ہوا کی ہے یہ شوقی  
دھکی جو شہرِ تار کے کادھوں سے روا ہے





امید ویر مدینہ مری نگاہ میں ہے  
یہ اور بات زمانہ نظر شناس نہیں  
جو شخص پہنچا ہے قرب و جوار طیبہ تک  
وہ جس کو کہتے ہیں غم اس کے اس پاس نہیں



جاؤں گا جہاں کو نہ دینے سے کبھی نہیں  
 ہر ذرہ طیبہ پہ ہے اطلاقِ اِرمِ عام  
 دل میرا غمِ اجڑے میں لگن ہے  
 اللہ کرے سب پہ ہو یہ لذتِ غمِ عام



ایک د تھا کھڑا ہوں وہ شجر ہوں دشتِ غربت میں  
مدینے کی ہوا رکھتی ہے تازہ دم تو کیا پروا



اللہ کے کرم کی ہے تعلیم جس جگہ  
اے دوستو! ہے اس سے عرب کی فضا خُرا  
منزل نہیں ہے جس کی، عینے کی سر زمیں  
لا ریب راہِز وہ ہے ناکام و نامراد



رات دن آنکھوں میں ہیں ذرات کوئے مصطفیٰ ﷺ  
میرا دامنِ نظر ہے ماہِ و انجم آشنا  
دور کی طیبہ سے لب ہیں مسکراہٹ سے بھی دور  
کبھی سرکارِ ﷺ! ران کو بھی جسم آشنا



در رسول ﷺ پہ جو بھی گناہگار آیا  
 تو بوجھ اپنے گناہوں کا وہ اُتار آیا  
 زمیں میں عزز مسمیٰ قرطہ دیا سے غیرتِ عشق  
 جو زیر پا مرے دشتِ عرب کا خار آیا  
 چوئی نظر کی رسائیِ جنانِ معنی تک  
 در حبیب ﷺ کا آنکھوں میں جب غبار آیا  
 زمین ہیں دل کے پروں پہ مدینے کو  
 جزا ہر گیا ہے جزا ہر آیا



خلد بر کف ہر نفس ہر لمحہ جنت در کنار  
اے تعالیٰ اللہ طیب کے سفر کے رات دن





گنبدِ خفرا سے دوری کا الم کچھ کم نہیں  
کیوں نہ ہو آنکھوں سے آخر اشکِ افشانی شروع  
بعدِ طیبہ میں ہے نیلِ تب محسوسات کا  
ہو گئی جذبات کے طوفاں سے طغیانی شروع



اب تک نبی ﷺ کی جلوہ گر نورِ دور ہے  
اللہ! کیوں دُعا سے اثرِ دور دور ہے  
کب تک رہے گا قلب میں مجنوناں کا غم  
آقا ﷺ کے در سے یہ دلِ رنجور دور ہے  
وہ آشنائے ربِّ علی کیسے ہو سکے  
در سے نبی ﷺ کے جو سرِ مغرور دور ہے  
ادنیٰ غلامِ آپ ﷺ کا محمود ہے مگر  
طیبہ سے کیوں یہ بندہ مجبور دور ہے



نورِ حق سے پائیں گے قلب و نظر اُس کے چلا  
جس کا چہرہ راہِ طیبہ میں غبارِ آلود ہے



عشق پٹھانے کا طیبہ کے کرم زاروں تک  
کبے پہنچے گا جو ہے عقلِ رسا کا بندہ  
راہِ طیبہ میں نگوں سر ہوں، شکستہ پا ہوں  
نہ کرے میری مدد کوئی خدا کا بندہ



جو دوستو! ہے تمہیں عمرِ جاوداں درکار  
ہے خاکِ شہرِ حبیب ﷺ کی اسیر  
ہے وہ مزارِ مدینہ سے وہ مزارِ بہشت  
خدا نے کی ہے خود اس شاہراہ کی تعمیر  
نیں آؤ! کیسے دیارِ حضور ﷺ تک پہنچیں  
پڑی ہے پاؤں میں حالِ جاہ کی زنجیر



وہ عالم کیا کہوں! اللہ اکبر!  
کبھی پہنچوں جو اُن کے آستان تک  
لیلیٰ تپ و تواس محمود مجھ کو  
ہوا طیبہ کی آبی ناواں تک







خارج ہو طیبہ مگر چھ جائیں تصور میں  
دیر اندر دل اپنا گزار نظر آئے  
کل ہائے عقیدت سے پھر ہم بھی بھروسہ دامن  
طیبہ کا اگر ہم کو گزار نظر آئے



دل محوؤں ٹپتا ہے کہ دیکھے گنبد خضرا  
نظر کا سوئے طیبہ ہے جاؤ یا رسول اللہ ﷺ



کیا بتاؤں میں ہوائے خلد کا ذوق نظر  
گنبد خضرا کو وہ بھی پڑمتی ہے یا نبی ﷺ  
ہو مری قسمت میں بھی ارض مقدس کا سفر  
بس کی ایک آرزو دل میں بسی ہے یا نبی ﷺ



خدا تک ہے رسائی کا ارادہ اے مرے آقا ﷺ  
میں ہوں در پر تمہارے استاد اے مرے آقا ﷺ  
بلا خوف و خطر جاؤں اگر اذن حضور ہو  
مدینہ ہے مجھے جنت کا جادہ اے مرے آقا ﷺ



ذکر حضور ﷺ 'یو عتہ' نعم فراق  
دل مضطرب ہے آج 'طبیعت' آراس ہے  
لو! مل گیا مجھے دل 'حم' صحت کا نشان  
طیبہ میں ہے یا اس کے کہیں اس پاس ہے  
کیونکر نہ میرا غنچہ دل جطر ہیز ہو  
جو رنج گئی ہے اس میں 'مدینہ' کی پاس ہے  
نومیدی 'زیارت' طیبہ ہے وجر موت  
زعمہ ہوں میں کہ مجھ کو تپتا ہے 'اس' ہے



گدائے کوئے طیبہ کے مقابل ہو نہیں سکتا  
وہ کیسرو ہو یا جمشید و دارا یا رسول اللہ ﷺ



باغ طیبہ بہار مسلمان ہے  
اس کو خدشہ نہیں غزائوں کا  
میرے آقا ﷺ کے در پہ رہتا ہے  
تکلیف بخت آزاؤں کا





طیبہ کی سر زمیں میں کہیں ہیں تجلیاں  
کتا ہے کون، عرش نشیں ہیں تجلیاں



غبنی آنکھوں میں دُھندوے توانائی کہاں  
ذکر طیبہ کے سوا کجی مسکائی کہاں  
گنبدِ حقرا سے دوریِ بخت کی لاعاصلی  
سوچ کے گنبد میں ہے محسور، سویائی کہاں



اپنے دیارِ قدس میں بکواسے ہمیں  
اپنا نہیں ہے اور کوئی تصورِ یارِ رسول ﷺ  
محمود اور کچھ بھی نہ چاہوں خدا سے کہیں  
طیبہ میں بن سکے جو مری گورِ یارِ رسول ﷺ



مدینہ منورہ و مدینہ منورہ  
یہ سارا فیش ہے اُس کے کہیں ﷺ کا  
حرمِ مصطفیٰ ﷺ کا ہنر گنبد  
فاخر اور شرفِ روزے زمیں کا



شر طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک  
آرزوؤں کا جہاں دل میں بسائے رکھنا  
چشمِ گریباں پہ بھی طیبہ کا کھلے گا منظر  
ہاں! غمِ لشک کی بارات سجائے رکھنا



ہو تصورِ مکتبہِ حقرا کا دل میں روز و شب  
ہم کو مطلبِ گردشِ ایام سے یا مصطفیٰ ﷺ



میں بھی اے کاش، بھی جاؤں نبی ﷺ کے در پر  
ہدیہِ قلب جہاں ناصیہ سا دیتے ہیں



جا نہ سکتا جو تلاشِ رزق میں طیبہ ملک  
طارِ تحویل میرا خستہ پہ ایسا نہ تھا



نوائے مدینہ جانے والا کر لے گا ایمان کو تازہ  
دل کی بات نہاں پر لا کے ”صلی اللہ علیہ وسلم“  
”صلی اللہ علیہ وسلم“ کو گئے ختمِ روشے پر ہدم  
جاؤ تو ہم کو بھی ثنا کے ”صلی اللہ علیہ وسلم“





آنکھ سے دجلہ رواں ہو، جب ہو تذکارِ نبی ﷺ  
یاو طیبہ میں دلِ بخر آشنا درکار ہے  
میں پھکاری ہوں تو دروازہ گری کے واسطے  
مالک کوئیں ﷺ کی دولت سرا درکار ہے  
ضیق میں آئی ہے جاں، اب معصیت کا جنس ہے  
مجھ کو طیبہ کی ہوائے جاں فزا درکار ہے  
جا کے طیبہ ہی سے پوچھے گا، حقیقت ہے یہی  
خالق و مالک کا جس کو بھی پتا درکار ہے  
جاؤ، طیبہ کے کسی گوشے میں جا کر مَر رہو  
زندگی کی گر تمنا ہے، بقا درکار ہے



چشمِ طلب ہے سوائے مدینہ، خدا گواہ  
دل ہے عقوبت کا عزیز، خدا گواہ  
جس کو جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دے  
اس کو کہیں سے دیدہ، دینا، خدا گواہ



سائس کی ٹہد و ٹہد عطرِ شامہ کیا ہے  
گلابِ جاں میں مدینے کی یہ پروا کیا ہے  
کیا کہوں، خاکِ عرب سے مرا رشتہ کیا ہے  
کس کو تلاؤں کہ مہموم تمنا کیا ہے  
خواہش دیدہ مدینہ نے نہ پائی منزل  
مجھ سے پوچھو کہ مرا درد سے رشتہ کیا ہے  
دوستو! دہر کے ٹھکرائے ہوؤں کا آزر  
ارضِ طیبہ کے سوا اور ٹھکانا کیا ہے  
مجھ کو خالق نے عطا کی ہے محبت اُن کی  
میں تجھکا سوائے مدینہ، تو کسی کا کیا ہے



اُن کے لبوں کو چومتے ہیں قدسیانِ عرش  
روشنی کی جالیوں کو جو آئے ہیں چُوم کر  
اُس شہر کی طرف ہے رواں توین خیال  
روشن ہے مثلِ کاکہش جس کی رو گزر





اپنی ہر مشکل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا  
کون سا در ہے جہاں جا کر خدا کرتے ہیں لوگ  
اکثر مجھڑی سے جو کرتے رہیں اکثر دھن  
جا کے طیبہ میں نمازِ عشق ادا کرتے ہیں لوگ  
آئندہ سال لانا پہ ظاہر ہے نظامِ کائنات  
ذکرِ طیبہ سے جو دل کو آئندہ کرتے ہیں لوگ  
لامکاں تک تو تصور بھی پہنچ سکتا نہیں  
جا کے طیبہ ہی میں خالق کا پناہ کرتے ہیں لوگ



نگاہ و دل میں دو خاکِ دیار ہے کہ نہیں  
ہر ایک ذرہ طیبہ سے پیار ہے کہ نہیں  
جنہیں ملی ہو سعادت، انہیں ذرا پوچھو  
مدتہ دہر میں دارالقرار ہے کہ نہیں  
بس ایک شامِ تفتانی ﷺ کے روئے پر!  
جو ہم شوق کا یہ اختصار ہے کہ نہیں



ہے سبب اس کی یہ پوشی نہیں اسے دوستوں  
ہجر طیبہ میں کہاں آغوشِ کعبہ مطہرین  
لامکاں تک تو رسائی اس کی ممکن ہی نہیں  
ہو گی طیبہ ہی میں یہ چشمِ تماشا مطہرین  
کس کو ملتی ہے دمِ آخر مدینہ کی زمیں  
جس کی قسمت میں مگر کھٹا ہو مرنا مطہرین



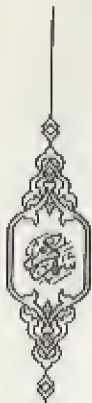
مدینہ کے سوا جائیں تو ہم جائیں کہاں آقا ﷺ  
مدینہ ہے ہمارے واسطے دارالاماں آقا ﷺ



نسبتِ طہلین سے ہے محترم خاکِ حجاز  
ہے کلامِ پاک میں سو گندہ باری واہ وا



مر شوقِ سجدہ ریزی طیبہ یکسا رہا  
پائیں گے ہم بھی گوہرِ مقصد پہ فیضِ عشق  
کس ہوں وطن میں اور یہ طیبہ میں سجدہ ریز  
آزاد ہے یہ رُوحِ مقید پہ فیضِ عشق







زندگی رستے میں گر گزرتے تو گزرتے شوق سے  
روضہ اطہر ہو مقصود سفر اٹاتا تو ہو  
آپ ﷺ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہو نصیب  
ہم کو ہونا پڑا نہ جائے در بدر اٹاتا تو ہو



منزل مقصود ہوئی چاہیے پیش نظر  
راہ طیبہ ہی میں بہتان اورم رہ جائے گا  
صورت کعبہ یہ دل ہو گا ریسہ پوش قرائن  
اس میں گر ہجر مدینہ کا الم رہ جائے گا  
جب مدینے تک رسائی کی سعادت مل گئی  
کون ہے جس کو کہ فکر پیش و کم رہ جائے گا



ہیں آٹھائے ستر سر لامکاں حضور ﷺ  
طیبہ میں دیکھتے ہیں مگر سب نیاے حق



سانے اس کے نجی عرش بریں کی رفعت  
آپ ﷺ کا شہر کہ تھا ساخت میں گاؤں جیسا



طلوع مر طیبہ نجد احساں کا احیا  
کنا ہے جو سورج برف کے تونے پگھلتے ہیں  
مدینے تک رسائی ایسے خوش بخنوں کی قسمت ہے  
رو عشق و وفا میں سر کے بل جو لوگ چلتے ہیں  
غم ہجر مدینہ کی تمازت کا کرشمہ ہے  
مجھے سوائے کے سوائے ہر عنوان کھلتے ہیں



یہی اک آرزو ہے تاب ہے محمود کے دل میں  
کہ دیکھے آپ کا وہ ہجر منہ یا رسول اللہ ﷺ



ایک دن آئے گی دیدار مدینہ کی نوید  
جذبہ عشق نبی ﷺ میر سفر بھی ہو گا  
ختم ہو جائے گی تاریکی ہجر طیبہ  
چاک آخر کو گریبان سحر بھی ہو گا  
دیکھ کر گنبد خضرا کو بجھکے گا سر بھی  
یوں اثر دل پہ بہ تائید نظر بھی ہو گا





اے رب! دورِ نبی ﷺ پہ رسائی ہو کس طرح  
رج و غم و الم سے رہائی ہو کس طرح



خیالِ دوری طیبہ نے چھین لی ہے خوشی  
اگرچہ لبِ تو میرے بھی ہنسی سے واقف ہیں  
ہی ہیں گنبدِ خضرا کی اس میں خویریں  
میری نگاہیں بھی جب سے نبی سے واقف ہیں  
ہیں اہلِ عقل رسا چاند کی حقیقت تک  
ام اہلِ عشق ہیں اُن کی گلی سے واقف ہیں



طیبہ بھی پہنچ جاؤں گا اک دورِ یقیناً  
تھکیل پہ ہوتا ہے ارادہ اثرِ انداز  
تقدیر پہ ہے ملامتِ نبی ﷺ کی جتنی  
کیا مجھ پہ ہو قسمت کا ستارہ اثرِ انداز



عزتِ گلشنِ مدینہ ہے  
بارِ چاں میں بارِ کا باعث



بختِ ذلت کے جو یادِ ہوں عرب تک پہنچے  
خاکِ طیبہ سے گئے، میرے بڑھ کر چکے!  
دورِ گنبدِ خضرا کے پہنچ جاؤں اگر  
مجھ زباں کا بھی نقشِ مقدس چمکے  
ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا  
چھوٹ اُلت کے، مری شاخِ نظر پہ چمکے  
جب بھی آیا ہے کوئی دائرِ طیبہ واپس  
کتنے تارے مری لگیوں کے افق پہ چمکے



دھیکری آپ ﷺ فرما دیں تو پھر کیا دور ہے  
گو بظاہر راہِ طیبہ میں ہے دشواری بہت



خیالِ دوری طیبہ سے اے شرِ والا ﷺ  
یہ دل تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شیشی اپنی



عبادت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمد مرسل ﷺ  
ہوا ہوں دوری طیبہ سے بے شکل احمد مرسل ﷺ





ہاں نہیں ہے حسن عقیدت کے نور سے  
تجہ ہے تیرا مصطفیٰ ﷺ نے نگر کی تلاش میں  
طیب کی سمت تو ہیں رواں شب گزیدگاں  
= قافلہ ہے نور سحر کی تلاش میں  
ہانچے گئے خاک راہ گزار حضور ﷺ تک  
گھو گئے تم جو کل بھر کی تلاش میں  
محور بعد طیب ہے خلعت نصیب ہوں  
ہے میری شرم جبر سحر کی تلاش میں



جس قلب میں ترب نہ ہو ادھ جواز کی  
نہم سے وہ آئنا ہے تو راحت سے نطف



طیب پانچ کے روٹ کی جال کے سامنے  
ظاہر ہم اپنے دل کا نہم اندوں کریں



سر آنکھوں پر رکھیں قدسی نہ آقا ﷺ کے قدم کیونکر  
مقام عرش سے ارفع نہ ہو خاک حرم کیونکر



یاں طیب سفر میں خطر میں رہتا ہے  
جہان عشق دل محترم میں رہتا ہے  
ہائے کیسے مرے دل میں عرش کی راحت  
ہنال گنبد حضرا نظر میں رہتا ہے  
نظر چمکی ہے ار مصطفیٰ ﷺ پہ یوں میری  
کہ ادج عرش بھی نہ نظر میں رہتا ہے  
بھی یہاں ہے مدد بھی وہاں سے یہاں  
مرا خیال مسلسل سفر میں رہتا ہے



نہیں کانٹے طایان عرب میں  
کھلے ہیں یہ گل و ریحان فردوس  
جو خار دشت طیب سے ہے واقف  
اسی کو ہے لفظ عرفان فردوس  
گلستان عرب کا ایک غنچہ  
ہوا ہے رنگ حد بہستان فردوس





دن کو ہے سیرِ دادیٰ بٹھا کی آرزو  
آنکھوں کو دیر گنبدِ خفرا کی ہے طلب  
دراز افنائے رحمتِ عالم ﷺ نظر میں ہے  
دنیا کے ہر مرض کا فقط ہے یہی مطلب  
میں ایک برگِ شک ہوں، طیبہ کی راہ میں  
مجھ کو اڑا کے لے ہی چلی صرصرِ طلب  
طیبہ سے کم تعلقِ خاطرِ انہی کو ہے  
شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جن کو چھب



آپ ہی آقا ﷺ مدد فرمائیے تو آسکوں  
ورنہ میں اک مائی ہے آب ہوں، طیبہ سے دور  
اے صبا! مجھ کو دینے میں اڑا لے چل ذرا  
مجھ کو اُن کے روضہِ اقدس پہ جانا ہے ضرور  
کھشن گیتی کا ہر ذرہ ہے اس سے مستبیر  
ہے فرزداں روز و شب طیبہ میں شمع کوہِ طور



خج بھلی حفر کی ہے، حدت سفر کی ہے  
پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ کہ خواہش مقرر کی ہے  
حدت میں معصیت کی، جُھلنا ہوں رات دن  
خواہش جو ہے تو سایہ دیوار و در کی ہے  
اک بار تو مجھے بھی دینے بلائیے!  
یہ راتجا ہرنے دل حسرت اثر کی ہے



مرے کام آئیں یہ بزمگان و اہلِ یارِ رسول اللہ ﷺ  
جو ان سے دے سکوں طیبہ میں جہاد و یارِ رسول اللہ ﷺ



اُن کے در پر حاضری کے واسطے  
اَلتَّوَّابُ و اَلْخَاسِرُ کا زر چاہیے  
داماد! ذکرِ حرم کرتے رہو  
کچھ ملاجِ قلبِ منتظر چاہیے  
قریبِ مہ کو سدھاریں الٰہی دہر  
مجھ کو تو سرکارِ ﷺ کا در چاہیے







مجھے ہو اپنے منتظر پہ تاز اے محو  
لے جو سایہ دیوار احمد کھار



آستان پہ اُن کے میں ایک دن پہنچ جاتا  
آزے آ گیا اپنا بختِ داغوں لیکن  
ہو رسائی طیبہ تک نعت کوئی کے صدے  
قلد اس کے بدلے میں میں بھی نہ لوں لیکن



دیارِ نبیؐ کی گلی کو تو دیکھو  
حقیقت کی رہ کا پتا ہو گئی ہے  
دیارِ رسولؐ خداؐ تک پہنچا  
یہ حسرت مرا خداؐ ہو گئی ہے



مجھے اک بار اپنا مسکن پر نور دکھا دیں  
تمنائے دلِ مضطر ہے ربم یا رسول اللہؐ



محمود ہیں دیارِ حبیبؐ خداؐ سے دور  
ہم سے ہماری شومئی قسمت نہ پوچھیے



دن رات ہے حضوری طیبہ کی کیفیت  
اس کیفیت کو چشم تماشا سے کیا غرض  
دل ہوں سیاہ جن کے 'مختار کی دھوپ سے  
نظروں کو ان کی 'گنبدِ نظرا سے کیا غرض



شہر طیبہ کی شہم چاں فزا  
ہے داغوں کے لیے مقبِ نقش



دیکھتا کیا جوں کہ طیبہ میں پذیرائی ہوئی  
ہے حقیقت سے بہت نزدیک یہ خوابِ خلوص



درِ خیرِ الوریؐ تک میں نہ پہنچا  
یہ ہے محمود میری نامی



رخ مرا سونے مدینہ ہوتا  
نعت کہنے کا قرینہ ہوتا



خواہش دید کے پس مظر میں  
روضہ شاہِ مدینہؐ ہوتا



جانا جب تن سے نکلے گئی  
میری آنکھوں میں مدینہ ہوتا





آنکھیں پُر خم، گردن ہے خم، آپ کے در پر کن کھڑا ہے  
ایک شاگر میرے مولا صلی اللہ علیہ وسلم  
باقی ہے بس ایک تمنا، اس دنیا میں موت آئے تو  
آپ کے در پر میرے مولا صلی اللہ علیہ وسلم



گیا جو عمرے کو مجھ سے عاصی تو طیبہ میں اور خدا کے گھر بھی  
ادا کرے گا یہی فریضہ صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ



ہو دیر طیبہ سے قسمت بدلنے والا ہے  
کہاں بہشت بریں سے پہلے والا ہے



جو شرِ مصلیٰ پہ ہوا کرتی ہے طلوع  
اے کاش، خواب ہی میں مجھے وہ سحر ملے



مجھے بھی اپنے شرِ پاک میں اب جلد ہلوا لیں  
مے فرقت کا ہوں لذتِ چشمہ یارِ رسول اللہ ﷺ  
جو نکلا آرزوئے طیبہ و بلی میں آنکھوں سے  
ہری دولت ہے وہ اشکِ پیکرِ یارِ رسول اللہ ﷺ



## قریب محبت

شاعر کے نام: رحیم بخش

تلفعات

کے چند صفحات

[

قطعہ

شہرِ اُلت سے ہوئے لطف کی ہیں منتظر  
ساتھیں دنا کی ہوں یا نجات میری رات کے  
ایک عرصے سے کھلے ہیں اس کے استقبال کو  
نُرنے نظروں کے، جھوکے میرے احسانات کے

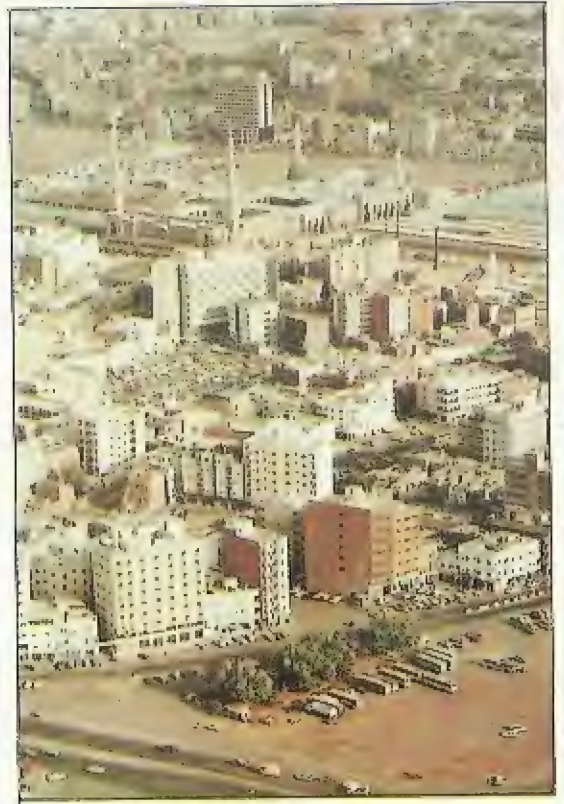
]



احضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہِ بخشش بنامہ کے پس منظر میں حضورِ اکرم ﷺ کا شہرِ ذی شرف



اعراب متحد کی غور تصویر۔ جو شاید پہلی بار کسی کتب کی (نیشنل بین دی سب)



اشر سرکار شہ اور مرکز شہ



## شہرِ سرکار کا ذکر

ربیع خاص و عام ہوتا تھی  
بارگاہِ رسولِ عالمیاں  
سب اسی در سے فیض پاتے ہیں  
حور و افروز ہوں کہ اس و جاں  
\*\*\*

ہمیں طیبہ سے الفت ہے کہیں اولاد سے برہہ کر  
یہاں کا ذرہ ذرہ ہے درخشاں زمرہ و غور سے  
یہ شرب تھا بنا جن کے قدم پاک سے طیبہ  
مقام ان کا نہ پھر ہو مادرا کیونکر تصور سے  
\*\*\*

گلستاں ہیں ثار ان پر تصدیق ان پہ انجم ہیں  
گل و ریحان و سنبل سے ہیں برہہ کر خار طیبہ کے  
ہزاروں جنتیں قلب و نظر کی ان سے پیدا ہیں  
باری آنکھ سے دیکھے کوئی اشجار طیبہ کے  
\*\*\*

آجہ خضر اور منار گور کے سائے میں شرمیت و عطا



\*\*\*

مکون دل، سرت اور طماننت اگر چاہو  
اگر چاہو، نہ پاس آئیں تمہارے، رنج دنیا کے  
تو دل کے کیوں پر جذب کے دست لگائیں سے  
ہٹاؤ گنبدِ انصر کے ہر صبح و سہا کے

\*\*\*

دل و نظر کے اُٹھ پر مثالِ مہرِ نصیر  
شیا فروز ہوئی ہے محبتِ طیبہ  
زباں پہ ہوں گے درد و سلام کے نغمے  
بشتِ مجھ کو ملے گی بصورتِ طیبہ

\*\*\*

شر جس کی میرا خالق آپ کھانا ہے قسم  
اول اول تھا وہ کدہ، پھر مینہ ہو گیا  
کھائی سو گندہ بکد اس واسطے اللہ نے  
یہ شرف آگاہی کے قدموں کے سبب اس کو ملا

\*\*\*

وہ روشن سبز گنبد ہو کہ اُس کا عکسِ رخشندہ  
رہے گا یہ نظارہ نوحِ پرورِ ربی دنیا تک  
اسی کے فیض سے، اس کے توشیح سے، پہلے سے  
نیا آگن رہیں گے ماہ و اختر ربی دنیا تک

\*\*\*

\*\*\*

ہماریں نوحِ پرور بن کے نظروں میں سلائی ہیں  
بھی ہے ایک ہیرا کی چادر دل کے آگن میں  
خوشا قسمت کہ اک شب پا لیا اپنی مرادوں کو  
زارت سبز گنبد کی ہوئی دیکھائے روشن میں

\*\*\*

اے مسافر! سرخِ حق گری کا نام ہے  
سبز حق سے ملی ہے راہِ داری کی خبر  
زندگی میں کاسیائی سے بیجا جاتا ہوں میں  
دور کا اک سبز ہالہ ہے مرے پیشِ نظر

\*\*\*

رنگ ہے جو سرخ، وہ ہے قل و غارت کی دلیل  
زور ہے تو وہ ہے پتِ ہجر کا، غراؤں کا نشان  
اور تیرا ہو تو جدتِ خون کی ہوتی نہیں  
سبز رنگ ایسا ہے جس سے ہیں ہماری گل نشان

\*\*\*

سراسر رنگ و نکت ہے گلابِ آسمانِ سرور آئیں  
لے لے اپنے اندر ایک نورِ آگہی منی  
بنائے آگہ کا سرمہ، اگر چشمِ فلک دیکھے  
وہ علیین نبی کے ساتھ مس کرتی ہوئی منی

\*\*\*

اُحد سے ہے رستہ آقا حضور ﷺ کو اَللّٰت  
میں اس کے زبوں پہ جاں کیوں نہ پھر تار کروں  
میں سر بلند ہوں آقا ﷺ مجھے عروج ملے  
اُحد پہاڑ کا میں بھی تو سنگ ریزہ بنوں  
\*\*\*

جب تک پہ چڑی خالق و مالک دعائیں کہیں  
گاتا تھا گویا نالہ مرا راہِ گام گیا  
جب شہر القات کا در مل گیا مجھے  
میری نوا کا سلسلہ آ آساں گیا  
\*\*\*

یہی حضور ﷺ کے شر کو دارالافتائے دنیا میں  
عزز رکھتا ہوں دارالبقا سمجھتا ہوں  
در حضور ﷺ پہ حاضر نہ ہو سکوں جس سال  
میں خود کو مفلس و بیمار سا سمجھتا ہوں  
\*\*\*

## شہرِ سرکارِ شہِ دُوری

دہن پہ سُرخ تو زردی چھا گئی جذبات پہ  
آنکھ میں اب ٹاپتے ہیں لالہ زردی دائرے  
اے خدا! مجھ کو عطا کر ہنرِ گنبد کی بہار  
رکعت ہندوں کی ہوائے طیبہ سے پھولے پھلے  
\*\*\*

اشکِ جگر طیبہ سے تر ہوا مرا دامن  
صدے اُن سے دُوری کے سہ رہا ہوں جتنے ہیں  
سر پہ سر ہے ستارا سو پہ سو ہے ویرانی  
ہو کئی پائیں ہیں بھوتِ پست، فتنے ہیں  
\*\*\*

یہ اقلیدہ دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی  
یہ ٹٹمنا رہا ہے دیا جو اُمید کا  
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے منہ پر نقاب چاند  
ایسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عید کا  
\*\*\*

\*\*\*

احساس یوں ہے، جیسے اک بیکار چیز ہو  
 جذبے ہیں 'سزا' ذہن پر چھایا فہار ہے  
 آنکھوں کا نور مجھ سے تکلف برت گیا  
 طیبہ بچنے کو جو یہ دل بے قرار ہے

\*\*\*

ایک ہے سرا یارو، جب یہ ظاہر و باطن  
 اس لیے اُویسی ہے، دور ہوں مدینے سے  
 چھا گئی ہے ہائیں، خون ہے طبیعت میں  
 کیفیت جو اندر ہے، آنسو ہے چہرے سے

\*\*\*

کُلا ہوں شمع سا گل رات نعت کہنے میں  
 یہ ہے دُور، جب ہجر مصلیٰ ~~مصلیٰ~~ کا شر  
 یہ دُویاں، یہ جُداں ہے اک نظر کی بات  
 بنام حق، مرے سرکار ~~مصلیٰ~~! مجھ پہ ایک نظر!

\*\*\*

اک دکھتا ہوا خورشید ہے مجھوڑی کا  
 وائے قسمت، جو مرے گھن مکان میں اُترا  
 کیسے زندہ ہوں، میں کیوں زندہ ہوں یارو، جب سے  
 ٹوک ہجر مدینہ رگ جوں میں اُترا

\*\*\*

\*\*\*

ہو اشارہ تو پھر چلوں طیبہ  
 میں تو بس آپ ہی کے بس میں ہوں  
 مجھ پہ، ہو جائے پھر کرم ~~مصلیٰ~~!  
 نا اُمیدی کی دسترس میں ہوں

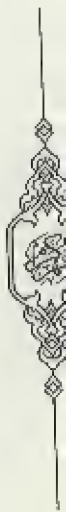
\*\*\*

چھپ گیا اندھروں میں پھر ستارۂ قسمت  
 دُوری مدینہ کا دل میں درد پھر چکا  
 ہو گئی ہیں پھر غائب گرم ہوشیاں دل کی  
 رہ گیا ہے اک بیکر سو مری غم کا

\*\*\*

۹۰	اور	۹۳	میں
میں	یہ	امر	مجھوڑی
جا	نہیں	سکا	طیبہ
وائے	ظلم		مجھوڑی

\*\*\*





\*\*\*

وہ دن گئے کہ مرا دل خزاں رسیدہ تھا  
نیں تھک لب تھا، مری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ  
ملی ہے اب مجھے طیبہ سے راحتوں کی لوبہ  
بکھر گئے ہیں تیرا پ اب گلاب کے رنگ

\*\*\*

میرے آقا ﷺ کے اُلف و اُکرام سے  
مجھ کو حصہ بقدر کفایت ملے  
دور ہوں سب گراں باریاں سانس کی  
پھر حضورؐ کی بھی مجھ کو ساعت ملے

\*\*\*

چمکے مرا نصیب بھی، نہیں بھی ہوں کامگار  
نہت ہو استوار خدا کے رسول ﷺ سے  
دنیا و آخرت میں راسی، ہوں سرخو  
چہ مرا اُنے یہ طیبہ کی وصول سے

\*\*\*

اک ایک لمحہ عزیزا ہے میرا جنت میں  
اک ایک لفظ مجھے آپ ﷺ کا تصور ہے  
مجھے ہو اذن کہ آؤں دیار طیبہ میں  
شق جذب مرا رہنما تصور ہے

\*\*\*

## شہرِ سرکاری تمنا

بزرگ حق چلے گی آنکھوں میں  
گنبد پاک ہوگا نور افزا  
پھر برے دل کی شاہراہوں سے  
خواہشوں کا جوس گزرے گا

\*\*\*

یسا دُعا ہے مری اور یہی تمنا ہے  
دیا اُمید کا دل میں نہ کیں بچھا دیگوں  
طلوعِ دیدارِ مدینہ کی آس باقی ہو  
درِ حضور ﷺ پہ جب تک نہ میں پہنچ جاؤں

\*\*\*

مدینہ جانے کی صورت نہ ہو اگر کوئی  
وہاں پہنچنے کی خواہش تو بے پناہ رہے  
میسر آئے نہ جب تک زیارتِ طیبہ  
خیال میں تو میرے ہر لمحہ کی بارگاہ رہے

\*\*\*

\*\*\*

سچ کہا، ہر کام سے وابستہ ہے اس کا سبب  
 ہے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ  
 آنکارا دل کی دھڑکن، بغل کی تیزی سے ہے  
 طیبہ جانے کی گن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ  
 \*\*\*

دیکھیں، خدا رکھتا ہے وہ روز کب ہمیں  
 جس دن کہ موت سے بھی روا ہم کو جنگ ہے  
 بس اک گن گئی ہے کہ طیبہ رسائی ہو  
 دل کو نہ اور آس، نہ کوئی آہنگ ہے  
 \*\*\*

دل میں یادِ شہر والا ~~شہر~~ ہو فزوں اور فزوں  
 ہر گنبد کو نگاہوں میں سائے رکھنا  
 شہر طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک  
 آرزوؤں کا جس شہر بسائے رکھنا  
 \*\*\*

عرشِ اعظم سے بندھ کے حاصل ہے  
 مرتبہِ سرور جہاں ~~جہاں~~ کو شرف  
 دل کی مہمائیوں سے ہے یہ دعا  
 ہو نگہ مٹتے وقت اُسی کی طرف  
 \*\*\*

\*\*\*

نام کو سہو نہیں، ہیں بے شر انبیا بھی  
 شاید آئی ہی نہیں اس بار طیبہ سے ہوا  
 صحنِ باغ و راغ میں شادایاں تو اس سے ہیں  
 رمز کی یہ بات کہتا ہے دل حق آشنا  
 \*\*\*

جنت کی آرزو نہ مجھے خور سے غرض  
 آقا! ~~یہ بات~~ حسنِ طلب کی ہے، پیار کی  
 ہر سال ہو غلام کی طیبہ میں حاضری  
 مٹی بھی ہو نصیب مجھے اُس دیار کی  
 \*\*\*

جو موت آئے مدینے کی راہ میں ہم کو  
 تو زندگی پہ صعوبت، کمال سستی ہے  
 حضور! ~~آپ کے قدموں سے ہے حیات~~ حیات  
 حضور! ~~آپ کے دم سے ہماری ہستی ہے~~ ہستی ہے  
 \*\*\*

دل مرا حسنِ حق کی کا منتقلہ ہے، مگر  
 اس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اس پر نفس ریز  
 لبیاں لیتا ہے طیبہ کو وہ کیسے شوق میں  
 راہبر آہستہ رو ہے اور رہو تیز تیز  
 \*\*\*



\*\*\*

نقیب یہ ہے، کوئی دُور ہو دینے سے  
فراز یہ ہے کہ اُس در پہ ہو نہیں نیاز  
خوابِ رخت جسے آج کہ رہے ہو رشید  
یہ کل ہی دیکھنا، ہو گی حیات سرافراز

\*\*\*

سرسراہٹ، سنسناہٹ کی ادا  
دوستوں! مجھ کو نویدِ عید ہے  
لائی ہے جو یہ دینے سے ہوا  
بازگشتِ آرزوئے دید ہے

\*\*\*

رکاوٹا رعبے رستے سے دُور ہٹ جاؤ  
میں شہرِ سرور کو نہیں ~~دور~~ کا مسافر ہوں  
دعا ہے، سر ہو نگوں اور چشمِ چرم ہو  
بہ طیبہ دل میں درِ ~~مطمئن~~ پہ حاضر ہوں

\*\*\*

مرے نصیب میں کب ہو گی صُبحِ طیبہ کی  
کتنے گی کون سے دن انتظار کی ساعت  
نظر میں ہو گا مری کب وہ مُنہدِ خُصرا  
لگاؤں دیکھیں گی کس دن بہار کی ساعت

\*\*\*

\*\*\*

جاتا ہوں، طیبہ جاؤں، کوں اور پھر جاؤں میں  
میرا مُستقبل اگر مَکُورے تو بس اس حال میں  
اس تک و دو میں مینر ہو نہ فرمت کی گھڑی  
میں رہوں مانیہ قیدی خواہشوں کے جال میں

\*\*\*

جَلّہ دل میں دھک دی ہے مضحک نے  
جُوح کے روشن دان سے آئی سُرُج ہوا  
یاد کیا، و شہرِ محبت نے مجھ کو  
بجر کے چرے کا رنگِ آخرِ زرد ہوا

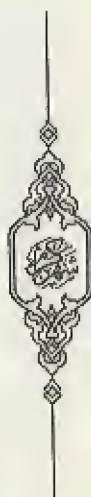
\*\*\*

خدا کرے کہ میں پنچوں دباؤ ~~آفتاب~~ میں  
خدا کرے کہ نہ یہ فاصلے کی دُوری ہو  
دماغِ عرش پہ ہو، سر ہو اُن کے قدموں میں  
نویدِ دیدِ ~~لے~~ ~~لہر~~ حضورِ ہو

\*\*\*

نبی ~~صلی اللہ علیہ وسلم~~ کے آگے ہے سب سچِ شخصیت کا طلسم  
دینہ جاؤں تو میں شخصیت کو کھو جاؤں  
زمانے بھر کے رشم کو اُن کے ٹھوکر سے  
گدائے کوئے رسولِ کریم ~~صلی اللہ علیہ وسلم~~ ہو جاؤں

\*\*\*



\*\*\*

آنکھ تو شب بھر 'سُکلی' ہے، مگر گنتی نہیں  
 گوشہ چشم تھا دیدہ کوکب ہوا  
 باز دید شیر سرکارِ دو عالم ~~میں~~ کا خیال  
 دل کی غلوت میں نہاں تھا، اب سوال لب ہوا

\*\*\*

سفر کا شوق جو دافر ہے ہم کو  
 مدینے کے سوا جاتے کہاں ہیں  
 وہاں راتوں کو آنکھیں بند رہتیں  
 ہم ایسے غید کے ماتے کہاں ہیں

\*\*\*

شہرِ نبوی ~~میں~~ تک جا پہنچوں گا آخر میں  
 پا جاؤں گا جنت اپنے خوابوں کی  
 خوشیاں استقبال کریں گی بڑھ بڑھ کر  
 قیاموں کی حوڑیں باز دکھائیں گی

\*\*\*

کسی نے مجھ کو نوید دی ہے  
 کہ جا سکوں گا دیارِ طیبہ  
 دل و نظر میں ہے پھر سایا  
 سرورِ خوشیوں بھری فضا کا

\*\*\*

## شہرِ سرکار میں حاضری

قدم قدم اُگت کی ند پہ  
 طیبہ تک جو چل کر پہنچیں  
 اہل نظر سب 'ہنس' دکھیں  
 دھول آئی روشن تصویریں

\*\*\*

اے خوشا قسمت! گیا جو فہم طیبہ کی طرف  
 وہ مقدر کا دھنی تھا، تھا وہی منزل نصیب  
 وہ طہانیت شہسا پا گیا دارِ سکون  
 بس اسی خوش بخت کو ہو گا قرار دل نصیب

\*\*\*

سرِ سرکار آتی ہیں نظر جو دودھیا لہریں  
 اور اُن پر دھوپ پڑنے سے جو کیفیت ابھرتی ہے  
 مجھے معلوم ہوتا ہے کہ روئے کی تجلی سے  
 برے دل پر بھی دس نور کی چادر اُترتی ہے

\*\*\*



\*\*\*

محبت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی  
 ہو طاری دل میں رقت بھی، یہی آئینہ خاطر ہے  
 جو دیکھا اُن کا روضہ، دل پہنچا، آگے آنسو  
 یہی اک کیفیت تو باعث تسکین خاطر ہے  
 \*\*\*

میں ہوں آقا ﷺ سے تنہا لطف و مرحمت  
 گرچہ اب تک زندگی میری عیاں کوش ہے  
 دیکھتا ہوں سامنے اب گنبدِ خضرا رشید  
 میری نظریں ہیں سولی اور زباں خاموش ہے  
 \*\*\*

سرزمینِ طیبہ کی ہے دولت سرا سرکار ﷺ کی  
 میں وہاں جاتا ہوں جب بھی، میرا یہ ہونا ہے حال  
 قلبِ مفضل، چشمِ پرّخم، روحِ خدایاں، جاں گداز  
 دل سرا سر اک تنہا، آنکھ بکسر اک سوال  
 \*\*\*

ملکِ سرکار ﷺ میں پہنچے تو ملا ہے آرام  
 تھا وطن میں تو بہت شور شرابا دل کا  
 سبز گنبد کے اثر سے ہے بہاروں کا سماں  
 کیا آباد ہوا ہے یہ فراہ دل کا  
 \*\*\*

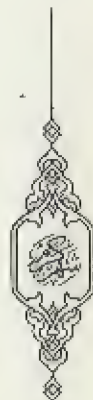
\*\*\*

نظر اُٹھی جو شملِ انکسار کی جانب  
 کھنچا ہوا میں مہند کی سنت چلا گیا  
 رسائیوں میں وہاں کی برا تلفت ہے  
 جو اور دل سے اُٹھی آرزو، سکتا گیا  
 \*\*\*

معصیت کی راتِ آخر پہ نہ جاتی کس طرح  
 جب مرے اکلکِ فحاشات کا رواں چیلوں رہا  
 جا ہی پہنچا میں مدینے، کیفیت بدل مری  
 اب غمِ دنیا و دین سے ہو گیا میں زوں رہا  
 \*\*\*

دوری طیبہ کی رحمت اب نہیں  
 جو تصور ہے، وہ جلوہ بیز ہے  
 جس میں بہتا جا رہا ہوں رانِ دہنوں  
 رحمتوں کی جوئے دل آویز ہے  
 \*\*\*

اُدھر نگاہیں تھیں مایوس اور اُدھر دل میں  
 اللہ ہر مہند کا اک سکتا تھا  
 وہاں پہنچ کے، یہ سب کچھ بھلا دیا میں نے  
 نہ پوچھے کہ یہ قصہ کیا بھی سکتا تھا  
 \*\*\*



\*\*\*

کرے گا جنم کو بھی پاک حصِ دنیا سے  
جو شہر نور مری روح کو اُجالے گا  
یہ قلب ہو گا جو معذور اُن کی شفقت سے  
تو یہ داغ مزا اُن کے لطف کا لے گا

\*\*\*

مستیر رحمت بخت یہ ایسا ہوا  
راستے ہی میں رہا حلال نصیبی کا خیال  
روح سرشارِ کرم ہائے فراواں ہو گئی  
زندگی طیبہ پہنچے ہی نئی دستِ سوال

\*\*\*

جب تک نہ کی تھی میرے مقدر نے یادری  
جب تک میں شہرِ سرورِ عالم ~~میں~~ گیا نہ تھا  
جب تک نہ تھا میں لذتِ جہد سے آشنا  
میرا کسی خوشی سے کوئی رابطہ نہ تھا

\*\*\*

جو وہاں حاضر تھے، اُن کے تن پہ تھے اُبلے لباس  
میں چلا تھا معصیت کی زنجیاں اوڑھے ہوئے  
مجھ کو اُس دربار سے پھر بھی نہ دھکا دیا گیا  
کیا کہوں، مجھ پر کرم سرکار ~~میں~~ کے سکتے ہوئے

\*\*\*

□

مادرِ سرکار ~~میں~~

سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا

کی یادِ گاہ میں حاضری

دنگ ہیں احباب سب میرا مقدر دیکھ کر  
اس طرح پوری تمنائے جہیں سائی ہوئی  
کھل گیا میری دُعاؤں کے لیے بابِ ثبوت  
مادرِ سرکار ~~میں~~ کے در پر پذیرائی ہوئی

□

## شہر سرکار سے واپسی

\*\*\*

کب خدا پہنچائے گا، کیسے وہاں پہنچوں گا میں  
تھا بہت بے چین طیبہ دیکھنے کے واسطے  
جا کے لوٹ آیا تو پہلے سے فزوں ہے اضطراب  
اب کہاں ہے چین ممکن، اب تو دیکھ آیا اُسے

\*\*\*

ایک یہ احساس نہیں ہی چُرا کر لے گیا  
دور مجھ سے کیوں ہوا شہر شہر ہر رنگ و صورت  
میری سینے میں کک سی بن گیا ہے یہ خیال  
طیبہ جا کر پھر چلا آیا ہوں کیسے لوٹ کر

\*\*\*

پھیلتی بڑھتی ہوئی میری تمنائوں کی تیل  
قلب کی دیوار پر نشو و نما پاتی ہے کیوں  
غواہش دیوار طیبہ تو مری پوری ہوئی  
آنکھ کی حسرت کو مٹاتا تھا، بڑھی جاتی ہے کیوں

\*\*\*

مسجد و منبرِ راضی الجنت اور قدینِ پاک  
جالیوں وہ نور کی، وہ سبز گنبد اور وہ گھر  
وہ گیا ہے دل دین، خود تو چلا آیا ہوں میں  
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر

\*\*\*

لوٹ کر طیبہ سے جب آیا تو یاروں نے کہا  
”کچھ بتائیں“ آپ کے احوال کی صورت تھی کیا؟“  
ماجرا دل کا جتنا کس طرح بے خود تھا میں  
آنکھ تھی پر نہم، زباں پر مَر تھی، سر تھا جھکا

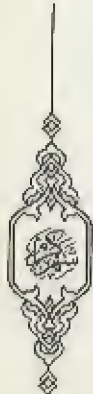
\*\*\*

کھل کے برسا اب کے، ابر لطفِ سرکارِ جہاں  
بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک سلا دیا  
آ کے طیبہ سے بھی ہوں سرشارِ فیضِ مرحمت  
دل میں روشن ہو گیا پُر کیف یاروں کا دیا

\*\*\*

شیخ ہے، ہاں مومن اول سے، پوچھو راز یہ  
اہلِ شرب کا معاند تھا کہ وہ مصلان تھا  
زائرین ”اس“ سے پوچھتا پھر کیا ضرور  
ان سے اہل طیبہ نے کتنا سلوک اچھا کیا

\*\*\*



”تجس رسانیاں اس میں بھری برسات کی  
دید طیبہ سے ہوئی ہے چشم پر خم مستفید  
اب ہوئی رقت کی دولت یاد کے باعث نصیب  
یوں ہوئے لطف شہ کو میں مستفید سے ہم مستفید

\*\*\*

رات کالی ہے، ذراقی ہے ہیولوں سے مجھے  
زور زور مہر چمکتا ہے مرے آنکھن میں  
جب سے اس شہر مقدس سے ہوا ہوں واپس  
اک کمک سی ہے دل زار کی ہر دھڑکن میں

\*\*\*

عزیز رہی ہے محبت میں اپنی ہر ساعت  
بسا ہے یاد کی خوشبو میں اپنا ہر لمحہ  
ہوئی ہے واپسی طیبہ سے اپنی جس دن سے  
دکھا رہا ہے یا ایک پہنا ہر لمحہ

\*\*\*

میں جب سے آیا ہوں اُس سر زمین سے واپس  
ملے ہیں مجھ کو کئی بار کادواں خم کے  
وہاں ہے یاد مدینہ نے قلب کو اک داغ  
چراغ چشم وفا میں ملے ہیں شبنم کے

\*\*\*

قریہ محبت

\*\*\*

## اختتامیہ

کون بد قسمت ہے جو روبرو رحمت ہر عالم ﷺ میں حاضری کی تمنا نہ رکھتا ہو  
جسے مدینہ النبی ﷺ سے محبت نہ ہو جسے طیبہ اقدس کا زور زورہ رنگ صدمہ و غور شید  
نہ دکھائی دے۔ جو شخص صاحب ایمان ہے جس کے قلب و جان میں اللہ تعالیٰ اور اس  
کے محبوب پاک ﷺ کی محبت جاگزیں ہے اس کی آنکھیں شہر سرکار ﷺ کی  
زیارت کی تمنا کی ہیں اس کا سر و لبہ مصطفیٰ علیہ السلام و آثار پر بھٹکتا چاہتا ہے۔ اس کے  
دل میں دید شہد خضر (علی صاحبہ) (صلوٰۃ والسلام) کی لگن ہوتی ہے۔ یہ ضیئ تو اس کا  
دعویٰ اسلام ثابت کیے ہو گا۔ مدینہ منورہ کی اہمیت اور اس کے فضائل و مناقب شہید  
احادیث میں مرقوم ہیں۔ جن نفوس قدس نے سرکار والا چار ﷺ کی آنکھیں دیکھیں  
اور اپنی آنکھوں سے آقا حضور سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ کی زیارت کی انھوں  
نے شہر رسول امام علیہ السلام کی عظمت و توقیر کی اور لوگوں کو اس کی تلقین کی۔

بزرگان دین مدینہ کریمہ کے ذکر میں مصروف رہے اور وہاں رسائی کے خیال میں  
گمن ہوئے۔ شعراء نعت نے ہر زبان میں اسی شہر مقدس کی تعریف و توصیف کی۔ اردو  
شاعری میں سب سے زیادہ نعت کی گئی۔ مدینہ الحبیب ﷺ کا تذکرہ وہاں تک رسائی  
کی خواہش اور وہاں پر غم نے اور وطن ہونے کی تمنا کا اظہار نعت کے عوی مضامین ہیں  
اور اردو کے قریب تمام نعت گوؤں نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے۔

بعض کتابوں میں شہر رحمت ہر عالم ﷺ کا ذکر پاک نسبتاً زیادہ ہے۔ مثلاً زائر  
حرم حیدہ صدیقی کسٹوئی کی ”گلہبائے حرم“ کی زیادہ تر منظومات غزل کی ہیئت میں ہیں اور  
اُن میں حرم کعبہ اور حرم مدینہ منورہ دونوں میں حاضری اور حضور کی کیفیات منظوم  
ہیں۔ آخر میں چند نظمیں بھی ہیں لیکن مہد کی غزلیں عموماً کیف و گداز کی کیفیتوں سے  
بھر پور ہیں اور غزل مسلسل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چند نظیہ غزلیں مدینہ مدینے سے ہیں  
مدینہ کی کہیاں آؤ مدینے چلیں اور دیار حبیب ﷺ رریف میں ہیں۔ البتہ ”گلہبائے



حرم" کی ساری نعمتیں مدینہ منورہ سے متعلق تھیں، معراج النبی ﷺ اور درود و سلام کے حوالے سے کسی گئی نعمتوں کے علاوہ بھی چند نعمتیں ایسی ہیں جن میں مدینہ طیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

محمد حسین قنیر کی "سفینہ عشق مدینہ" میں زیادہ تر نعمتیں شہر رحمت (مطلی صاحب الصلوٰۃ والسلام) سے متعلق ہیں لیکن بہت سی نعمتیں اور کئی نعمتوں کے بہت سے اشعار دوسرے مضامینِ نعت سے متعلق بھی ہیں۔ "سفینہ عشق مدینہ" میں بڑی خوبصورت ردیفوں میں مدینہ النبی ﷺ کا ذکر آتا ہے۔ مثلاً مدینے کی ادا، پانی دینے کا۔ ہائے مدینہ رسول ﷺ۔ مدینے میں۔ ہے روضہ احمد ﷺ۔ کہاں ہے روضہ احمد ﷺ۔ ہم کو وہ مدینہ محمد ﷺ۔ مدینے کی طرف۔ مدینے کا سفر۔ دینے سے دل لگا۔ سبقتِ قبل۔ مدینہ منورہ۔ ہے مدینے کی زیارت۔ برجِ بکر۔ مدینہ۔ ہو تو محمد ﷺ کا مدینہ ہو۔ مرتدِ پاک۔ ہے سید احمد ﷺ کی شمع۔ مدینہ طیبہ۔ ہے مدینہ طیبہ۔ ہے مدینہ رسول ﷺ کا۔

زاہد مدینہ ہزارہ کنھڑی کا تخصص یہ رہا ہے کہ ان کی نعمتوں میں شہر نبوی شہرم ﷺ کی باتیں اور درود و سلام کا ذکر زیادہ ہے۔ "مکرم ہائے کرم" میں سلامِ عالم شوقِ عالم کیف (حضوری کے بعد) یا مدینہ (حضوری کے قبل) اور عائے حضور ﷺ کے عنوانات سے نعمتیں موزون ہیں۔ آدھی سے زیادہ نعمتوں میں شہرِ سرورِ کائنات (طیبہ السلام والصلوٰۃ) کا ذکر پاک ہے۔ مدینہ، مدینے میں ہے، دیارِ نبوی ﷺ، ہے مدینہ، ہے مدینے میں، مدینہ ہے، طیبہ میں ہے، طیبہ ہے، مدینے کو چلو، ہے دیارِ حبیب ﷺ، ردیفوں میں بھی نعمتیں کئی گئی ہیں۔

محمد عبدالعزیز شوقی کی نعمتوں میں ذکرِ طیبہ وافر ہے۔ "فیوضِ الحرمین" میں "مظلومات" کے عنوان سے چار نعتیہ نظمیں مدینہ اکرمہ سے متعلق ہیں۔ ایک نعتیہ مثبت کا بیب کا مصرع ہے "مدینے کی گلیوں کے قریبان جاؤں۔" مدینہ، ارضِ حرم اور مدینے کی ردیفوں میں بھی چار نعمتیں ہیں۔

دورِ حاضر کے عظیم نعت گو حافظ منظر الدین کی "جلود گاہ" میں ایک مثنوی (صفحہ

۱۵ سے ۳۳ تک) "سفرنامہ حجاز" ہے۔ مدینہ پاک کے بارے میں تین نظمیں ہیں۔ حصہ اول، آرزوئیں، حصہ دوم، آغاز سفر، حصہ سوم، حضوری اور حصہ چہارم واپسی ہے۔ ان چاروں حصوں کی بیشتر نعمتوں میں مدینہ الرسول ﷺ کا ذکر ہے۔ دو نعمتیں مدینہ ہے اور حجاز ردیف کی ہیں۔ "بابِ جبریل" میں مدینہ اور مدینے کا ردیف کی دو نعمتیں ہیں۔

حافظ علی بھٹی کے آٹھ نعتیہ دو اویں میں سے ایک "نغمہِ روح" ہے۔ اس میں ۹ اشعار کی ایک مثنوی سفر حجاز کے بارے میں ہے۔ حکیم عبدالکریم شمر نے بھی منظوم سفرنامہ حجاز لکھا۔ بشیر زواری کی "خزینہ نعت" میں مدینہ طیبہ کے حوالے سے (صفحہ ۶ تا ۹ پر) خلف عنوانات کے تحت نعمتیں مرتب ہیں۔ صفحہ ۷۷ سے ۱۳۳ (آخری صفحے) تک عام نعمتیں ہیں۔

علامہ ضیاء القادری بدایونی کی کتاب "دیارِ نبوی ﷺ" میں سفرنامے کے دو حصے ہیں۔ انھوں نے صفحہ "د" پر اپنی اس طویل مثنوی کے بارے میں لکھا۔ "اس کے تین جزو کیے۔ پہلے جزو میں اپنے جذبات کی ترجمانی اور بدایوں سے کراچی تک کی روانگی درج کی۔ دوسرے حصے میں کراچی سے انتظامِ حج تک کے حالات قلم برداشتہ لکھے۔ تیسرے حصہ میں مکہ سے روانگی اور مدینہ طیبہ کی حاضری کے کوائف ہیں۔" مجھے جو کتاب علامہ کے فرزندِ رشید، یوسف حسین قادری (ریٹائرڈ فنی سیکرٹری، کینٹ ڈوئرن) نے مرحمت فرمائی، دو ۱۹۵۰/۵۴ھ میں لکھنؤ اربابِ آرزو لاہور سے چھپی ہے۔ اس میں پہلے دو حصے ہیں، تیسرا حصہ نہیں۔ تیسرا حصہ شاید چھپا ہی نہیں۔

خلیق قریشی کی "برگِ سدرہ" میں "سفر مدینہ" کے عنوان سے ۹ نعمتیں ہیں۔ دوسری کئی نعمتوں میں بھی شہرِ محبت کا ذکر ملتا ہے۔ مدینہ، مدینہ رسول ﷺ کا اور مدینہ کیا کہنے ردیف کی پانچ نعمتیں ہیں۔

دورِ حاضر کے نعت گو والوں میں حافظہ کدھیانوی کے تیسرا نعتیہ مجموعے اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی نعمتوں میں شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ذکر بہت کیا ہے۔ بطورِ خاص "شائے خواجہ" میں ۳۲ اشعار کی ایک مثنوی "خوشتریں شرے کہ آتجا دہراست" اور مدینہ، مدینے کی، مدینے کی گلیاں اور ان کی

نگلی میں روایتوں کی چھ نعتیں ہیں۔ "نشد حضورؐ" میں "مدینہ منورہ" اور "وارداتِ دل" کے عنوان تلے ۵ نعتوں کے علاوہ مدینہ روایت کی دو اور "ہر نگلی مدینے کی" کی روایت کی ایک نعت ہے۔ "کیف مسلسل" میں دو نعتیں نظموں کے علاوہ مدینہ اور مدینے کی روایت کی دو نعتیں ہیں۔

"مطلع قارن" کے شروع میں چار نعتیں تھیں "کیفیات مدینہ منورہ" کے عنوان سے ۵ نعتیں اور آخر میں پھر دو نعتیں تھیں خالصتاً اس موضوع سے متعلق ہیں۔ اس مجموعے میں مدینہ مدینے کی شریعت اور شہر مدینہ ہے روایت کی پانچ نعتیں ہیں۔ "نعتیہ قطعات" میں مدینہ منورہ کے عنوان سے ۱۳، اردوئے مدینہ کے عنوان سے ۲۶، سوز و گداز کے عنوان سے ۲۶، کیفیات حضورؐ کی کے عنوان سے ۳۶ اور بارگاہ نبوی ﷺ سے رخصت کے عنوان سے ۵ قطعات ہیں۔

حافظ لدھیانوی کی "دعائے علی النبی ﷺ" کے شروع میں تین "ترانہ مدینہ منورہ" ہیں۔ ایک نظم "کیفیات حضورؐ" اور دوسری "حضورؐ کا ایک لمحہ" ہے۔ مدینے کی روایت کی دو اور شہر مدینہ ہے روایت کی ایک نعت اور ہے۔ "یا صاحب الجہاں ﷺ" کے شروع میں چار "ترانہ مدینہ منورہ" ہیں۔ مدینہ روایت کی دو مدینے کی روایت کی ایک اور نبی ﷺ کا دیار ہے روایت کی ایک نعت مزید شامل ہے۔ "معراج سفر" منظوم سفرنامہ حجاز ہے۔ ۱۸ صفحات کی کتاب میں صفحہ ۶۰ سے ۱۰ تک مدینہ اکرمہ اور اس کے مقالات کا ذکر ہے۔ "مہذب حنا" کے آغاز میں مدینہ منورہ کے بارے میں ایک شخص ہے۔ مدینہ ہے اور شہر مدینہ ہے روایت کی دو نعتیں ہیں۔ "تائید جہل" کے شروع میں ایک سندس اور دو نظمیں اس موضوع پر ہیں۔ ان کے علاوہ مدینہ روایت کی دو اور شہر مدینہ روایت کی تین نعتیں ہیں۔ "نعتیہ رباعیات" میں بھی بہت سی رباعیات ان کے عمومی رجحان کے مطابق طلبہ اقدس کے بارے میں ہیں۔

میرزا ذہیر نظر مجموعہ نعت "شہر کرم" اب تک اردو میں شائع ہونے والے مجموعہ ہائے نعت میں یہ منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے ہر شعر میں شہرِ محبت و عطا (مدینہ طیبہ) کا ذکر لایف ہے۔ اس سے پہلے آج تک کسی زبان میں کسی شاعر کا ایسا مجموعہ نعت سامنے

نہیں آیا جس کے ہر شعر میں طیبہ مقدس کا ذکر پاک ہو۔ اس کے پہلے حصے "مصلحتی" "مگر" کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ۹۲ نعتوں کی قریباً ۹۲ فی صد نعتیں ہی روایتوں میں ہیں۔ آج تک اردو ادب میں ان روایتوں پر کسی نے طبع آزمائی نہیں کی تھی۔

"شہر کرم" تین حصوں پر مشتمل ہے۔ "مصلحتی" "مگر" "مسکن سرکار" اور قریہ محبت۔

"مصلحتی" "مگر" میں حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "محمد" کے عدد کی مناسبت سے ۹۲ نعتیں ہیں۔ یہ نعتیں میں نے اپنی پانچویں حاضری (دسمبر ۱۹۹۹) کے بعد چند میٹوں میں کسی ہیں۔ "مصلحتی" "مگر" کی روانف اور قوافی کی صورت یہ ہے:

میں	قافیہ	روایت
الانسان و عرش کا جانی ہے شہر مصلحتی	جانی	ہے شہر مصلحتی
مدینہ شہر عطا ہے روز اُس و وفا عطا	عطا	ہے دیار اُس و وفا
دس مہارہ دن ہوساں میں میرا وطن رہا وطن	وطن	رہا
آقا کا لقب یاب ہے وہ شہر لاہراب	لقب یاب	ہے وہ شہر لاہراب
اس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قہر مطلب کراں	کراں	میرا یہ قہر مطلب
نبی کا روضہ اقدس ہے آستانِ قلیب آستان	آستان	قلیب
حاضری طیبہ کی جب کرتی ہے سلمان قلیب سلمان	سلمان	قلیب
قلب وہاں میں یوں رہا ہے شہر شمس مرتبت رہا	رہا	ہے شہر شمس مرتبت
روضہ ہرکارہ رہا رہا رنج المرتبت رہا	رہا	رہا المرتبت
دعوت سعادت شہر محبت سعادت	سعادت	شہر محبت
چ رہا طیبہ احسان محبت احسان	احسان	محبت

آٹا کا شہر رحمت یہ قریبِ جنت رحمت  
 مذکور ہے طیبہ کا مری لکھ سماعت مری  
 یہ امین غام کی ہے اجرام کی چوکت اجرام  
 طیبہ میں دہ کی عرض کہ فرما میں عطا عطا  
 اُلفت کا تکتنا ہے تو کا ہر گنبد تکتنا  
 ہے دیکھ ریاس ہے تو ہے طیبہ کا وہ نور یاس  
 وہ ہی سرکار کی جانب سے رحمت کی نوبت رحمت  
 اس نے سمیت کہ بر آئی تہا پاچا ہار تہا  
 طیبہ ہے جگہت کا کر مسکن سرکار مسکن  
 یہ دو میں نے پاسے ہیں دل میں جاگزیں پھر جاگزیں  
 کہ نہ لڑا تھا یہ برا خدا آخر خدا  
 میں نے کے چاہوں دیدہ تر متعلق کر دیدہ تر  
 طیبہ ہے شہر محمد ہے آجال کا کر محمد  
 سرکار کے دربارِ منور کا تصور منور  
 طیبہ ہے اور میں کوئی اپنایت کا شہر کوئی  
 دنیا میں جو ہیں کرسے دینے کا ذکر خیر کرسے  
 جس کی نظروں میں ہی شہر ہی کی تصویر ہی  
 آباد طیبہ کا دنیا سے ہے چہرہ ابراز چہرہ  
 طیبہ چلتے کے لئے رنج ہے برا جہنم برا  
 جس شخص کا مقصود ہے سرکار کی دیکھ مقصود  
 میں ہوں مسرور کہ پہنچا تو دیدہ اقدس پہنچا  
 محو کہلائے تو سہی شہر اقدس سہی  
 آرام نکلا سرور وہ درودہ اقدس سرور  
 رسول پاک کا یہ شہر دیکھش کا  
 طیبہ پاسے کی جو رکھتا ہو مسلمان چاہش مسلمان

مخدود جانتا ہے کہاں اور کیا ہے لیکن کیا  
 حضور آپ کی رحمت ہے ہر کسی پہ تحیہ کسی  
 طیبہ میں حاضری کی کُتھ کو ہے ہر موقع ہر  
 خوش بخت ہے وہ جس کو لی جنت امتیں لی  
 شہرِ رحمت و عطا آپ کا شہر ای شرف عطا  
 قبلہ رخ بھی دل سے آٹا کے قدموں کی طرف رہے  
 .... جو رہے آٹا کے قدموں کی طرف رہے  
 بر اُلفت ہر طوٹا سے سوا اک سرور و کیف سوا  
 اشتیاقی بیدر طیبہ ہے ہر میرِ اشتیاق میر  
 طیبہ اقدس ہرے سرکار کا وہ شہر پاک کا  
 طیبہ بھیجے کے دوستو! ہم نے اُنکے جگہ اُنکے  
 شہر رسول ہر دو جہاں شہر ہے مثال ہے مثال  
 منظرِ بخت بھی دکھائے دینے کا خیال دکھائے  
 آب و ہوا شہر آٹا تک رسا رشتی خیال رسا  
 دینے سے اُنکے ہیں رحمت کے ہاں اُنکے  
 طیبہ ہے سرور کا شہر پاک شہرِ محترم سرور  
 مرکزِ انوار دہلی ہے طیبہ کا حرم دہلی  
 روضہ اقدس کی جو دیکھے یہ گوریں جاپاں دیکھے  
 دینے جب سے جا کے آ کیا ہوں گیا  
 جاگزیں دل میں تو سر پہ سایہ عشرتِ مہدیں سایہ عشرت  
 پیار کی ہے روشنی دینے الحبیب میں روشنی  
 کیا تھا پہلا سجدہ میں نے محرابِ تحفہ میں نے  
 قبیل سے مل جانا ہے رب شہرِ کرم میں رب  
 یہ دیکھ لو بیٹا ہوں سرکار کے قدموں میں بیٹا  
 نکارت پاس کے دیدہ حیران نواز ہیں حیران

ہے فیض  
 پہ تحیہ  
 موقع  
 ہفت المیع  
 آپ کا شہرِ شرف  
 آٹا کے قدموں کی طرف  
 آٹا کے قدموں کی طرف  
 اک سرور و کیف  
 اشتیاق  
 وہ شہر پاک  
 دیکھ  
 -  
 دینے کا خیال  
 رشتی خیال  
 ہیں رحمت کے ہاں  
 کا شہر پاک شہرِ محترم  
 ہے طیبہ کا حرم  
 یہ گوریں جاپاں  
 ہوں  
 مہدی  
 دینے الحبیب میں  
 محرابِ تحفہ میں  
 شہرِ کرم میں  
 ہوں سرکار کے قدموں میں  
 نواز ہیں

یہاں کا کوئی بھی لہر صبار شب میں نہیں  
 اس طرح چا لیا ہے۔ شبیر کے شر کو  
 نہ چھو نہ چھو ہے کیا خدہ طیبہ کیا  
 کوئی لے گیا نہیں اہل طیبہ اہل  
 اللہ کا کرم ہے دست ہزار طیبہ ہزار  
 شہر سرکار در عالم ہے مدینہ طیبہ سرکار در عالم  
 پادشاہ شہر پاک سے مدینہ منورہ پادشاہ  
 سرکار کی عطا کا نقشہ دیاں دینہ جو  
 کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عظمت مدینہ عظمت  
 دیکھوں گا در دولت سلطان عینہ دیکھوں گا  
 طیبہ اللہ کی صورت مرکز نور نبی صورت  
 جو دیکھے وہی جہاں قیام گاہ نبی دیوار  
 تجلے کبھی تو سر تو کبھی آنکھ بھی کبھی  
 اگر دن میں خیم محبت نہ ہوتے ہوتے  
 تعلق ایسے بد قسمت کا کیا انوار آتے انوار  
 ہم لٹکے جاتے ہیں نول دیوار آتے دیار  
 ہر غبار پاتا ہوں طیبہ مقدس سے پاتا  
 ہر شخص سر پہ لم ہے آگے نوازندہ کے سر پہ  
 اس طرح ہے کوچہ و بازار نبی کے ہے  
 طیبہ میں گزرتے دن سہو ہشتی بنا ہشتی  
 "مدینہ مدینہ" جو دل کی صدا ہے صدا  
 رحمت نہ ہو کیوں لاقد "جہل اُحد کی بات ہے لاقد  
 ارض طیبہ کی خواہش شامل محبت ہے شامل  
 سب سے زائد شاد افرا ادب گاہ محبت ہے شاد افرا  
 کچھ اس طرح سے نمودر حضور کا گھر ہے نمودر

ہر شخص وہ لہاں شر حضور ہے لہاں  
 ایک مرکز وحدت طالب تقدس ہے وحدت  
 اک شر ہے مثال یہ شر مثال ہے بے مثال  
 ہر شر ہکا ہے میرا سر مدینہ الرسول ہے سر  
 جتنی شائے طیبہ میری شاعری میں ہے شاعری  
 قیام گاہ حبیب خدا مدینہ ہے حبیب خدا مدینہ ہے

صفحہ ۱۸۹ پر میرے ایسے نازہ اشعار ہیں جو ان ۴۲ نعتوں کے علاوہ ہیں۔

"مسکن سرکار" میں میرے مجموعہ ہائے کلام "دور لہنا لب ذکرک" "حدیث شوق" اور "منظومات" میں شامل ایسے اشعار جمع کر دیے گئے ہیں جن میں شہر محبت و مروت (علی صاحب السلوۃ والسلام) کا ذکر مبارک ہے۔ ان میں زیادہ تر اشعار منجوری مدینہ کی کیفیتیں ملیں گی جو اس حقیقت پر وال ہیں کہ یہ میری مدینہ کرے۔ میں پہلی حاضری (۱۹۸۹) سے پہلے کے اشعار ہیں۔

"قریہ محبت" میرے زیر ترتیب مجموعے "قطعات نعت" کے چند اور اوراق پر مشتمل ہے۔ جن میں شہر سرکار کا ذکر "شہر سرکار" سے نوری "شہر سرکار" کی قریہ "شہر سرکار" میں حاضری اور شہر سرکار سے واپسی کے موضوع پر کئے گئے قطعات شامل ہیں۔ اس طرح مدینہ منورہ کے بارے میں میرے اب تک کے گئے تمام اشعار "شہر کرم" میں جمع ہو گئے ہیں۔

شہرِ اہل مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہدیہ تم کو فرمائیں تو رہے نصیب!

راجہ رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"

اعظم منٹلی۔ نیو شالامار کالونی۔ لٹکان روڈ

لاہور۔ پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون: ۷۷۵۵۸۵۱)



## ”نہر کرم“ کی روئیں

”نہر کرم“ کے تین حصوں مصطفیٰ مکر، مسکن سرکار (ﷺ) اور قرینہ محبت میں قوافی اور ردی کے علاوہ درج ذیل روئیں استعمال ہوئی ہیں:

آپ (ﷺ) کا شری شرف۔ آخر۔ آشا۔ آقا (ﷺ)۔ آقا (ﷺ)۔ آقا (ﷺ)۔ آقا (ﷺ) کے قدموں کی طرف۔ آکھ بیگیتی۔ آیا۔ اپنیت کا شرف۔ اپنی۔ اُترا۔ اُتا تو ہو۔ اُتر انداز۔ اوب گلو محبت ہے۔ احمد بخار (ﷺ)۔ احمد مرسل (ﷺ)۔ اشتیاق۔ اعزاز۔ اک سرور و کیف۔ الفتات۔ اے مرے آقا (ﷺ)۔ ایسا نہ تھا۔ بنے۔ یہ فیض عشق۔ بہت۔ بھاگ دوڑ۔ بھی ہو گا۔ پانچ بار۔ پھر۔ پھیل۔ قصور ہے۔ تک۔ تو کیا پروا۔ تفتح۔ تھا۔ جاؤں۔ جبل اُحد کی بات ہے۔ جنت البقیع۔ جو دیار اقدس۔ جواز۔ جیل۔ چاہیے۔ چکے۔ چہانے۔ حضور (ﷺ) کا گھر ہے۔ حق۔ خدا گواہ۔ غلبہ سماعت۔ غلبہ طیبہ۔ غلووس۔ خواہش۔ در دولت سلطان مدینہ (ﷺ)۔ درکار ہے۔ درو پاک۔ دکھ۔ دور ہے۔ دیا۔ دیتے ہیں۔ رخص خیال۔ رسول اللہ (ﷺ) کی۔ رفیع المرتبت۔ رکنا۔ رنگ۔ رہ جائے گا۔ رہا۔ رہتی دنیا تک۔ رہے۔ ریاض جنت۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ۔ سرکار (ﷺ) کے قدم ہیں۔ سرکار (ﷺ) کے قدموں میں۔ سمجھتا ہوں۔ سے۔ سے کیا غرض۔ سے منحرف۔ سے واقف ہیں۔ سے یا مصطفیٰ (ﷺ)۔ شروع۔ شکیب۔ شر آقا (ﷺ) ہے۔ شریاک ہے مدینہ منورہ۔ شہر تمنا۔ شہر حضور (ﷺ) ہے۔ شہر رسول (ﷺ) کے۔ شہر کرم میں۔ شہر محبت۔ شہر مقدس۔ شہر نبی (ﷺ) کی تصویر۔ صلوة کئی سلام زیادہ۔ طلبہ مقدس ہے۔



طیبہ۔ طیبہ کے۔ طیبہ ہے۔ عام۔ قلعہ۔ غیر۔ فقط۔ فردوس۔ گلہ کا باعث۔ کا بند۔ کا تصور۔ کا علاج۔ کا شریاک شہر محترم۔ کچھ۔ کرتے ہیں لوگ۔ کریں۔ کوچہ و بازار نبی (ﷺ) کے۔ کمل۔ کمال ہیں۔ کی۔ کی تلاش میں۔ کی چوکھٹ۔ کی سماعت۔ کی علمیتیں۔ کی نوید۔ کی ہے۔ کے۔ کے رات دن۔ کے صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے۔ کیونکر۔ گامیہ۔ لیا ہے جیبر (ﷺ) کے شر کو۔ لیکن۔ مٹی۔ محبت۔ محبت ہے۔ عراب تہجد میں۔ مدینہ الحبیب (ﷺ) میں۔ مدینہ الرسول (ﷺ) ہے۔ مدینہ۔ مدینہ ہے۔ مدینے کا خیال۔ مدینے کا ذکر غیر۔ حرا۔ مرکز نور نبی (ﷺ)۔ مستفید۔ مسجدیں۔ مسکن سرکار (ﷺ)۔ مصطفیٰ مکر۔ مطلوب۔ مطمئن۔ منف۔ ملے۔ ملے گی۔ میرا یہ قلب مضطرب۔ میرے مولا صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ میں رہتا ہے۔ میں نہیں۔ میں ہوتے ہیں۔ میں ہوں۔ میں ہے۔ نکلنا۔ نصیب۔ نظر آئے۔ نواز ہیں۔ نہ تھا۔ نہ پوچھیے۔ نہیں۔ والا ہے۔ واہ واہ وہ روضہ مقدس۔ وہ شریاک۔ ہر لمحہ۔ ہو۔ ہو کس طرح۔ ہو گئی ہے۔ ہول۔ ہولکے ہوں۔ جوں طیبہ مقدس سے۔ ہوئی۔ ہوئے۔ ہے۔ ہے آقا (ﷺ) کا سبز گنبد۔ ہے آگے مواجہہ کے۔ ہے اپلوں کا گھر۔ ہے تو ہے طیبہ کا رہ نوروز۔ ہے دیار اُنس و وفاء ہے سرکار (ﷺ) کی دلہیز ہے شہر ختی مرتبت (ﷺ)۔ ہے شہر مصطفیٰ (ﷺ)۔ ہے طیبہ کا حرم۔ ہے فیض۔ ہے کہ نہیں۔ ہے کیوں۔ ہے مدینہ طیبہ۔ ہے مدینے کا مسافر۔ ہے وہ شہر لا جواب۔ ہے یا نبی (ﷺ)۔ ہے یا رسول اللہ (ﷺ)۔ ہیں۔ ہیں تجلیں۔ ہیں رحمت کے ہال۔ یا رسول (ﷺ)۔ یا رسول اللہ (ﷺ)۔ یہ شہر جمال ہے۔ یہ شہر دلکش۔ یہ قرینہ محبت۔ یہ نوریں جلیاں۔

## اردو مجموعہ ہائے نعت

۱۰۔ نورفعنا لک ذکرک۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (صفحہ ۱۳۶)

۲۰۔ حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (صفحہ ۱۷۶)

۳۰۔ منثور نعت (اردو پنجالی فرویات) ۱۹۸۸ (صفحہ ۱۷۶)

۴۰۔ سیرت منظوم (میسورت تعلقات) ۱۹۹۲ (صفحہ ۱۲۸)

۵۰۔ "۹۲" (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳ (صفحہ ۱۱۲)

۶۰۔ شہر کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) ۱۹۹۶، ۱۹۹۲ (صفحہ ۱۹۲)

## پنجابی مجموعہ ہائے نعت

۷۰۔ عتلاں دی لالی (معارف اہو اور ادا یافتہ) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷ (صفحہ ۱۲۴)

۸۰۔ حق دی تائید۔ ۱۹۵۶ (صفحہ ۸)

## تحقیق نعت

۹۰۔ پاکستان میں نعت۔ ۱۹۹۴ (صفحہ ۲۲۴)

۱۰۰۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۴ (صفحہ ۴۰۰)

۱۱۰۔ خواجہ گنج شمس کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۵ (صفحہ ۴۳۶)

۱۲۰۔ نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵ (صفحہ ۱۱۲)

## انتخاب نعت

۱۳۰۔ مدح رسول (۱۹۷۳) (صفحہ ۱۹۸)

۱۲۰۔ نعت خاتم المرسلین (۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳) (صفحہ ۱۶۴)

۱۵۰۔ نعت حافظہ (معارف پہلی بیعت کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (صفحہ ۲۷۶)

۱۶۰۔ تہذیب رامت (امیر ضیائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (صفحہ ۹۶)

۱۷۰۔ نعت کائنات (معارف سخن کے اعتبار سے عظیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ

بلیشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار لکھا طاعت۔ ۱۹۹۳۔ (صفحہ ۸۱۶۔ پراسار)

۱۷۰۔ الف۔ بابائے "نعت" کی اشاعت کے سارے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے

شعرا نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ بابائے "نعت" اب تک ۲۰ ہزار کے قریب

صفحہ شائع کر چکا ہے۔

## اسلامی موضوعات پر کتابیں

۱۶۰۔ احادیث اور معاشرہ۔ ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸ (معارف میں بھی پہلی) (صفحہ ۱۹۲)

۱۹۰۔ ماں باپ کے حقوق۔ ۱۹۸۵، ۱۹۹۳ (صفحہ ۱۱۲)

۲۰۰۔ حرمت زنا (مذہب) ۱۶ مضامین ۴۹ "منکوحات"۔ ۱۹۸۸ (صفحہ ۲۲۴)

۲۱۰۔ میاں دینی (مذہب) (مذہب) ۱۶ مضامین ۸۰ "میلا دیہ نعتیں"۔ ۱۹۸۸ (صفحہ ۲۳۶)

۲۲۰۔ مدینہ النبی (مذہب) (مذہب) ۱۶ مضامین ۵۷ "منکوحات"۔ ۱۹۸۸ (صفحہ ۲۲۴)

## تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

۲۳۰۔ اقبال و احمد رضا بدست گران پیشہ۔ ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۲ (تخلیقات) ۱۹۸۷ (صفحہ ۱۱۲)

۲۴۰۔ اقبال و "تاریخ" (مذہب) ۱۹۸۳، ۱۹۸۷ (صفحہ ۱۶۰)

۲۵۰۔ کاتر و قلم..... (تکرار کردار) ۱۹۸۵ (صفحہ ۱۶۰)

۲۶۰۔ تحریک جہت ۱۹۲۰ (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) ۱۹۸۲، ۱۹۸۶، ۱۹۹۴ (۴۶۴)

## مزید کتابیں

۲۷۰۔ میرے سرکار (۱۹۸۷) (صفحہ ۱۴۴)

۲۸۰۔ حضور (۱۹۸۷) (صفحہ ۱۱۲)

۲۹۰۔ تفسیر عالمین اور رحمت عالمین (۱۹۹۳) (صفحہ ۲۵۶)

۳۰۰۔ دروڑ سلام۔ ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵ (سات ایڈیشن بچے) (صفحہ ۱۲۸)

۳۱۰۔ قرطاس رحمت (حسب رسول (۱۹۹۲) (صفحہ ۱۴۴)

۳۲۰۔ سفر سعادت (منزل رحمت (سفرات نیاز) ۱۹۹۲ (صفحہ ۲۲۴)

۳۳۰۔ دران کارے (بچوں کے لیے نعتیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ (صفحہ ۹۶)

۳۴۰۔ میلاد مصطفیٰ (۱۹۹۱) (صفحہ ۴۸)

۳۵۰۔ عظمت و تاجدار (۱۹۹۱) (صفحہ ۳۲)

۳۶۰۔ منظوم نعتیں (مناقب "عظیمیں" ۱۹۹۵) (صفحہ ۱۶۰)

۳۷۰۔ دیار نور۔ (سفر نامہ نیاز) ۱۹۹۵ (صفحہ ۱۱۲)

۳۸۰۔ حضور (۱۹۹۵) (صفحہ ۲۵۶)

## تراجم

۳۹۰۔ انصاف (انگریزی)۔ جلد اول و دوم (از علامہ سید علی) ۱۹۸۲

۴۰۰۔ فتوح انبیاء (از حضرت نوح علیہ السلام) ۱۹۸۳

۴۱۰۔ تفسیر الرزاق (منسوب بہ امام سیرین) ۱۹۸۲

۴۲۰۔ نظریہ پاکستان اور فضائل کتب (مذہب) (ترجمہ) ۱۹۷۱



## راجا رشید محمود کی ادارت میں

ماہنامہ ”نعت“ لاہور

جنوری ۱۹۸۸ء سے پوری باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے

- ① ”نعت“ دنیا میں نعت کے بارے میں پہلا باقاعدہ ماہنامہ علمی و تحقیقی جریدہ ہے
- ② ”نعت“ کا ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر مگر انقدر تکلیف کی حیثیت رکھتا ہے

- ③ ”نعت“ کا ہر شمارہ کم از کم ۱۲ صفحات پر شائع ہوتا ہے
- ④ ”نعت“ کی خصوصی اشاعتیں چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہوتی ہیں

☆ ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

☆ دیدہ زیب کتبیت اور کپڑنگ۔ معیاری سفید کاغذ

☆ اب تک ۲۰ ہزار کے قریب صفحات شائع کیے جا چکے ہیں

عام شمارہ: ۱۵ روپے

اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

زیر سالانہ: ۲۰۰ روپے

## راجا اختر محمود

مینجر ماہنامہ ”نعت“۔ انٹر نیشنل۔ نیو ٹالانڈ کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور

پوسٹ کوڈ: ۵۳۵۰۰

(فون: ۶۸۳-۷۳۱۳)

